ثقہ ثبت حافظ الحدیث
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

60 محدثین کرام و آئمہ عظام سے امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی تعریف و توثیق اسنادی بحث کے ساتھ۔

ماخوذ : مجلہ الاجماع

النعمان سوشل میڈیا سروسز

جلد سوم

شمارہ نمبر ۱۶

ستمبر / ۲۰۲۰

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

دو ماہی مجلّہ

الاجماع

* امام کے پیچھے قراءت کرنے کی ممانعت۔(قسط ۳)
* امام ابو منصور الماتریدیؒ (م ۳۳۳؁ھ) کی توثیق۔
* حافظ محمد بن یوسف الصالحیؒ (م ۹۴۲؁ھ) نے کئی ائمہ احناف کو ثقہ، ثبت قرار دیا ہے۔
* امام یزید بن ہارونؒ (م ۲۰۶؁ھ) کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) صدوق اور متقن ہیں۔

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

امام یزید بن ہارونؒ (م ٢٠٦؁) کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ (م ١٥٠؁) صدوق اور متقن ہیں۔

- مولانا نذیر الدین قاسمی

امام ابو عبد اللہ الصیمریؒ (م ٤٣٦؁) فرماتے ہیں کہ:

اخبرنا عمر بن إبراهيم قال ثنا مكرم قال ثنا احمد بن عطية قال ثنا تميم بن المنتصر قال كنت عند يزيد بن هارون فذكر أبا حنيفة فنال إنسان منه فأطرق طويلا قالوا رحمك الله حدثنا فقال كان أبو حنيفة تقيا نقيا زاهدا عالما صدوق اللسان احفظ اهل زمانه سمعت كل من أدركته من أهل زمانه يقول إنه ما رأى أفقه منه۔

ثقہ، ضابط، محدث تمیم بن **المنتصر**ؒ (م ٢٤٥؁) فرماتے ہیں کہ میں یزید بن ہارونؒ کے پاس تھا کہ امام ابو حنیفہؒ کا ذکر ہوا، تو کسی شخص نے امام صاحبؒ کی شان میں گستاخی کی، تو یزید بن ہارونؒ کافی دیر تک گردن جھکائے ہوئے خاموش بیٹھے رہے۔

لوگوں نے کہا: اللہ آپ پر رحم کرے، ہم سے حدیث بیان کیجئے۔

تو یزید بن ہارونؒ نے کہا کہ: امام ابو حنیفہؒ متقی تھے۔

پاکیزہ شخصیت کے مالک تھے۔

بہت بڑے زاہد اور عالم تھے۔

زبان کے سچے تھے۔

اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ حفظ والے تھے۔

میں نے ان کے زمانہ کے ہر اس آدمی جس کو میں نے پایا کہتے ہوئے سنا کہ: ہم نے ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔ **(اخبار ابی حنیفة واصحابة: ص ٤٨)**، اس روایت کے تمام روات ثقہ ہیں۔ البتہ اس سند میں موجود احمد بن محمد بن المغلس المعروف بہ احمد بن عطیہ الکوفیؒ **(م ٣٠٨ھ)** ضعیف ہیں۔

لیکن ان کے کئی متابع موجود ہیں، لہذا اس روایت میں ان پر جرح فضول اور بے کار ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ امام ابو القاسم ابن عساکرؒ **(م ٥٧١ھ)** کے نزدیک اس (روایت) میں کوئی حرج نہیں ہے۔ **(منازل الأئمة الأربعة للسلماسی: ص ١٧٠، تاریخ ابن عساکر: ج ٦٤: ص ٤٥)**

متابع نمبر ١:

ثقہ، ثبت، عابد، متقن، حافظ الحدیث، امام یزید بن ہارونؒ **(م ٢٠٦ھ)** اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے، چنانچہ:

لسان المیزان میں حافظ ابن حجرؒ **(م ٨٥٢ھ)** نے نقل کیا ہے کہ:

وقال محمود بن غيلان: قلت ليزيد بن هارون: ماتقول في أبي يوسف؟ فقال: أنا أروي عنه۔

محمود بن غیلانؒ **(م ٢٣٩ھ)** کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارونؒ **(م ٢٠٦ھ)** سے کہا کہ: آپ امام ابو یوسفؒ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو یزید بن ہارونؒ نے کہا: **"أنا أروي عنه"**۔ **(لسان المیزان: ج ٨: ص ٥١٨)**

سلفی عالم و محدث، شیخ ابو الحسن مصطفیٰ بن اسماعیل **السلیمانی** کہتے ہیں کہ

یزید بن ہارونؒ کا یہ لفظ **"أنا أروي عنه"** (میں دو معنوں کا) احتمال ہے:

(١) انکار کے معنی کا احتمال، کہ کیا میں ابو یوسفؒ جیسے سے روایت کر سکتا ہوں؟

(۲) اقرار کے معنی کا احتمال، کہ ہاں ! میں نے ابو یوسفؒ سے روایت کیا ہے، اگر وہ ثقہ نہ ہوتے، تو میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

اور میرے نزدیک پہلے معنیٰ کا احتمال ظاہر ہے، کیونکہ اسی لسان المیزان میں ہے کہ یزید بن ہارونؒ (**م ۲۰۶ھ**) سے روایت ہے کہ ابو یوسفؒ کی روایت سے استدلال کرنا حلال نہیں ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہر صورت میں یزید بن ہارونؒ کا یہ لفظ **"أنا أروي عنه"** ان کا راوی کے سلسلہ میں چھان بین کرنے پر دلالت کرتا ہے۔ **(اتحاف النبیل: ج ۲ : ص ۱۴۷)**

اس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام یزید بن ہارونؒ اپنے نزدیک راوی کے ضعف کے بارے میں چھان بین کرتے اور صرف معتبر اور مقبول سے روایت کرتے تھے۔[11]

اور امام یزید بن ہارونؒ (**م ۲۰۶ھ**) نے امام ابو حنیفہؒ (**م ۱۵۰ھ**) سے روایت لی ہے۔ **(تہذیب الکمال: ج ۲۹: ص ۴۲۱، سیر: ج ۶: ص ۶۹۴)**

ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ (**م ۱۵۰ھ**)، حافظ یزید بن ہارونؒ (**م ۲۰۶ھ**) کے نزدیک ثقہ ہیں۔

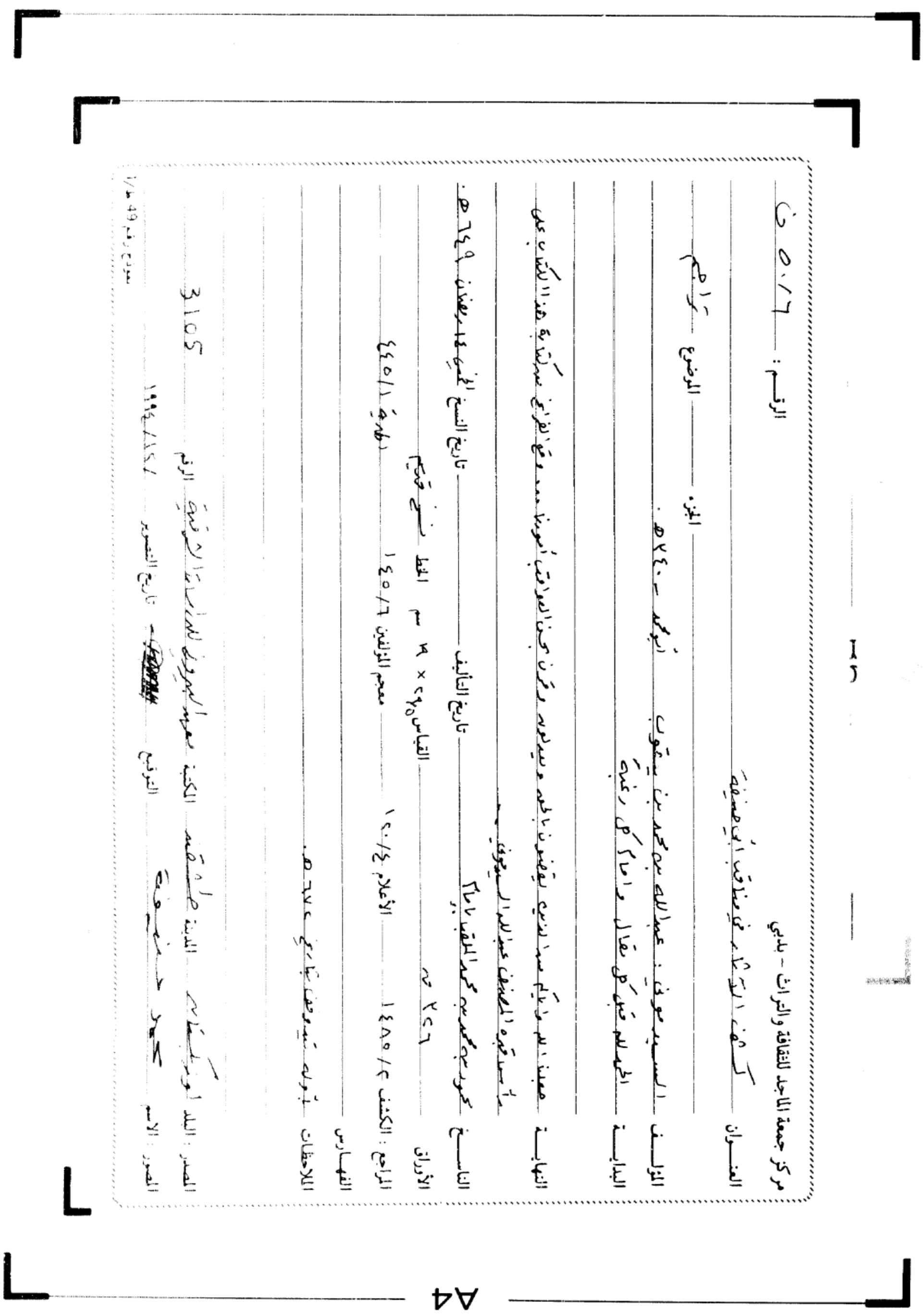
متابع نمبر ۲ :

صدوق، امام، حافظ ابو محمد الحارثیؒ (**م ۳۴۰ھ**) فرماتے ہیں کہ :

حدثنا السری بن عصام قال سمعت حامد بن آدم یقول حدثنا یزید بن هارون عن ابی حنیفة باحادیث و قال لیته کانت اکثر من هذا۔

[11] امام یزید بن ہارونؒ (**م ۲۰۶ھ**) اور ابن معینؒ (**م ۲۳۳ھ**) کا قول، جس کو شیخ ابو الحسن السلیمانی نے ذکر کیا ہے، ان کے درمیان راجح تطبیق یہی ہو گی کہ یزید بن ہارونؒ اپنے نزدیک صرف ثقہ یا صدوق راوی سے روایت کرتے ہیں، جبکہ وہ راوی ابن معینؒ کے نزدیک کمزور اور ضعیف ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

حامد بن آدمؒ کہتے ہیں کہ امام یزید بن ہارونؒ **(م ۲۰٦؁ھ)** نے، امام ابو حنیفہؒ **(م ۱۵۰؁ھ)** سے مروی کئی احادیث ہمیں بیان کی اور کہا کہ کاش میرے پاس اس سے زیادہ، ان کی احادیث ہوتی۔ **(کشف الاثار مخطوطة: [FOLIO] نمبر ۱٦٦، مسند ابی حنیفة للحارثی: ج ۱: ص ۴۳۵)**


مركز جمعة الماجد للثقافة والتراث - دبي
العنوان: كشف الآثار الشريفة في مناقب أبي حنيفة
الموضوع: تراجم
الرقم: ٦/٥٠ خ
3105

قال سمعت يزيد بن هارون وحدثنا محمد بن إبراهيم بن جناد البالسي قال حدثنا [illegible] الحكم
القطان [illegible] يزيد بن هارون قال أدركنا أبا حنيفة [illegible]
ذكر بعض يعني الذكر [illegible] يوم الجمعة جالسا حدثنا محمد بن منصور بن سليمان الهروي قال حدثنا
أحمد بن شعيب قال حدثنا يزيد بن هارون قال سمعت أبا حنيفة يقول في رجل قال لامرأته والله لا أجامعك
ثلاثا أنه إن سحر بعد الثلاث [illegible] كان فوق الطهر ملصقا بالثلاث فهو مول وإن
لم ينو به ملصقا فليس بمول وقال أبو حنيفة في رجل قال لامرأته والله لا أجامعك
إلا مرة قال إن جامعها دون الثمانية إلا سحر فهو مول وإن جامعها بعد الثمانية فليس
بمول حدثنا عبد الله بن محمد عن عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي عن يزيد بن هارون
قال سمعت أبا حنيفة قبل موته بنحو كبرة المنصور حدثنا علي بن الحسن بن سعيد الكسي
قال حدثنا الشيخ عمر قال كان يزيد بن هارون يؤخر العصر ويصلي ويقعد للناس فسأله رجل
مسألة فأجاب فقال له السائل يا أبا خالد هذا اختلفوا فيه فقال لو لم يختلف فيه إلا أبو حنيفة
وأصحابه لكان كبيرا فكيف وقد اختلف فيه غيرهم قال يعني اختلاف أبي حنيفة وأصحابه اختلافا
قال فقال يزيد بن هارون ما كان أبو حنيفة إماما يقتدى به حدثنا عبد الله بن عبد الله
قال حدثنا محمد بن [illegible] السرخسي قال حدثنا أبو سعيد شبيبة بن [illegible] السرخسي
قال حدثنا لبيد بن أبي لبيد السرخسي قال سمعت يزيد بن هارون يقول كان أبو حنيفة إماما
من أئمة المسلمين يقتدى به فلا [illegible] عليه ويذكره بالخير حدثنا السرخسي
قال سمعت حامد بن آدم يقول حدثنا يزيد بن هارون عن أبي حنيفة بأحاديث وقال البتة كان
أكثر من هذا حدثنا إبراهيم بن علي بن الحسن الترمذي قال حدثنا محمد بن سعدان البغدادي
قال سمعت من حضر يزيد بن هارون وعنده يحيى بن معين وعلي بن المديني وأحمد بن حنبل
وزهير بن حرب وجماعة أخر إذ جاءه مستفت فسأله عن مسألة فقال له يزيد اذهب
إلى أهل العلم فقال له ابن المديني أليس أهل العلم والحديث عندك قال أهل العلم أصحاب
أبي حنيفة وأنتم صيادلة حدثنا عبد الله بن عبد الله قال حدثنا جعفر بن أحمد الحلواني
عن يزيد بن هارون قال كان رجل صديق ليزيد بن هارون فولي القضاء فسأله يزيد
يوما في بعض الطريق وهو على بريد فقال يا فلان إلى أين قال وليت القضاء قال ومن
يعلمك قال هو ذا أبو حنيفة في خرجي يعني علمه في خرجي حدثنا داود بن أبي العوام
قال حدثنا عبد الرحمن بن حبيب قال سمعت يزيد بن هارون يقول أبو حنيفة أعلم الناس

١٤٦

حدثنا [illegible] بن [illegible] النيسابوري [illegible] الحسن [illegible] قال سمعت [illegible]
[illegible] قال سمعت يزيد بن هارون [illegible] الثوري [illegible] أبو حنيفة
حدثنا [illegible] عبد الرحمن السرخسي قال سمعت [illegible] يقول سمعت يزيد بن هارون
يقول ما رأيت أحدا [illegible] من أبي حنيفة حدثنا [illegible] عبد الحميد قال سمعت يزيد بن
هارون [illegible] قال [illegible] أبي حنيفة [illegible]
[illegible] حدثنا داود بن أبي العوام [illegible] أحمد بن
أبو إسحاق الخزاعي قال سمعت يزيد بن هارون يقول أدركت الناس فما رأيت أحدا أعقل ولا
أورع من أبي حنيفة [illegible] يوما وهو جالس في الشمس [illegible] الهاجرة فقلت له يا أبا حنيفة لو تحولت
عن الظل فقال [illegible] هذه الدار رجل [illegible] أن أنتفع بظله حدثنا داود بن أبي
العوام قال حدثنا عبد الرحمن بن حبيب قال سمعت يزيد بن هارون قال أبو حنيفة [illegible]
[illegible] ولا [illegible] الا [illegible] حدثنا أبو عبد الله محمد بن الليث بن سعيد السرخسي
قال حدثنا شيبة بن هشام السرخسي قال حدثنا لبيد بن لبيد قال كنا عند يزيد بن هارون
فقال [illegible] عن إبراهيم أنه قال كذا [illegible] فقال إنما الشيخ حدثنا [illegible] عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم ودعنا عن هذا فقال [illegible] هذا تفسير أحاديث النبي عليه السلام
وما [illegible] أحاديث رسول الله [illegible] تعلم معانيها وتفسيرها وأكثر همكم السماع
والجمع [illegible] لو كانت همتكم [illegible] لطلبتم تفسير الحديث ومعانيه ونظرتم في كتب
أبي حنيفة وأقاويله فيفسر لكم الحديث وأمر الرجل فأخرج من مجلسه حدثنا الفضل بن
هشام قال حدثنا أحمد بن محمد الجنيد البغدادي قال سمعت يزيد بن هارون يقول لم يسمع
بمثل أبي حنيفة في فقه من المتقدمين حدثنا الفضل بن هشام قال حدثنا محمد بن أحمد بن
الجنيد قال سمعت يزيد بن هارون يقول [illegible] أبي حنيفة لا يحتملها الا الذكور من الرجال
ولا يضبطها الا الفهم منهم حدثنا [illegible] بن الفضل بن عبد الرحمن الطبري قال سمعت
أحمد بن علي بن موسى قال سمعت يزيد بن هارون يقول كان أبو حنيفة إذا تكلم في المجلس
[illegible] القوم [illegible] عبد الحكيم بن منصور حدثنا أبو الحسين
اليمان بن عبد الله [illegible] محمد بن عبد الله بن يونس قال حدثنا عمار بن خالد الواسطي قال حدثنا
عبد الحكيم بن منصور قال حدثنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم رحمة الله عليهم عن الأسود قال قال
عمر بن الخطاب رضي الله عنه ادرءوا الحدود ما استطعتم وإذا وجدتم لها مخرجا فادرءوا

سند کی تحقیق:

(۱) امام حارثیؒ (م ۳۴۰ھ) صدوق، حافظ الحدیث ہیں۔ **(مجلہ الاجماع: ش ۲: ص ۸۹)**

(۲) ابو سہل، السری بن عصام بن عبد اللہ بن سہل البخاریؒ سے ابو بکر محمد بن حامد القواریری البخاریؒ **(م ۳۴۴ھ)**، حافظ حارثیؒ **(م ۳۴۰ھ)**، ابو نصر، احمد بن سہل بن حمدویہ البخاریؒ، محمد بن سعید بن محمودؒ وغیرہ نے روایت لی ہے۔ **(بحر الفوائد للکلاباذی: ص ۳۵۰، الرد علی من یقول الم حرف لابن مندہ الاصبہانی: ص ۵۸، اکمال لابن ماکولا: ج ۷: ص ۲۴۹، تلخیص المتشابہ للخطیب: ج ۲: ص ۶۲۲)**

لہذا ابو سہلؒ صدوق ہیں۔ **(ص: ۳۲)**

(۳) حامد بن آدمؒ جب ثقہ سے روایت کریں، تو ان کی روایت منکر نہیں ہوتی۔ **(الکامل: ج ۳: ص ۴۰۹)**، اور یہاں بھی ثقہ سے روایت کر رہے ہے، لہذا یہاں حامد بن آدمؒ مقبول ہیں۔

(۴) حافظ یزید بن ھارونؒ (م ۲۰۶ھ) مشہور ثقہ، حافظ اور ثبت، امام ہیں۔ **(تقریب)**

لہذا یہ سند حسن ہے۔

متابع نمبر ۳:

صدوق، امام، حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

قال حدثنا عبد اللہ بن عبید اللہ قال حدثنا محمد بن اللیث السرخسی قال حدثنا ابو سعید شیبة بن ھشام السرخسی قال حدثنا لبید بن ابی لبید السرخسی قال سمعت یزید بن ھارون یقول کان ابو حنیفة اماماً من ائمة المسلمین یقتدی لہ قال ورایتہ یترحم علیہ و یذکرہ بالفضل۔

لبید بن ابی لبید سرخسیؒ کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارونؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ امام ابو حنیفہؒ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام ہیں، جن کی اقتداء کی جاتی ہے، راوی کہتے ہیں: اور میں انہیں دیکھا کہ وہ (یزید بن ہارونؒ) ان (امام ابو حنیفہؒ) کے لئے رحمت کی دعا کر رہے ہیں اور ان کی فضیلت بیان کر رہے ہیں۔

(کشف الاثار مخطوطة: [FOLIO] نمبر ۱۶۶)

سند کی تحقیق:

(۱) امام حارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) عبد اللہ بن عبید اللہ سے مراد صدوق، امام ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح الشیبانی البخاریؒ (م ۳۰۷ھ) ہیں۔ **(الانساب للسمعانی: ج۹: ص۱۰۹)**

(۳) محمد بن اللیث السرخسیؒ کا پورا نام محمد بن اللیث بن سعید السرخسیؒ ہے، اور ان کے بارے میں امام شمس الدین ابن الجزریؒ (م ۸۳۳ھ) کہتے ہیں کہ "**شیخ معروف**" وہ مشہور و معروف شیخ ہیں۔ **(غایۃ النہایۃ لابن الجزری: ج ۲: ص ۲۳۴)**، جو کہ ان کے صدوق ہونے کیلئے کافی ہے۔ **(مجلہ الاجماع: ش ۱۴: ص ۵۷)**

(۴) ابو سعید شبیبہ بن ہشام السرخسیؒ کے حالات نہیں مل سکے، لیکن چونکہ ان کے متابع عمرو بن حمید موجود ہیں، لہذا اس روایت میں ان پر جرح فضول ہے۔[12]

---

[12] چنانچہ حافظ حارثیؒ (م ۳۴۰ھ) ہی کہتے ہیں کہ:

قال حدثنا علی بن الحسن بن سعد قال حدثنا الشیخ عمرو قال کان یزید بن ھارون ۔۔۔۔۔۔۔۔ فقال یزید بن ھارون مه کان ابو حنیفة اماماً یقتدی به۔

۔۔۔ تو یزید بن ہارون نے کہا: خاموش رہو، امام ابو حنیفہؒ امام تھے، جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔ **(کشف الاثار مخطوطة: [FOLIO] نمبر ۱۶۶، مسند ابی حنیفة للحارثی: ج ۲: ص ۵۹۵)**

(۵) لبید بن ابی لبید السرخسی صدوق ہیں۔

ان سے ثقہ، ثبت، امام، حجت، متقن، حافظ الحدیث، حسن بن علی الحلوانی الخلالؒ (م ۲۴۲؁ھ) نے روایت کی ہے۔ **(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ج۷: ص ۱۸۱)** اور وہ اپنے نزدیک عام طور سے ثقہ سے روایت لیتے تھے۔[13]

لہذا لبید بن ابی لبید السرخسیؒ صدوق ہیں۔

(٦) یزید بن ھارونؒ (م ۲۰٦؁ھ) مشہور ثقہ، حافظ اور ثبت، امام ہیں۔ **(تقریب)**

لہذا یہ روایت حسن ہے۔

متابع نمبر ۴ :

حافظ المغرب، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴٦۳؁ھ) فرماتے ہیں کہ:

سند کی تحقیق:

(۱) امام حارثیؒ (م ۳۴۰؁ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) علی بن الحسن بن سعد الھمذانیؒ (م ۳۱۷؁ھ) بھی ثقہ ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج۷: ص ۳۲۷)**

(۳) عمرو بن حمید، قاضی دینور بھی اس روایت میں صدوق ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم: ج۷: ص ۳۴۲)**

[13] امام ابو داودؒ (م ۲۷۵؁ھ) فرماتے ہیں کہ وہ رجال کے عالم تھے۔ حافظ خلیلیؒ (م ۴۴٦؁ھ) کہتے ہیں کہ " **کان یشبه بأحمد فی سمته و دیانته** " حسن بن علی الخلالؒ طور طریقے اور دیانت داری میں احمد بن حنبلؒ کے مشابہ تھے۔ **(تہذیب التہذیب: ج۲: ص ۳۰۳)**، اور امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱؁ھ) کا حدیث میں اتقان رجال مشہور ہے۔ لہذا امام احمدؒ کے مشابہ ہونے کی وجہ سے، حافظ حسن بن علی الحلوانی الخلالؒ (م ۲۴۲؁ھ) بھی عام طور سے اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت لیتے تھے۔

نیز اس کی مزید تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ تہذیب الکمال میں موجود ان کے تمام کے تمام شیوخ ثقہ یا صدوق ہیں سوائے ایک کے۔ **(تہذیب الکمال: ج٦: ص ۲٦۰)** واللہ اعلم

أخبرنا الخلال، أخبرنا الحريري أن النخعي حدثهم قال: حدثنا محمد بن علي بن عفان، حدثنا محمد بن عبد الملك الدقيقي قال: سمعت يزيد بن هارون يقول: أدركت الناس فما رأيت أحدا أعقل، ولا أفضل، ولا أروع، من أبي حنيفة۔

امام یزید بن ہارونؒ کہتے ہیں کہ میں نے (کئی) لوگوں کو دیکھا، مگر میں نے امام ابو حنیفہؒ سے زیادہ عقلمند، متقن اور افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ **(تاریخ بغداد: ج١٣: ص٣٦١)**

رواۃ کی تحقیق:

(١) حافظ المغرب، امام خطیب بغدادیؒ مشہور ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم: ج١: ص٤١٨)**

(٢) حافظ حسن بن محمد، ابو محمد الخلالؒ **(م ٤٣٩ھ)** ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج٩: ص٥٨١)**

(٣) علی بن عمرو بن سہل ابو الحسن الحریریؒ **(م ٣٨٠ھ)** بھی ثقہ راوی ہیں۔ **(تاریخ بغداد: ج١٢: ص٢٢)**

(٤) امام ابن کاس النخعیؒ **(م ٣٢٤ھ)** مشہور، ثقہ، ائمہ احناف میں سے ہیں۔ **(ارشاد القاصی والدانی: ص٤٤٠)**

(٥) محدث محمد بن علی بن عفانؒ **(م ٢٧٧ھ)** ثقہ ہیں۔ **(رجال الحاكم في المستدرك للشيخ مقبل بن هادى: ج٢: ص٢٦٣، موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في رجال الحديث وعلله: ج٢: ص٦٠٧)**

(٦) محمد بن عبد المالک دقیقیؒ **(م ٢٦٦ھ)** سنن ابی داؤد و ابن ماجہ کے راوی اور ثقہ ہیں۔ **(تحریر التقریب: رقم ٦١٠١)**

(٧) ایزید بن ہارونؒ **(م ٢٠٦ھ)** مشہور ثقہ، ثبت، حجت، عابد، متقن اور حافظ الحدیث ہیں۔ **(تہذیب التہذیب، سیر)**

معلوم ہوا کہ یہ سند حسن ہے۔

وضاحت:

اس روایت میں امام یزید بن ہارونؒ **"افعل"** کا صیغہ استعمال کیا ہے، جو کہ امام صاحب کے اعلیٰ درجہ (یعنی ثقہ کے درجہ سے بھی اعلیٰ درجہ) کی توثیق پر دلالت کرتا ہے۔ **(مجلہ الاجماع: شمارہ نمبر ٤: ص٦٥)**

متابع نمبر ٥:

صدوق، خطیب، امام ابو المؤید محمد الخوارزمیؒ (م ۶۶۵؁ھ) فرماتے ہیں کہ:

(أخبرني) يوسف بن عبد الله سبط ابن الجوزي بقراءتي عليه بسفح جبل الصالحين بدمشق قال أخبرني عبد الوهاب بن علي أخبرنا محمد بن أبي منصور أخبرنا ابن خيرون أخبرنا عبد العزيز بن علي الطحان، أخبرنا (ابو يعقوب يوسف بن احمد[14] أخبرنا) محمد بن جعفر[15] أخبرنا أحمد بن منصور الرمادي قال لي يزيد بن هارون ما رأيت أحلم من أبي حنيفة كان إذا بلغه عن رجل أنه نال منه وذكره بسوء بعث إليه برفق وقال غفر الله لك يا أخي فقد وكلتك إلى الله تعالى من يعلم مني خلاف ما قلت

احمد بن منصور الرمادیؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے یزید بن ہارونؒ نے کہا کہ: میں نے امام ابو حنیفہؒ سے زیادہ حلم اور بردبار کسی کو نہیں دیکھا، جب آپ کو کسی شخص کے بارے میں معلوم ہوتا کہ اس نے آپ کو برا بھلا کہا اور برائی کے ساتھ آپ کا تذکرہ کیا، تو آپ اس کو نرم جواب بھجواتے اور کہتے: میرے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، میں آپ (کے معاملہ) کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، جو میرے بارے میں آپ کے قول کے خلاف جانتا ہے۔ (**جامع المسانید للخوارزمی : ج۱: ص۶۹**)

رواۃ کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(۱) امام ابو المؤید محمد الخوارزمیؒ (م ۶۶۵؁ھ) صدوق، خطیب اور امام ہیں۔ (**مجلہ الاجماع: شمارہ نمبر ۴: ص ۳۰**)

---

[14] جامع المسانید للخوارزمی کے مطبوعہ نسخے میں عبد العزیز بن علی الطحانؒ (م ۴۴۴؁ھ) اور امام احمد بن منصور الرمادیؒ (م ۲۶۳؁ھ) کے شاگرد محمد بن جعفر السامریؒ (م ۳۲۷؁ھ) کے درمیان ابو یعقوب، یوسف بن احمد الصیدلانیؒ (م ۳۸۸؁ھ) کا حوالہ ساقط ہو گیا، لیکن الانتقاء لابن عبد البر میں محمد السامریؒ کے شاگرد ابو یعقوب، یوسف بن احمد الصیدلانیؒ (م ۳۸۸؁ھ) کا واسطہ موجود ہے۔ (**ص: ۱۳۵**)، لہذا ابن علی الطحانؒ اور محمد السامریؒ کے درمیان ابو یعقوب، یوسف بن احمد الصیدلانیؒ (م ۳۸۸؁ھ) کا واسطہ ہے۔

[15] احمد بن منصور الرمادیؒ کے شاگرد محمد بن جعفر سے مراد یہاں پر محمد بن جعفر السامریؒ (م ۳۲۷؁ھ) ہیں، کیونکہ الانتقاء میں رمادیؒ کے شاگرد محمد بن علی، ابو علی السامریؒ ہیں۔ (**ص: ۱۳۵**) اور ایک راوی کے دو، دو کنیتیں ہونا کوئی بعید نہیں ہے۔ لہذا یہاں پر محمد بن جعفر سے مراد یہاں پر محمد بن جعفر السامریؒ (م ۳۲۷؁ھ) ہی ہیں۔ واللہ اعلم

(۲) حافظ یوسف بن عبد اللہ، سبط ابن الجوزیؒ (۶۵۴ھ) مشہور، صدوق، امام مؤرخ اور حافظ الحدیث ہیں۔ **(جامع المسانید: ج۱: ص۵۴، الاجماع: شمار نمبر ۳: ص۲۷۸)**

(۳) ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علیؒ (م۶۰۷ھ) بھی ثقہ اور نیک ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم: ج۶: ص۵۱۰، مر آۃ الزمان لسبط ابن الجوزیؒ: ج۲: ص۲۲۰)**

(۵) محمد بن ابی منصورؒ سے مراد ثقہ راوی محمد بن ابی منصور عبد الملک بن الحسنؒ (م۵۳۹ھ) ہیں۔ **(مر آۃ الزمان لسبط ابن الجوزی: ج۲: ص۴۱، ناسخ القرآن لابن الجوزی: ج۱: ص۲۳۱،** تحقیق محمد اشرف علی الملیباری)

(۵) حافظ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون البغدادیؒ (م۴۸۸ھ) مشہور ثقہ، امام اور حجت ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج۱۰: ص۵۹۰)**

(۶) عبد العزیز بن علی الازجی الطحان (م۴۴۴ھ) بھی صدوق راوی ہیں۔ **(المنتظم لابن الجوزیؒ: ج۸: ص۱۱۹، تاریخ الاسلام: ج۹: ص۶۵۶، تاریخ بغداد: ج۳: ص۵۳)**

(۷) ابو یعقوب، یوسف بن احمد الصیدلانیؒ (م۳۸۸ھ) بھی صدوق راوی ہیں۔ **(مجلہ الاجماع: ش۳: ص۲۸۴)**

(۸) محمد بن جعفر السامریؒ (م۳۲۷ھ) مشہور، ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج۷: ص۵۳۹، سیر: ج۱۵: ص۲۶۷)**

(۹) احمد بن منصور الرامیؒ (م۲۶۳ھ) سنن ابن ماجہ کے راوی اور مشہور ثقہ، ضابط، حافظ الحدیث ہیں۔ **(تقریب: رقم ۱۱۳، سیر)**

(۱۰) امام یزید بن ہارونؒ کی توثیق گزر چکی۔

لہذا یہ سند بھی حسن ہے۔ واللہ اعلم

متابع نمبر ۶:

ثقہ، ثبت امام ابو القاسم عبد اللہ بن ابی العوامؒ (م۳۳۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

حدثني إبراهيم بن أحمد بن سهل قال: ثنا القاسم بن غسان قال: سمعت إبراهيم بن عبد الله الهروي يقول: سمعت يزيد بن هارون يقول: أدركت ألف رجل من الفقهاء وكتبت عن أكثرهم، ما رأيت فيهم أفقه ولا أورع ولا أحلم من خمسة: أولهم أبو حنيفة۔

امام یزید بن ہارونؒ فرماتے ہیں کہ میں نے "**١٠٠٠**" فقہاء کی جماعت کو پایا اور ان میں سے اکثر سے میں نے روایت لکھی ہے۔

ان میں پانچ ایسے فقیہ ہیں، جن سے بہتر نہ میں نے کوئی فقیہ دیکھا، نہ ان سے بہتر کوئی متقن دیکھا اور نہ ہی ان سے بہتر حلم اور بردبار دیکھا۔

اور ان پانچ میں سے پہلے امام ابو حنیفہؒ ہیں۔ **(فضائل ابی حنیفۃ وأخبارہ ومناقبہ لابی عوام: ص ٥٦)**

روات کی تحقیق درجِ ذیل ہے:

(١) امام ابو القاسم عبد اللہ بن ابی العوامؒ **(م ٣٣٥ھ)** مشہور ثقہ، ثبت، امام ہیں۔ **(مجلہ الاجماع: شمار نمبر ٢: ص ٣)**

(٢) ابو احمد، ابراہیم بن احمد بن سہل بن اسحاق الترمذیؒ صدوق ہیں۔

کیونکہ امام ابو القاسم ابن ابی العوامؒ **(م ٣٣٥ھ)** نے ان سے کثرت سے روایت لی ہے، تقریباً "**٢٤**" سے زیادہ روایتیں ان سے اپنی کتاب میں نقل کی ہیں۔ دیکھئے: **فضائل ابی حنیفہ وأخبارہ ومناقبہ لابن ابی عوام۔**

اور جب کوئی امام اپنے کسی شیخ سے کثرت سے روایات نقل کرتا ہے، تو وہ شیخ اس کے نزدیک کم از کم ثقہ ہوتا ہے۔ **(مجمع الزوائد: حدیث نمبر ٨٧٩٠)**

لہذا ابراہیم بن احمد بن سہل الترمذیؒ کم سے کم صدوق ضرور ہیں۔ واللہ اعلم

(٣) قاسم بن غسان المروزیؒ بھی صدوق ہیں۔ کیونکہ انکو صدوق راوی ابراہیم بن احمد بن سہل ترمذیؒ نے قاضی کوفہ قرار دیا ہے **(فضائل ابی حنیفہ: ص ٦٧)**

اور کسی راوی کی اچھی اور نیک شہرت اس کے صدوق ہونے کیلئے کافی ہے۔ **(مجلہ الاجماع: ش ١٤: ص ٥٧)**

لہذا قاسم بھی صدوق ہیں۔

(۴) ابراہیم بن عبد اللہ الہروی (م ۲۴۴ھ) سنن ترمذی اور ابن ماجہ کے راوی اور صدوق، حافظ الحدیث ہیں۔ **(تقریب التہذیب: رقم ۱۹۳)**

(۵) امام یزید بن ہارون کی توثیق گزر چکی۔

معلوم ہوا کہ یہ روایت بھی حسن درجہ کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن عبد البر (م ۴۶۳ھ) اور حافظ مغلطائی (م ۷۶۲ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام یزید بن ہارون نے امام ابو حنیفہ کی تعریف و مدح اور ان کو پاکیزہ قرار دیا ہے۔ **(الانتقاء لابن عبد البر: ص ۱۳۷، اکمال تہذیب الکمال: ج ۲۲: ص ۵۶-۵۷)**

خلاصہ کلام:

اس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ:

- اس روایت میں ابن المغلس پر کلام مردود ہے۔
- امام یزید بن ہارون (م ۲۰۶ھ) کے نزدیک امام ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ) صدوق، بہترین، پاکیزہ، متقن، امام المسلمین اور بے مثال فقیہ ہیں۔ واللہ اعلم

شمارہ نمبر ۱۷

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

دسمبر / ۲۰۲۰

دوماہی مجلّہ

الاجماع

* امام کے پیچھے قراءت کرنے کی ممانعت۔ (قسط ۴)
* امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰؁ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔
* نضر بن محمد القرشیؒ (م ۱۸۳؁ھ)، امام ابو عبد الرحمٰن المقریؒ (م ۲۱۳؁ھ) وغیرہ بلکہ ثقات تو ثقات، متکلم فیہ رواۃ نے بھی امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) کی حدیث میں توثیق کی ہے۔

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔

- مولانا نذیر الدین قاسمی

مشہور فقیہ، ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کی مختصر توثیق وثناء درج ذیل ہیں:

(۱) امام الجرح والتعدیل، امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) الحسین بن حبان کی روایت میں کہتے ہیں کہ

روی عن ابی حنیفة سفیان الثوری، وعبدالله بن المبارک، وحماد بن زید، وھشیم، ووکیع، وعباد بن العوام، وجعفر بن عون، وابو عبدالرحمن عبدالله بن یزید المقری، وجماعة کثیرة، وھو ثقه لا بأس به۔

امام ابوزکریا یحیٰ بن معینؒ کہتے ہیں: امام ابو حنیفہؒ سے سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، حماد بن زیدؒ، ہشیمؒ، وکیعؒ، عباد بن العوامؒ، جعفر بن عونؒ، ابو عبد الرحمٰن المقریؒ وغیرہ کثیر جماعت نے حدیث بیان کی ہے۔ آپؒ ثقہ ہیں، آپ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔(**الانتصار والترجیح لسبط ابن الجوزی: ص٦**، وسند صحیح)[11]

- ان ہی کی ایک اور روایت میں وہ کہتے ہیں کہ

الجواب:

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات کے وقت، سن تمیز میں ہونے کی وجہ سے، عبد اللہ بن شدادؓ کی مرسل روایت، مرسل صحابی کے حکم میں ہے۔ لہذا ان کی روایت کو مرسل کہہ کر رد کرنا غیر صحیح ہے۔ لہذا ابن شدادؓ (م ۸۳ھ) ابو زبیر المکیؒ (م ۱۲٦ھ) کے قوی متابع ہیں۔ اور ابو زبیر المکیؒ (م ۱۲٦ھ) پر تدلیس کا الزام باطل و مردود ہے۔

نیز "**من کان له إمام فقراءة الإمام له قراءة**" کی روایت، عبد اللہ بن شدادؓ عن جابرؓ کی طریق سے بھی ثابت ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ لہذا عبد اللہ بن شدادؓ عن جابرؓ کی روایت کو مرسل کہنا بھی مردود ہے۔

[11] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۳: ص۲۷۸**۔

واما ابو حنیفة فقد حدث عنه قوم صالحون و أما ابو یوسف فلم یکن من اهل الکذب کان صدوقا فقیل له فأبو حنیفة کان یصدق في الحدیث قال نعم صدوق۔ (أخبار ابی حنیفة: ص۸٦، واسنادہ حسن**)**[12]

- جعفر بن محمد بن ابی عثمان الطیالسیؒ کی روایت میں ابن معینؒ کہتے ہیں کہ

أبو یوسف أوثق منه في الحدیث. قلت: فکان أبو حنیفة یکذب؟ قال: کان أنبل في نفسه من أن یکذب۔

امام ابو یوسفؒ حدیث میں امام ابو حنیفہؒ سے زیادہ ثقہ ہیں، میں نے عرض کیا، کیا ابو حنیفہ جھوٹ بولتے تھے؟ فرمایا: وہ جھوٹ بولنے سے پاک تھے۔ **(تاریخ بغداد: ج۱۳: ص۴۲۱، طبع علمیة، بیروت، وسندہ صحیح)**[13]

- الدورقیؒ کی روایت میں کہتے ہیں کہ

ثقة ما سمعت أحدا ضعّفه، هذا شعبة بن الُحجّاج یکتب إلیه أن یحدث ویأمره، وشعبة شعبة۔

امام ابو حنیفہؒ ثقہ تھے، میں نے نہیں سنا کہ کسی ایک نے بھی انھیں ضعیف کہا ہو، یہ شعبہ بن الحجاج، انہیں (خط) لکھتے ہیں کہ وہ حدیث بیان کریں اور انہیں حکم دیتے ہیں، اور شعبہ تو آخر شعبہ تھے۔ **(الانتقاء لابن عبدالبر: ص۱۲۷، وسندہ حسن، الجواهر المضیة: ج۱: ص۲۹، مقام ابی حنیفة: ص۱۳۰)**[14]

- حافظ ابن المحرزؒ کی روایت میں حافظ ابن معینؒ فرماتے ہیں کہ

"کان ابو حنیفة لا بأس به و کان لا یکذب"

امام ابو حنیفہؒ ثقہ تھے اور آپ جھوٹ نہیں بولتے تھے **(معرفة الرجال لابن معین، روایة ابن محرز: ج۱: ص ۷۹)**[15]

---

[12] تفصیل سند کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۳: ص۲۸٦۔**

[13] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۳: ص۲۸۳۔**

[14] سند کی تحقیق کے لئے **مجلہ الاجماع: ش۳: ص۲۸۴۔**

[15] سند کی تحقیق کے لئے **مجلہ الاجماع: ش۳: ص۲۸۸۔**

- ابن المحرزؒ ایک اور مقام پر ابن معینؒ سے نقل کرتے ہیں کہ

"ابو حنیفة عندنا من أهل الصّدق، و لم يتّهم بالكذب"

امام ابو حنیفہؒ سچوں میں سے تھے، آپ پر جھوٹ بولنے کی تہمت نہیں لگائی گئی۔

(معرفۃ الرجال لابن معین، روایۃ ابن محرز: ج۱: ص ۲۳۰)

- محمد بن سعد العوفیؒ کی روایت میں وہ کہتے ہیں کہ

"كان أبو حنيفة ثقة لا يحدث بالحديث إلا بما يحفظه، و لا يحدث بما لا يحفظ"۔[16]

- حافظ محمد بن صالح الاسدیؒ ناقل ہیں کہ ابن معینؒ نے کہا:

"كان أبو حنيفة ثقة في الحديث"۔(تهذيب الكمال للمزی: ج۲۹: ص ۴۲۴، ج۳۱: ص ۳۴)

(۲) امیر المومنین فی الحدیث، امام العلل، امام علی بن المدینیؒ (م ۲۳۴ھ) کہتے ہیں کہ

" أبو حنيفة روى عنه الثوري، و ابن المبارك، و حماد بن زيد، و هشيم، و وكيع بن الجراح، و عباد بن العوام، و جعفر بن عون، و هو ثقة لا بأس به "۔(جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر: ج۲: ص ۱۰۸۳)[17]

- ثقہ، حافظ، شبابۃ بن سوارؒ (م ۲۰۶ھ) کہتے ہیں کہ

"كان شعبة حسن الرأي في أبي حنيفة"۔

---

[16] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش۳: ص ۲۹۱۔

[17] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش۶: ص ۶۱۔

(۳)　امام شعبۃ بن الحجاجؒ (م ۱۶۰ھ)، امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ **(جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر: ج۲: ص۱۰۸۳)** اور ان سے روایات لیتے اور ان کی بہت تعریف بیان کرتے تھے۔[18]

(۴)　صدوق راوی، ابو یحیی الحمانیؒ (م ۲۰۲ھ) فرماتے ہیں کہ

"ما رأیت رجلا قط خیرا من أبي حنیفة"

میں نے امام ابو حنیفہؒ سے اچھا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ **(مسند ابی حنیفۃ بروایت ابی نعیم: ص۲۱)**[19]

(۵)　ثقہ، امام نضر بن محمد القرشیؒ (م ۱۸۳ھ) فرماتے ہیں کہ

" حدثنی الثقة الورع۔۔۔یعنی ابا حنیفة"۔

امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، پرہیز گار شخص ہیں۔ **(مناقب للمکی: ص ۱۷۶، طبع بیروت)**[20]

(۶)　ثقہ، حجت، امام سفیان بن عیینہؒ (م ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ

"لم یکن فی زمان ابی حنیفة رضی اللہ عنہ بالکوفة رجل افضل منہ ولا اورع ولا افقہ منہ"

امام ابو حنیفہؒ کے زمانے میں، کوفہ میں ان سے زیادہ افضل، پرہیز گار شخص اور فقیہ کوئی اور نہیں تھا۔

-　ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ

---

[18] تفصیل کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۵: ص۹۷۔**

[19] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۸: ص۶۰۔**

[20] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **ص:۲۷۔**

"ما رایت احدا اورع من ابی حنیفة رضی اللہ عنه"

میں نے امام صاحبؒ سے زیادہ پرہیز گار شخص نہیں دیکھا۔(**مخطوطة کشف الآثار الشریفة للحارثی : [Folio] نمبر ۹، وسندہ حسن، دیکھئے الدیباجة علی سنن ابن ماجة للبھرائجی: ج۱: ص۴۸۱-۴۸۲**)

- تاریخ بغداد میں ابن عیینہؒ کا قول ہے کہ

"ما مقلت عینی مثل ابی حنیفة"

امام سفیان بن عیینہؒ (جنہوں نے امام مالکؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام لیث بن سعدؒ، امام اوزاعیؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کو دیکھا ہے لیکن وہ) کہتے ہیں کہ میری آنکھوں نے امام ابو حنیفہؒ جیسا نہیں دیکھا۔(**تاریخ بغداد: ج۱۵: ص۴۵۹، بتحقیق بشار العواد معروف، مسند امام اعظم بروایت ابن خسرو: ج۱: ص۱۶۳**)[21]

- امام سفیان بن عیینہؒ (م۱۹۸ھ) نے امام ابو حنیفہؒ (م۱۵۰ھ) سے روایت کی ہے۔(**مسند امام اعظم بروایت ابن خسرو: ج۱: ص۲۰۹، ۲۰۸، جامع المسانید: ج۱: ص۱۷۴، مسند امام ابی حنیفة للحارثی: ج۱: ص۱۲۴، ص۷۸۷**)

اور امام ابن عیینہؒ اپنے نزدیک صرف ثقات سے روایت کرتے ہیں۔(**اتحاف النبیل: ج۲: ص۹۶**)

(۷) امام حسن بن صالح بن حیؒ (م۱۶۹ھ) کہتے ہیں کہ

"کان النعمان بن ثابت فهما عالما متثبتا في علمه إذا صح عنده الخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يعده إلى غيره"

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ عقلمند عالم تھے، اپنے علم میں ثبت تھے۔ جب امام صاحبؒ کے نزدیک رسول ﷺ کی کوئی حدیث ثابت ہو جاتی، تو کسی اور کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔(**الانتقاء: ص۱۲۸**)[22]

---

[21] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۴: ص۶۵**۔

(۸)　امام ایوب سختیانیؒ (م ۱۳۱ھ) فرماتے ہیں کہ

" الرجل الصالح فقیہ أهل الكوفة "۔ (تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۱)[23]

(۹)　امام حماد بن زیدؒ (م ۱۷۹ھ) کہتے ہیں کہ

" واللہ إني لأحب أبا حنيفة لحبه لأيوب وروى حماد بن زيد عن أبي حنيفة أحاديث كثيرة "

قسم بخدا! میں ابو حنیفہ سے محبت کرتا ہوں، اس لئے کہ وہ ایوبؒ سے محبت کرتے ہیں، اور حماد بن زیدؒ نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ (الانتقاء لابن عبد البر: ص ۱۳۰)[24]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ:

i – امام أیوب سختیانیؒ (م ۱۳۱ھ)، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے محبت کرتے تھے، انہیں پسند کرتے تھے۔

ii – امام حماد بن زیدؒ (م ۱۷۹ھ) بھی امام صاحبؒ کو پسند کرتے تھے۔

iii – حماد بن زیدؒ (م ۱۷۹ھ)، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت بھی کرتے تھے۔

اور امام حماد بن زیدؒ (م ۱۷۹ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (دراسات حديثية متعلقة بمن لا یروی الا عن ثقة للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص ۲۳۲)

---

[22] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۷: ص ۴۷۔

[23] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۹: ص ۴۹۔

[24] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۲: ص ۲۰۔

(۱۰)　امام مالک بن انسؒ (م **۱۷۹ھ**) نے بھی امام ابو حنیفہؒ (م **۱۵۰ھ**) سے روایت لی ہے۔(**جامع المسانید: ج ۱: ص ۳۲۴**، **مزید تفصیل کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۴: ص ۴۹**)

(۱۱)　ثقہ، امام، عابد معافی بن عمرانؒ (م **۱۸۶ھ**) کہتے ہیں کہ

" کان فی ابی حنیفة رحمه الله عشر خصال ما کانت واحدة منها قط فی احد الا صار رئیسا فی قومه و ساد قبیلته الورع و الصدق و السخاء و الفقه و مداراة الناس و المروة الصادقة و الاقبال علی ما ینفع و طول الصمت و الاصابة بالقول و معونة اللهفان عدوا کان او ولیا"۔

یعنی امام ابو حنیفہؒ (م **۱۵۰ھ**) صدوق تھے۔(**مناقب ابی حنیفة للمکی: ص ۱۸۵-۱۸۶، طبع بیروت**)[25]

(۱۲)　امام یزید بن ہارونؒ (م **۲۰۶ھ**) کہتے ہیں کہ

" کان أبو حنیفة تقیا نقیا زاهدا عالما صدوق اللسان احفظ اهل زمانه سمعت کل من أدرکته من أهل زمانه یقول إنه ما رأی أفقه منه"

امام ابو حنیفہؒ (م **۱۵۰ھ**) پرہیز گار شخص تھے، پاکیزہ شخصیت کے مالک تھے، بہت بڑے زاہد اور عالم تھے۔ صدوق تھے، اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ حافظہ والے تھے، میں نے ان کے زمانہ کے ہر اس آدمی جس کو میں نے پایا کہتے ہوئے سنا کہ: ہم نے ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔(**اخبار ابی حنیفة واصحابه: ص ۴۸**)[26]

-　ایک روایت میں کہتے ہیں کہ

---

[25] سند کی تحقیق **مجلہ الاجماع: ش ۱۵: ص ۷۴** پر موجود ہے۔

[26] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۱۶: ص ۳۴**۔

”کان ابو حنیفۃ اماماً من ائمۃ المسلمین یقتدی لہ قال ورایتہ یترحم علیہ ویذکرہ بالفضل“

امام ابو حنیفہؒ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام ہیں، جن کی اقتداء کی جاتی ہے، راوی کہتے ہیں: اور میں انہیں دیکھا کہ وہ (یزید بن ہارونؒ) ان (امام ابو حنیفہؒ) کے لئے رحمت کی دعا کر رہے ہیں اور ان کی فضیلت بیان کر رہے ہیں۔ **(کشف الاثار مخطوطۃ: [FOLIO] نمبر ۱۶۶)**[27]

- ایک جگہ وہ فرماتے ہیں کہ

”أدرکت الناس فما رأیت أحدا أعقل، ولا أفضل، ولا أروع، من أبي حنیفة“

میں نے (کئی) لوگوں کو دیکھا، مگر میں نے امام ابو حنیفہؒ سے زیادہ عقلمند، پرہیزگار شخص اور افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ **(تاریخ بغداد: ج۱۳: ص ۳۶۱)**[28]

- نیز ثقہ، ثبت، عابد، متقن، حافظ الحدیث، امام یزید بن ہارونؒ **(م ۲۰۶ھ)** اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے **(اتحاف النبیل: ج۲: ص ۱۴۷، نیز دیکھئے مجلہ الاجماع: ش۱۶: ص ۳۴)**

اور امام یزید بن ہارونؒ **(م ۲۰۶ھ)** نے امام ابو حنیفہؒ **(م ۱۵۰ھ)** سے روایت لی ہے۔ **(تہذیب الکمال: ج۲۹: ص ۴۲۱، سیر: ج۶: ص ۶۹۴)**

(۱۳) امام ابو نعیم، فضل بن دکینؒ **(م ۲۱۹ھ)** فرماتے ہیں کہ

”کان أبو حنیفة حسن الدین، عظیم الأمانة“

---

[27] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۱۶: ص ۳۹۔**

[28] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۱۶: ص ۴۱۔**

امام ابو حنیفہؒ دین کے اچھے (اور) بڑے امانت دار تھے۔ (**مناقب ابی حنیفۃ وصاحبیہ للذہبی: ص ۴۱**)[29]

- امام ابو نعیم، فضل بن دکینؒ (**م ۲۱۹ھ**) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (**دراسات حدیثیة متعلقة بمن لا یروی الا عن ثقة للوصابی: ص ۳۰۱-۳۰۲**)

اور امام ابو نعیم، فضل بن دکینؒ (**م ۲۱۹ھ**)، نے امام صاحب سے بھی روایت لی ہے۔ (**سیر: ج ۶: ص ۳۹۳، تہذیب الکمال: ۲۹: ص ۴۱۷**) یعنی امام ابو نعیم فضل بن دکینؒ (**م ۲۱۹ھ**) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (**م ۱۵۰ھ**) ثقہ ہیں۔

(۱۴) امام ابو الحسن العجلیؒ (**م ۲۶۱ھ**) نے ان کو "**الثقات**" میں شمار کیا ہے اور کہا:

" النعمان بن ثابت أبو حنيفة كوفي، تيمي من رهط حمزة الزيات وكان خزازًا يبيع "الخز، ويروى عن إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة، قال: نحن من أبناء فارس الأحرار، ولد جدي النعمان سنة ثمانين وذهب جدي ثابت إلى علي وهو صغير فدعا له بالبركة فيه وفي ذريته "۔ (معرفة الثقات للعجلی: رقم ۱۶۹۴)

(۱۵) امام ابو داودؒ (**م ۲۷۵ھ**) فرماتے ہیں کہ

"رحم الله أبا حنيفة كان إماما"

اللہ امام ابو حنیفہؒ (**م ۱۵۰ھ**) پر رحم کریں، وہ امام تھے۔ (**الانتقاء لابن عبد البر: ص ۳۲**)

(۱۶) امام ابن شاہینؒ (**م ۳۸۵ھ**) نے امام ابو حنیفہؒ (**م ۱۵۰ھ**) کو "الثقات" میں شمار کیا ہے۔ (**تاریخ اسماء الثقات لابن شاہین: رقم ۱۴۴۱**)[30]

---

[29] اس سند کی تحقیق **مجلہ الاجماع: شمارہ نمبر ۱۹** میں آئے گی۔ انشاء اللہ

[30] حافظ ابن شاہینؒ (**م ۳۸۵ھ**) اپنے ایک اور کتاب " **ذكر من اختلف العلماء ونقاد الحديث فيه** " میں امام ابو حنیفہؒ (**م ۱۵۰ھ**) کے بارے میں کہتے ہیں کہ "**ولكن حديثه فيه اضطراب وكان قليل الرواية** " لیکن ان کی حدیث میں اضطراب ہے اور وہ قلیل

(۱۷) صاحب المستدرک، امام ابو عبد اللہ الحاکم الصغیرؒ (م ۴۰۵ھ) نے بھی امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کو "**الأئمة الثقات المشهورين من التابعين وأتباعهم ممن يجمع حديثهم للحفظ، والمذاكرة، والتبرك بهم، وبذكرهم من المشرق إلى الغرب**" میں ذکر کیا ہے۔ **(معرفة علوم الحديث للحاكم: ص ۲۴۵، ۲۴۰)**

(۱۸) حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ)، تہذیب الکمال کے اختصار یعنی تذہیب تہذیب الکمال میں کہتے ہیں کہ

" **قد أحسن شيخنا أبو الحجاج حيث لم يورد شيئًا يلزم منه التضعيف** "۔

ہمارے شیخ ابو الحجاج المزیؒ نے یہ بہت اچھا کیا کہ انہوں نے (امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں) کوئی ایسا قول نقل نہیں کیا جس سے آپ کا ضعیف ہونا لازم آئے۔ **(ج ۹: ص ۲۲۵)**

معلوم ہوا کہ حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

(۱۹) ثقہ، حجت، حافظ، امام ابو عبد الرحمٰن، عبد اللہ بن یزید المقریؒ (م ۲۱۳ھ)،

" **-وكان إذا حدثنا عن أبي حنيفة-قال: حدثنا شاهنشاه** "

جب بھی امام ابو حنیفہؒ سے حدیث بیان کرتے، تو کہتے کہ ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے۔ **(تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۴)**[31]

(۲۰) مشہور امام، محدث، کمال الدین البابرتیؒ (م ۷۸۶ھ) نے فرمایا کہ

"**كان ابو حنيفة رحمه الله اماما صادقا۔۔**"

الروایۃ ہیں۔ **(ص: ۹۶)**، لیکن اسی کتاب میں انہوں نے ایک دوسری جگہ پر امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کو ثقہ بھی قرار دیا ہے۔ **(ص: ۴۱)**، لہذا دونوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ حافظ ابن شاہینؒ (م ۳۸۵ھ) کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں، عدم اضطراب کی صورت میں۔ واللہ اعلم

[31] سند کی تحقیق کے لئے دیکھئے **ص: ۳۳۔**

ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، صدوق امام ہیں۔ **(النکت الظریفة للبابرتی بتحقیق الدکتور بلة الحسن عمر: ص ۳۱)**

یہ مختصر حوالے ہیں، جن سے ائمہ محدثین اور ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ **(م ۱۵۰ھ)** کا حدیث میں صدوق، ثقہ، ثبت، حافظ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

ثقہ، امام نضر بن محمد القرشیؒ (م۱۸۳؁ھ) نے امام ابو حنیفہؒ (م۱۵۰؁ھ) کو ثقہ قرار دیا ہے۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

صدوق، امام موفق بن احمد المکیؒ (م۵۶۸؁ھ) فرماتے ہیں کہ

اخبرنی الحافظ ابو الخیر عبد الرحیم بن محمد بن احمد فیما کتب الی من اصبھان انا ابو الفرج سعید بن ابی الرجاء الصیرفی باصبھان اذنا ابو الحسین محمد بن احمد الاسکاف انا ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن مندۃ انا الامام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی قال اخبرنا عمران بن فرنیام انبا ابو الفضل انا وھب بن زمعۃ اخبرنی سھل ھو ابن مزاحم قال کنت عند النضر بن محمد فقیل لہ ان ابا غسان یقول کذا و کذا قال فغضب وقال ما ادری مایقول ھولاء الصبیان حدثنی الثقۃ الورع الذی کان یعز علیہ ان یتکلم الا مایوافق الاثر یعنی ابا حنیفۃ۔

سہل بن مزاحمؒ کہتے ہیں کہ میں نضر بن محمدؒ کے یہاں تھا کہ ان سے کہا گیا: ابو غسان ایسا ایسا کہتے ہیں، راوی کہتے ہیں: اس پر وہ خفا ہو گئے اور کہا: کیا پتہ یہ بچے کیا کہتے ہیں، مجھ سے ایسے ثقہ اور پرہیز گار شخص نے حدیث بیان کی جنہیں حدیث شریف کے خلاف کوئی بات کرنا گراں گزرتا تھا، یعنی کہ امام ابو حنیفہؒ۔ **(مناقب للمکی: ص ۱۷۶، طبع بیروت)**

سند کی تحقیق:

(۱) امام ابو المؤید موفق بن احمد المکیؒ (م۵۶۸؁ھ) کی توثیق کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش۴: ص۷۰**۔

(۲) حافظ ابو الخیر عبد الرحیم بن محمد بن احمد الاصبہانیؒ (م۵۶۸؁ھ)،

(۳) ابو الفرج سعید بن ابی رجاءؒ (م۵۳۲؁ھ)،

(۴) ابو الحسین احمد بن محمد الاسکافیؒ،

(۵)　امام ابو عبد اللہ محمد بن اسحق بن مندہؒ (م ۳۹۵ھ)، وغیرہ کی توثیق **مجلہ الاجماع: ش ۴: ص ۶۲** پر موجود ہے۔

(۶)　امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق **مجلہ الاجماع: شمارہ نمبر ۲: ص ۸۹** پر ہے۔

(۷)　ابو زید، عمران بن فرینامؒ بھی صدوق ہیں۔

ان سے امام ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)، ابو الحسن، علی بن الحسن بن الخلیل بخاریؒ (م ۳۴۶ھ)، ابو حفص، عمرو بن محمد بن الحسین بخاریؒ (م ۳۲۹ھ)، ابو عبد اللہ محمد بن احمد ابن سعید بن یعقوب اللولوی الکلاباذیؒ (م ۳۲۳ھ) وغیرہ نے روایت لی ہے۔ **(اکمال لابن ماکولا: ج ۳: ص ۱۷۸، ج ۷: ص ۱۴، الانساب للسمعانی: ج ۱۱: ص ۱۸۰)**

ایسا راوی ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) کے اصول کی روشنی میں صدوق ہوتا ہے، جیسا کہ شیخ الالبانیؒ نے کہا ہے۔ **(مجلہ الاجماع: ش ۱۶: ص ۳۱)**

(۸)　ابو الفضل سے مراد ابو الفضل الفزاریؒ (م ۲۰۶ھ) ثقہ، ثبت، امام ہیں۔ **(ارشاد القاصی الدانی: ص ۳۴۶)**

(۹)　وہب بن زمعہؒ سنن ترمذی و سنن نسائی کے راوی اور ثقہ ہیں۔ **(تقریب: رقم ۷۴۷۷)**

(۱۰)　سہل بن مزاحمؒ بھی صدوق ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم: ج ۵: ص ۱۶۵، کتاب الثقات لابن حبان: ج ۸: ص ۲۸۹، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ج ۴: ص ۲۰۴)**

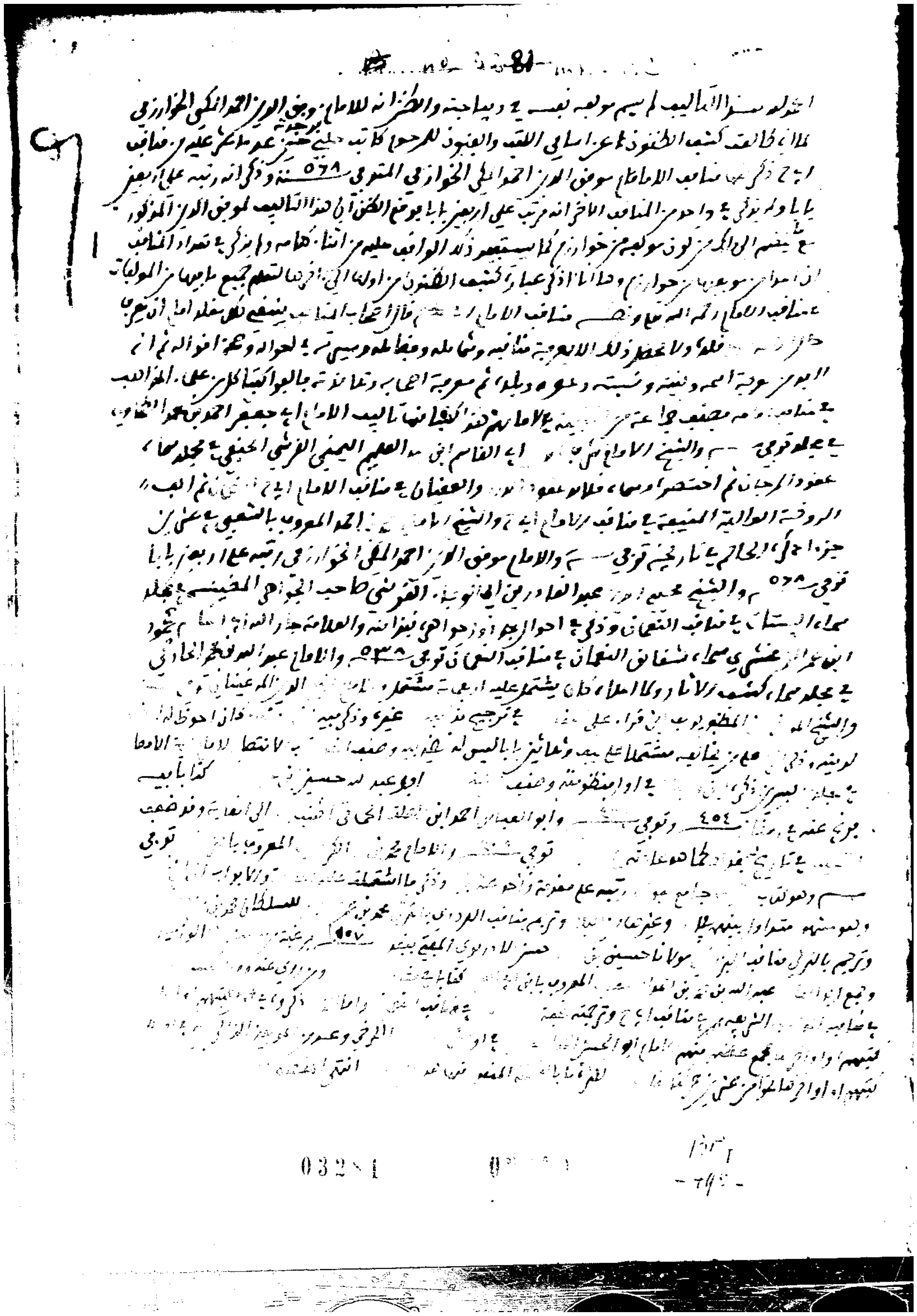
(۱۱)　نضر بن محمد القرشیؒ (م ۱۸۳ھ) صحیحین کے راوی اور ثقہ ہیں۔ **(تقریب)**

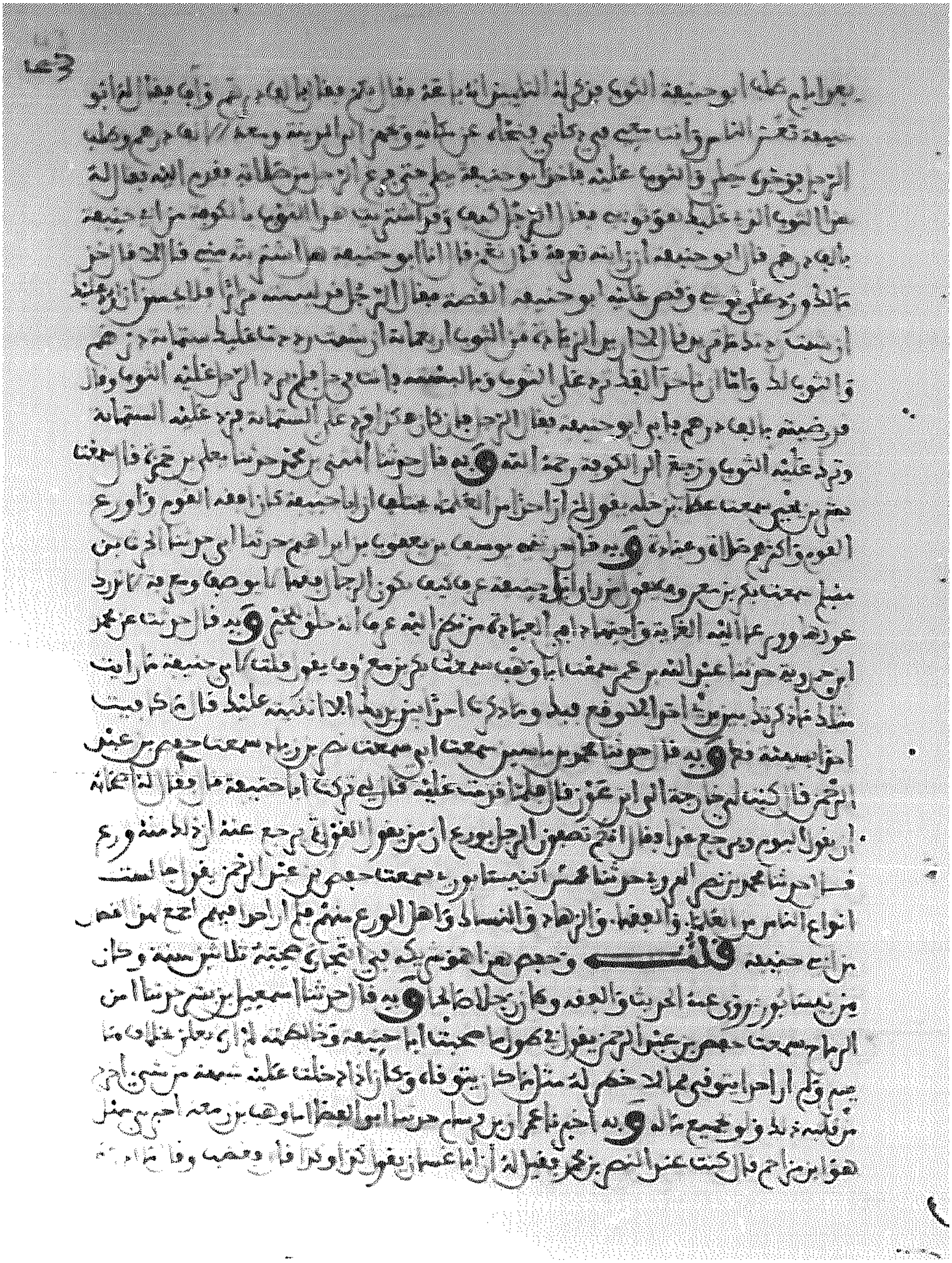
لہذا یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

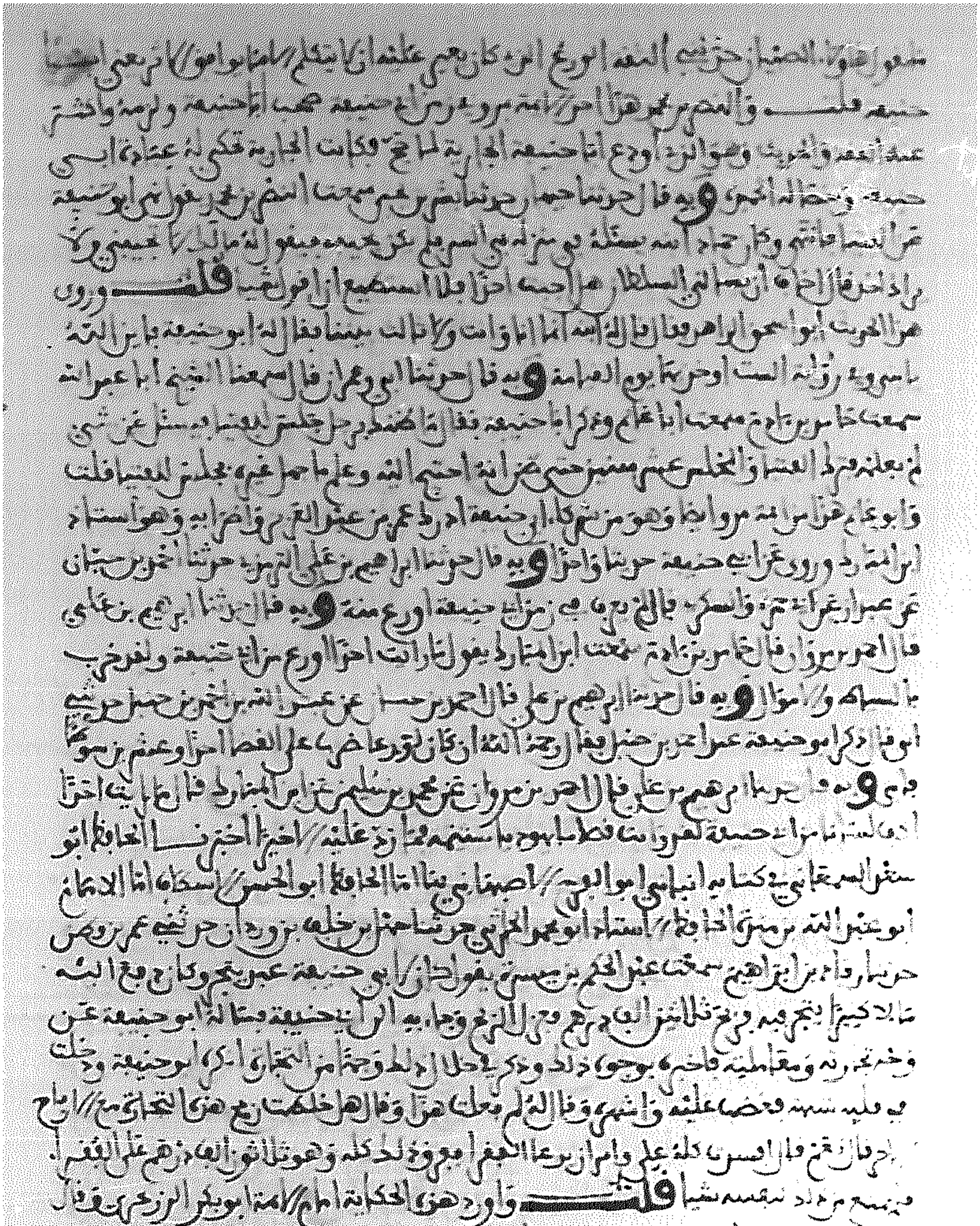
نوٹ:

مناقب للموفق بن احمد المکی کے مطبوعہ نسخہ میں "**ابو الفضل انا وھب بن زمعة**" کے بجائے "**ابو الفضل انا ود بن زمعة**" آگیا ہے، جو کہ کاتب کی غلطی کا نتیجہ ہے۔ **(مناقب للمکی: ص ۱۷۶، طبع بیروت)**، کیونکہ الجامعۃ

الاسلامیۃ، المدنیۃ المنورۃ کے مکتبہ رقم ۳۲۸۱ میں موجود مناقب ابی حنیفۃ **للمکی:: [FOLIO] نمبر ۴۳-۴۴** کے مخطوطہ میں "**ابو الفضل انا وھب بن زمعۃ**" ہی موجود ہے۔







لہذا صحیح **"ابو الفضل انا وهب بن زمعة"** ہے۔ واللہ اعلم

ثقہ، حافظ، حجت، امام ابو عبد الرحمٰن المقریؒ (م ۲۱۳؁ھ) کے نزدیک،

امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) "**شاھنشاہ الحدیث**" ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

ثقہ، حافظ، حجت، امام ابو عبد الرحمٰن المقریؒ (م ۲۱۳؁ھ) نے امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) "**شاھنشاہ الحدیث**" قرار دیا ہے۔

چنانچہ حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳؁ھ) فرماتے ہیں کہ :

أخبرني ابو بشر الوكيل وأبو الفتح الضبي، حدثنا عمر بن احمد الواعظ، حدثنا محمد بن مخزوم، حدثنا بشر بن موسى، حدثنا أبو عبد الرحمن المقرى، وكان اذا حدثنا عن ابي حنيفة قال: حدثنا شاهنشاه۔

امام، حافظ ابو عبد الرحمٰن المقریؒ (م ۲۱۳؁ھ) جب کبھی امام ابو حنیفہؒ سے حدیث بیان کرتے تو کہتے کہ ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کیا ہے۔ **(تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۴)**

<u>روایت کی تحقیق درج ذیل ہے :</u>

(۱)　حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (۴۶۳؁ھ) مشہور ثقہ حافظ اور الامام الکبیر ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم : ج ۱: ص ۴۱۸)**

(۲)　ابو بشر الوکیلؒ (م ۴۳۸؁ھ) اور ان کے متابع میں ابو فتح **الضبی**ؒ دونوں کے بارے میں

حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ کہتے ہیں کہ

"كتبت عنه وكان سماعه صحيحا"

میں نے ان (دونوں) سے لکھا ہے اور ان (دونوں) کا سماع صحیح ہے۔ **(تاریخ بغداد: ج۴: ص۶۴، تاریخ بغداد: ج۱۰: ص۴۶۲)**

یعنی یہ دونوں حضرات خطیبؒ کے نزدیک صدوق ہیں۔

(۳) عمر بن احمد الواعظؒ سے مراد مشہور ثقہ، امام، حافظ الحدیث ابن شاہینؒ **(م۳۸۵ھ)** ہیں۔

(۴) محمد بن مخزومؒ کا پورا نام محمد بن احمد بن مخزومؒ **(م بعد ۳۳۰ھ)** ہے اور وہ ضعیف ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج۷: ص۴۸۷، تاریخ بغداد: ج۲: ص۲۳۰)**

(۵) بشر بن موسیٰؒ **(م۲۸۸ھ)**،

(۶) ابو عبد الرحمن المقریؒ **(م۲۱۳ھ)** وغیرہ دونوں حضرات ثقہ ہیں۔ **(تاریخ بغداد: ج۱۳: ص۱۳۳، تاریخ الاسلام: ج۶: ص۲۴۷، تقریب رقم ۳۷۱۵)**

معلوم ہوا کہ اس سند کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں، البتہ محمد بن احمد بن مخزومؒ **(م بعد ۳۳۰ھ)** ضعیف ہیں۔

لیکن ان کا ضعف صحت سند کے منافی نہیں، کیونکہ ان کے متابع، صدوق، حافظ الحدیث ابو محمد الحارثی موجود ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ

"حدثنا عبد الله بن صالح النيسابوري، قال: حدثنا محمد بن يزيد قال عبد الله بن يزيد: ابو حنيفة شاه مردان رحمة الله عليه"۔

امام ابو عبد الرحمٰن المقریؒ **(م۲۱۳ھ)** فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ **(م۱۵۰ھ)** **شاہ مردان یعنی شاھنشاہ ہیں۔ (کشف الاثار مخطوطة: [FOLIO] نمبر ۹)**

حدثنا أبو سعيد بن محمد بن عبد الله وأحمد بن محمد بن الشرقي النيسابوري بن
محمود قالوا حدثنا محمد عبد الوهاب الفراء النيسابوري قال سمعت المقرئ
يقول الناس رجلان أبو حنيفة وابن لهيعة رحمة الله عليهما
قال حدثنا عبد الله بن صالح النيسابوري قال محمد حدثنا محمد بن يزيد قال قال عبد الله
بن يزيد أبو حنيفة شاه مردان رحمة الله عليه حدثنا الحسن قال حدثنا أحمد بن زهير
قال سمعت ابن يزيد المقرئ قال كان أبو حنيفة في العلم أحد حدثنا عبد الله بن
عبيد الله وغيره قال سمعت علي بن خشرم يقول كان المقرئ إذا حدث يقول لا أحدثكم
حتى تكتبوا من أحاديث أبي حنيفة رضي الله عنه حدثنا أبو سعيد بن محمد بن عبد الله النيسابوري
قال حدثنا محمد بن عبد الوهاب قال كنا عند المقرئ قال حدثنا أبو حنيفة فقال بعضهم
لا نريد فقال دعوه حدثنا النعمان بن ثابت فجعلوا يكتبونه فقال المقرئ
أموات غير أحياء قال قوم لا يعرفون اسم أبي حنيفة ولا يعرفون فضله
ولا تقدمه يقولون لا نريد لله علي إلا أحدثكم سنة حدثنا عبد الله بن
عبيد الله قال سمعت محمد بن يزيد النيسابوري يقول سمعت عبد الله بن يزيد
المقرئ يقول ما رأيت أسود رأسا أفقه من أبي حنيفة رضي الله عنه حدثنا عبد الله بن عبيد الله
قال حدثنا محمد بن الحسن عن حرملة بن يزيد الضبعي قال سمعت المقرئ يقول
ما رأيت أحدا أسود الرأس واللحية أفقه من أبي حنيفة رضي الله عنه وسمعت يحيى بن سلم حدثنا
إبراهيم بن منصور البخاري قال حدثنا حبش بن حرب البيلندي قال حدثنا يحيى بن
سلم قال كان قول أبي حنيفة رضي الله عنه وعبد العزيز بن أبي رواد في الإيمان واحدا
حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد الكوفي قال حدثنا جعفر بن محمد بن هشام قال
حدثنا حرب بن الحسن قال حدثنا يحيى بن سلم قال كان عبد العزيز بن أبي رواد وأبو حنيفة
رضي الله عنهما لا يستثنيان في الإيمان وكان سفيان الثوري يستثني حدثنا علي بن
الحسين بن سعيد الكسي قال سمعت الفتح بن عمرو يقول سمعت اللؤلؤي يقول
وافيت مكة فإذا أنا بيحيى بن سليم الطائفي جالسا في ملأ وهو يذكر
ابن جريج قال وكان يقول قال عطاء وسألت عطاء قال وعن الشعبي فقال
أين أبو حنيفة عن هذه المسائل قال فقلت وجاء والله موضع الكلام قال فقلت
له يرحمك الله أما أبو حنيفة رضي الله عنه فقد مضى لسبيله وأنا من أصحابه

سند کی تحقیق:

(۱)　امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق **مجلہ الاجماع: شمارہ نمبر ۲: ص ۸۹** پر ہے۔

(۲)　عبد اللہ بن صالح بن یونس النیسابوریؒ (م ۳۰۵ھ) صدوق ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج ۷: ص ۸۹، مختصر تاریخ نیسابور: ص ۴۸، اکمال الاکمال لابن نقطة: ج ۲: ص ۴۸۴، دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۶: ص ۳۱)**

(۳)　محمد بن یزید سے مراد محمد بن یزید بن عبد اللہ النیسابوریؒ (م ۲۵۷ھ) بھی صدوق ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج ۶: ص ۲۱۱، کتاب الثقات لابن حبان: ج ۹: ص ۱۴۵، مجلہ الاجماع: ش ۱۶: ص ۳۱)**

(۴)　امام ابو عبد الرحمٰن، عبد اللہ بن یزید المقریؒ **(م ۲۱۳ھ)** مشہور ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ **(تقریب)**

لہذا یہ سند حسن ہے اور معلوم ہوا کہ امام ابو عبد الرحمٰن المقریؒ **(م ۲۱۳ھ)** کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ **(م ۱۵۰ھ)** "**شاھنشاہ الحدیث**" ہیں۔

ثقات تو ثقات، متکلم فیہ رواۃ نے بھی امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) کی حدیث میں توثیق کی ہے۔

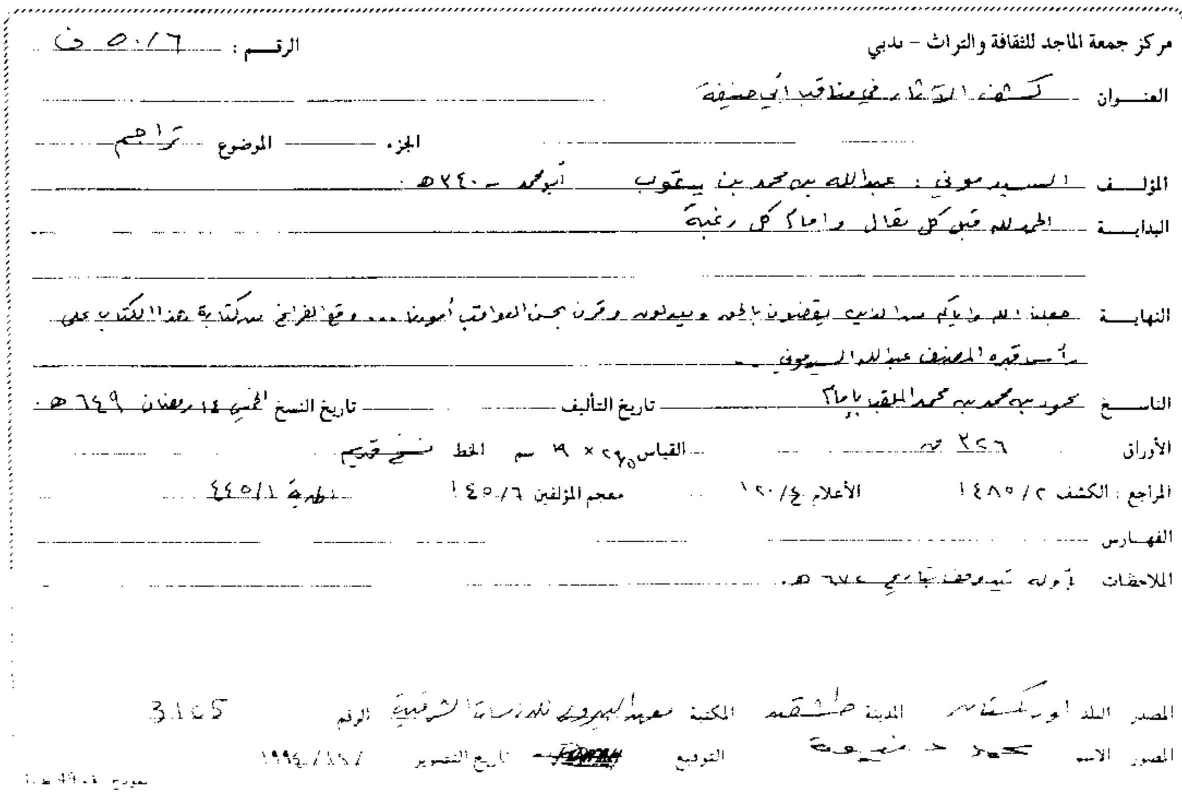
-مولانا نذیر الدین قاسمی

خارجۃ بن مصعب **الضبعی**ؒ (م ۱۶۸؁ھ) کی نظر میں امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) کا مقام:

صدوق، امام ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰؁ھ) کہتے ہیں کہ

حدثت عن ابی احمد الغسانی قال حدثنا ابراهيم بن رستم قال سمعت خارجة يقول كان ابو حنيفة جهبذ الحديث۔

الامام، العالم، المحدث - **کماقال الذهبی فی سیر** - خارجۃ بن مصعب **الضبعی**ؒ (م ۱۶۸؁ھ) فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن رستمؒ کہتے ہیں کہ میں خارجہؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ امام ابو حنیفہؒ حدیث شریف کے بڑے ماہر تھے۔ **(کشف الاثار مخطوطة: [FOLIO] نمبر ۲۰۸)**


مركز جمعة الماجد للثقافة والتراث - دبي

الرقم : ٥٠٧٦ ف

العنوان : كشف الآثار في مناقب أبي حنيفة

الجزء :　　الموضوع : تراجم

المؤلف : السبذموني : عبد الله بن محمد بن يعقوب　أبو محمد - ٣٤٠ هـ

البداية : الحمد لله فتح كل مقال وإمام كل رغبة

النهاية : ...

الناسخ : محمود بن محمد بن محمد الملقب بابا　تاريخ التأليف　تاريخ النسخ الخميس ١٤ رمضان ٦٤٩ هـ

الأوراق : ٢٤٦ ق　القياس ٢٥,٥ × ١٩ سم　الخط نسخ قديم

المراجع : الكشف ٢ / ١٤٨٥ ؛　الأعلام ج ٤ / ١٢٠ ؛　معجم المؤلفين ٦ / ١٤٥ ؛　هدية ١ / ٤٤٥

الفهارس

الملاحظات

المصدر　البلد أوزبكستان　المدينة طشقند　المكتبة معهد البيروني للدراسات الشرقية　الرقم 3165

المصور　الاسم　التوقيع　تاريخ التصوير ١٩٩٤

قال وحدثنا احمد بن نصر العتكي قال وحدثنا ابو اسحق الطالقاني قال حدثنا [illegible] بن ابي حنيفة
قال قال ابو حنيفة اذا كانوا اهل حرب فقدم التجار برقيقهم فاشتري منهم ولا يباع لهم
عشر حدثنا احمد بن محمد الهمداني قال وحدثنا حيان بن بشر [illegible] بن نوح قال حدثنا ابي قال
حدثنا خارجة عن ابي حنيفة عن موسى بن ابي عائشة عن عبد الله بن شداد عن جابر بن
عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم من كان له امام فقراءة الامام له قراءة حدثنا
محمد بن الليث بن سعيد البرجمي قال وحدثنا اسحق بن ابراهيم بن حبيب قال وحدثنا لبيد عن ابيه
عن خارجة عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم رحمة الله عليهم قال كان ابن مسعود رضي الله عنه
يحدث اصحابه اذا اخذ بهرة حتى سمعوا نقيض اسنانه ثم قال احاذر ان اكون
زدت على النبي عليه السلام شيئا او نقصت حديثا اي قال وحدثنا اسباط بن اليسع
قال وحدثنا يعقوب بن عثمان الجبلي المروزي قال اخبرنا بشر بن ابي الازهر النيسابوري
قال اخبرنا ابن مصعب قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم رحمة الله عليهم قال ليس
فيما دون مائتي درهم صدقة فاذا بلغت الورق مائتي درهم ففيها خمسة دراهم فما
زاد فبحساب ذلك وليس فيما دون عشرين مثقالا من ذهب زكوة فاذا كان الذهب
عشرين مثقالا ففيه نصف مثقال فما زاد فبحساب ذلك وباسناده قال اخبرنا
ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم رحمة الله عليهم قال ليس في الجوهر ولا في اللؤلؤ ولا في اليا
قوت زكوة اذا كان لغير التجارة حدث عن ابراهيم بن احمد الخزاعي قال حدثنا مصعب
خارجة قال حدثنا خارجة عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم رحمة الله عليهم قال اذا صلى
المريض جالسا جلس كيف شاء حدث عن محمد بن النضر قال حدثنا محمد بن العلاء مرو
روذي قال وحدثنا عبد الصمد عن خارجة عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم رحمة الله عليهم
في ولد الرجل يكون احد ابويه مسلما والآخر مشركا قال هو للمسلم منهما حدثنا
ابراهيم بن عيسى بن الحسين البرمكي قال حدثنا احمد بن حيان عن ابراهيم بن رستم
قال سمعت خارجة بن مصعب يقول ختم القرآن في ركعة من اصحاب النبي عليه السلام
عثمان ومن التابعين سعيد بن جبير ومن بعد التابعين ابو حنيفة حدثنا جعفر بن
ابو الحسن قال حدثنا محمد بن جعفر الكوفي قال حدثنا شبابة بن سوار قال سمعت
خارجة بن مصعب يقول لقيت الفا من العلماء فرايت فيهم عاقلا ثلاثة او قال
اربعة وذكر اولهم ابا حنيفة قال وما نظر اليه احد الا اصون الله نفسه
وخضع له ما انطوى عليه من الفقه وحسبك من العقل والزهد والورع حدثت

مسند ابو حنیفہ

٢٥٧

حدثني أبو جعفر قال حدثنا محمد بن حرب قال سمعت ابن هشام بن يوسف يقول قال سمعت
خارجة يقول لقيت ألف عالم أو أكثر لم يكن واحد منهم يشبه أبا حنيفة في الفهم
والعلم والعقل في نفسي وكان بحرا في العلم كان لأمة محمد عليه السلام حدثنا أبو زيد
عمران بن [illegible] قال حدثنا أبو الفضل الوزاركي عن وهب بن زمعة عن خارجة
أنه كان لقي ألفا من العلماء وحمل عنهم وقال خارجة كان فيمن لقيته أربعة
يوصفون بالعقل أبو حنيفة ثم حدثنا محمد بن الليث بن سعد [illegible]
أبو عبد الله قال حدثنا خارجة بن مصعب قال سمعت المغيث بن بديل يقول
سمعت خارجة يقول دعا أبو جعفر أمير المؤمنين أبا حنيفة على أن يجعله قاضي
القضاة فأبى عليه فحبسه أياما ثم دعا به فقال له يا أبا حنيفة ما لك لا ترى
في أعمالنا وترغب عنها وقد عمل من هو خير منك فقال له أبو حنيفة إني لا أصلح
أصلحك الله للقضاء قال كذبت يا أبا حنيفة فقال أبو حنيفة الله أكبر فقد حكم أمير المؤ
منين بأني لا أصلح فقال وكيف قال لأني إن كنت كاذبا فالكاذب لا يصلح وإن كنت صادقا
فالقول ظاهر ثم قام عمرو بن عبيد فقال له إن الله تعالى أعطاك الدنيا بأسرها فاشتر
نفسك ببعضها واذكر ليلة تتمخض لا ليلة بعدها فاغتم أبو جعفر وتكس رأسه
فقال له الربيع ويقول هذا لأمير المؤمنين فقال عمرو إن هذا صحبك عشرين سنة
لم ينصحك نصيحة وما عمل على بابك بشيء من كتاب الله ولا سنة نبيه فقال المنيع
قد دعوتك فلم تجبني فقال عمرو ادع عنا بعدلك تسخوا أنفسنا بعونك ببابك
ألف مظلمة أنصف منها واحدة نعلم أنك صادق حدثنا أحمد بن إبراهيم الحوفي
ابن هشام قال حدثنا أبي قال سمعت مغيثا يقول أوصانا خارجة عند موته فقال
يا بني انظروا في هذا الرأي فاعملوا به فإنكم على حبل الحديث حدثنا محمد بن
عبد الله السعدي قال حدثنا الحسين بن عمران عن شيخ [illegible] قال سألت خارجة
أقول إني مؤمن عند الله قال نعم إن كنت صادقا لم يضرك قال فإن قيل لي
إيمانك مثل إيمان جبريل وميكائيل والملائكة قال قل لهم يا أحمق إيمان جبريل
وميكائيل صفوا الجنان وصفوا التوحيد والإقرار وقل هذا إيماني بالله
إن شاء عذبني وإن شاء غفر لي بذنوبي [illegible] لست أخاف [illegible]

وقال ايضا ابراهيم بن طهمان فمن ليستثني في ايمانه انه مؤمن ان شاء الله وقال
ابن طهمان لو كان فيهم من الذنوب مثل الزنا والسرقة كان حجرا مما يقولون
قال وسمعت عبد المو كل المجيد بن عبد العزيز بن ابي رواد يقول اذا سئلت
امؤمن انت حقا فقل نعم لا تكون مؤمنا ما طلا حدثنا عبد الله بن عبيد الله
قال حدثنا ابي عن احمد بن حفص عن سفيان بن عبد الملك عن عبد الله قال قال خارجة
قال عبيد الله لابي حنيفة في النبيذ قال ابو حنيفة اخذناه من قبل ابيك قال واي شيء
هو قال اذا رابكم شيء فاكسروه بالماء حدثنا اسماعيل بن بشر قال حدثنا مقاتل بن ابراهيم
العلائي قال سمعت ابا معاذ خالد بن سليمان قال كنت عند خارجة بن مصعب فذكروا
العلماء والزهاد فقيل لخارجة ايما احب اليك ان تلقى الله تعالى به بفقه ابي حنيفة
او بعبادة عبد العزيز بن ابي رواد رحمة الله عليهم قال ان كانت فيه جهة وسلامة
فاحب ان القى الله بفقه ابي حنيفة ثم قال خارجة ابو حنيفة محنة لاهل الاثار له يعرف
الحق من الباطل والصحيح من السقيم حدثنا احمد بن علي بن سلمان وغيره قال سمعت سعد
سعد بن ابا معاذ ابا عصمة يقول سمعت ابراهيم بن رستم يقول قالوا لخارجة بن مصعب
تركت ابا حنيفة وقد لقيت من لقيت قال وما يعجبني وهو قطب الرحى عليه
تدور الرحى حدثنا احمد بن علي قال سمعت ابا عصمة يقول سمعت ابراهيم بن رستم يقول
سال ابو حنيفة عن خارجة فقالوا هو بخراسان يحدث الناس فقال جالسنا فاخرجنا
من حيث عدد الشرا وبقي فيه حدثنا احمد بن اسحق بن ابراهيم السرخسي قال حدثنا
ابي قال حدثنا بشر بن يحيى عن سلم بن سالم قال سمعت خارجة يقول اتيت محمد بن علاثة
وهو قاضي بغداد قال شهد عندي رجلان وسالته عن مذهبهما سرا وعلانية
فاثنى عليهما خيرا ونسبا الى الصلاح والخير والعبادة فاردت ان اقضي بشهادتهما
فقال الذي اريد ان اقضي عليه يقضي على شهادتهما وهما يزعمان ان الخمر والميسر
والانصاب ابو بكر وعمر وعثمان فقلت لهما اكذا تقولان قالا نعم قلت لم قال
لانهم ظلمة حين دخلوا في الخلافة قال فاشتبه علي امرهما وتوقفت عن قبول
شهادتهما وقال لي اذا قدمت الكوفة سالت فاسال لي عن هذا قال فلما قدمت
الكوفة سالت عن ذلك ابن شبرمة فقال لا ادري وسالت سفيان فقال لا ادري

سلامة منجية

سند کی تحقیق:

(۱)　ابو محمد الحارثیؒ (م۳۴۰؁ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲)　ابو احمد الغسانیؒ سنن اربع کے راوی اور صدوق ہیں۔ **(تقریب: رقم ۷۳۶۲)**

(۳)　ابراہیم بن رستمؒ (م۲۱۱؁ھ) صدوق ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم: ج ۲: ص ۱۸۳)**

(۴)　خارجہ بن مصعبؒ (م۱۶۸؁ھ) حدیث میں ضعیف ہیں، لیکن حافظ ذہبیؒ (م۷۴۸؁ھ) نے ان کو "**الإمام، العالم، المحدث**" کہا ہے۔ **(سیر: ج ۷: ص ۳۲۶)**

نوٹ:

اس روایت کو حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م۳۴۰؁ھ) نے تعلیقاً ذکر کیا ہے۔ لیکن رواۃ کا مبہم ہونا، روایت کی تصحیح کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ دیگر حسن روایات سے اس روایت کی تائید ہوتی ہے۔

متابع نمبر ا:

چنانچہ حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م۳۴۰؁ھ) ہی کہتے ہیں کہ

حدثنا احمد بن علی بن سلمان وغیرہ قالا: سمعت سعد بن معاذ ابا عصمة یقول: سمعت ابراھیم بن رستم یقول قالوا لخارجة بن مصعب: تروی عن ابی حنیفة وقد لقیت من لقیت؟ قال: و ما یمنعنی وھو قطب الرحی علیه تدور الرحی۔

ابراہیم بن رستمؒ کہتے ہیں کہ لوگوں نے خارجہ بن مصعبؒ سے کہا: آپ ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہو، حالانکہ آپ نے بڑے بڑے علماء سے ملاقات کی ہے؟ انہوں نے کہا: میں ایسا کیوں نہ کروں، وہ تو مدار کار ہیں، انہیں کے گرد (حدیث شریف کی) چکی گھومتی ہے۔ **(کشف الاثار مخطوطة: [FOLIO] نمبر ۲۰۷)**

شمارہ نمبر ۱۸ — فروری/۲۰۲۱

وَقُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ ۚ إِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً

دوماہی مجلّہ

الاجماع

- امام کے پیچھے قراءت کرنے کی ممانعت۔(قسط ۵)
- حافظ ابوزبیر المکی رحمہ اللہ (م ۱۲۸ھ) کی تدلیس کا مسئلہ،
- قاضی، حافظ عمر بن الحسن الاشنانی رحمہ اللہ (م ۳۳۹ھ) صدوق ہیں،
- اصحاب الحدیث کا اصحاب الرائ پر تشدد، ایک حقیقت ہے،
- امام ابونعیم فضل بن دکین رحمہ اللہ (م ۲۱۹ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

امام ابونعیم فضل بن دکینؒ (م۲۱۹ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

-مولانا نذیرالدین قاسمی

امام ابونعیم، فضل بن دکینؒ (م۲۱۹ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے:

امام ابونعیمؒ (م۲۱۹ھ) کہتے ہیں کہ

"لا ينبغي أن يؤخذ الحديث إلا عن ثلاثة حافظ له وأمين عليه وعارف بالرجال"

کسی کے لئے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ حدیث لیں مگر ۳ لوگوں سے۔

(۱) حدیث کو محفوظ رکھنے والے سے،

(۲) حدیث کے سلسلے میں امانت دار سے،

(۳) رجال کے جاننے والے سے۔(**المستخرج علی مسلم لابی نعیم: ج۱: ص ۵۲**)

اور مشہور سلفی عالم و محدث ابوعبدالرحمٰن مقبل بن ھادی کے شاگرد، سلفی شیخ نورالدین الوصابی اس قول کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

"ولم يكن ليامر غيره ان لا ياخذ الا عن من كان هذا حاله ثم يترخص لنفسي في الرواية عن الضعفاء ،والله اعلم"

ایسا نہیں ہوسکتا، کہ امام ابونعیمؒ دوسروں کو حکم دے، کہ وہ حدیث ایسے آدمی سے لے، جس کا حال گزر چکا، پھر وہ خود ضعفاء سے روایت کرنے میں متساہل ہوجائے۔(**دراسات حديثية متعلقة بمن لا يروي الا عن ثقة للوصابي: ص ۳۰۱-۳۰۲**)

اسی طرح امام ابونعیمؒ (م۲۱۹ھ) کا ایک اور قول **"میں نے سعید بن ابی عروبہؒ کو حالت اختلاط میں پایا، تو میں نے ان سے روایت نہیں لی، بلکہ میں نے سفیان کے طریق سے ان سے روایت بیان کی ہے، لیکن ان سے، اس حالت میں روایت نہیں لی"** بھی ان کے رواۃ کے سلسلے میں ان کے ورع و اتقان پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ شیخ وصابی نے صراحت کی ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام ابونعیم فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔

اور امام ابونعیم فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) نے امام صاحبؒ سے بھی روایت لی ہے۔ (سیر: ج ۶: ص ۳۹۳، **تہذیب الکمال: ۲۹: ص ۴۱۷**)

یعنی امام ابونعیم فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

دیگر اقوال سے تائید:

(۱)　امام ابن کاس النخعیؒ (م ۳۲۴ھ) اپنی کتاب میں کہتے ہیں کہ

"(قال ابن كأس القاضي: ثنا الحسين بن الحكم الحبري قال) قال أبو نعيم: كان أبو حنيفة حسن الدين، عظيم الأمانة"

امام ابونعیم، فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ دین کے اچھے (اور) بڑے امانت دار تھے۔

(بحوالہ مناقب للذہبی: ص ۴۱)

روات کی تحقیق:

(۱)　حافظ ابن کاس النخعیؒ (م ۳۲۴ھ) کی توثیق گزر چکی۔ (دیکھئے **تاریخ الاسلام للذہبی**)

(۲)　ابوعبداللہ حسین بن حکم الحبریؒ (م ۲۸۱ھ) بھی ثقہ ہیں۔ (**سوالات حاکم للدارقطنی: رقم ۹۰**)

(۳)　امام ابونعیم، فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث اور ثبت امام ہیں۔ (**تقریب: رقم ۵۴۰۱**، سیر)

لہذا یہ قول کی سند صحیح ہے۔ [۱]

---

(۱)　**نوٹ نمبر ۱:**

حافظ ذہبیؒ نے ابن کاسؒ کے حوالے سے ایک قول ذکر کیا اور اس کے متصلاً امام ابونعیمؒ کے اس قول کو بھی نقل کیا ہے۔ ان کی عبارت ملاحظہ فرمائیں: **قال ابن كأس القاضي: ثنا الحسن بن الحكم الحبري، ثنا علي بن حفص البزاز، قال: كان حفص بن عبد الرحمن شريك أبي حنيفة، وكان أبو حنيفة يجهز عليه، فبعث إليه أن في ثوب كذا عيبا، فإذا بعته فبين، فنسي حفص وباعه من غير تبيان من رجل غريب، وعلم أبو حنيفة، فتصدق بجميع ثمنه قال أبو نعيم: كان أبو حنيفة حسن الدين، عظيم الأمانة**۔ (مناقب للذهبی: ص ۴۱)

اس سے معلوم ہوا کہ امام ابونعیمؒ (م ۲۱۹ھ) کے نزدیک امام صاحبؒ دین میں اچھے، درست اور صحیح تھے۔

نوٹ:

ایک اور روایت میں امام نعیم فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ) نے کہا: "كان و الله عظيم الأمانة" اللہ کی قسم، وہ بڑے امانت دار تھے۔ (فضائل ابی حنیفہ: ص ۵۶) [۱]

اور یہاں روایت میں امانت داری سے دین کی امانت داری بھی مراد ہے، جیسا کہ پہلے روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

اور ابوعبداللہ حسین بن حکم الحبریؒ (م ۲۸۱ھ)، امام ابونعیمؒ (م ۲۱۹ھ) کے بھی شاگرد ہے۔ (شرح مشکل الآثار: ج ۹: ص ۴۰۹، مستخرج ابی عوانہ: ج ۱۷: ص ۴۲۰)

لہذا اب اس قول کی مکمل سند اس طرح ہوئی :

قال ابن كأس القاضي: ثنا الحسين بن الحكم الحبري قال قال أبو نعيم: كان أبو حنيفة حسن الدين، عظيم الأمانة، واللہ اعلم۔

نوٹ نمبر ۲:

یہ روایت ابن کاسؒ کی کتاب سے لی گئی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۳: ص ۱۲۸۔

(۱) ثقہ، ثبت، حافظ ابوالقاسم ابن ابی العوامؒ (م ۳۳۴ھ) نے اس کی سند یوں ذکر کی ہے کہ

حدثني أحمد بن محمد بن سلامة قال: حدثني مضر بن محمد بن مضر قال: ثنا عثمان بن أبي شيبة قال: سمعت أبا نعيم الفضل بن دكين يقول: و ذكر أبا حنيفة فقال: كان و الله عظيم الأمانة۔ (فضائل ابی حنیفة: ص ۵۶)

سند کے روات:

(۱) حافظ ابوالقاسم ابن ابی العوامؒ (م ۳۳۴ھ) اور

(۲) امام احمد بن محمد بن سلامہ، ابوجعفر الطحاویؒ (م ۳۲۱ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۳) مضر بن محمدؒ (۲۷۷ھ) ثقہ ہیں۔ (تاریخ الاسلام: ج ۶: ص ۶۲۹)

(۴) امام، حافظ عثمان بن ابی شیبہؒ (م ۲۳۹ھ) بھی ثقہ ہیں۔ (تاریخ الاسلام: ج ۵: ص ۸۸۴)

(۵) امام ابونعیمؒ (م ۲۱۹ھ) کی توثیق گزر چکی۔

لہذا یہ سند بھی صحیح ہے۔

اور حافظ ابو نعیمؒ (م ۲۱۹ھ) نے صراحت بھی کی، کہ حدیث اس سے لو، جو حدیث کے سلسلے میں امانت دار ہے، جیسا کہ گزر چکا، اور خود حافظ ابو نعیمؒ (م ۲۱۹ھ) نے امام صاحبؒ سے حدیث بھی لی ہے۔

لہذا ''**عظیم الأمانة**'' کا تعلق حدیث سے بھی ہے۔

اس پوری تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام ابو نعیمؒ (م ۲۱۹ھ) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، حسن الدین اور نیک انسان تھے۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ

- ائمہ محدثین، مثلاً حافظ المغرب، امام ابن عبد البرؒ (م ۴۶۳ھ) اور
- حافظ مغلطائیؒ (م ۷۶۲ھ) وغیرہ نے کہا: کہ

ممن انتهى الينا ثناؤه على أبي حنيفة و مدحه له......... و أبو نعيم الفضل بن دكين''

امام ابو نعیم فضل بن دکینؒ (م ۲۱۹ھ)، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کی تعریف و ثناء اور مدح فرماتے تھے۔ **(الانتقاء لابن عبد البر: ص ۱۳۷، والفظ لہ، اکمال تہذیب الکمال: ج ۱۲: ص ۵۶)**

شمارہ نمبر ۱۹

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

اپریل / ۲۰۲۱

دوماہی مجلّہ

الاجماع

* امام کے پیچھے قراءت کرنے کی ممانعت۔[قسط ٦] (رسول اللہ ﷺ کے کلام مبارک سے) * امام ابو یوسفؒ (م ۱۸۲ھ) ثقہ، امام، فقیہ، حافظ الحدیث اور ثبت، متقن ہیں۔ * حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)، جرح و تعدیل کے میزان میں۔ * امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔[قسط ۲]

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

امام ابوحنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔ [قسط ۲]

- مفتی ابو احمد بن اسماعیل المدنی

(۲۱)　امام عبد الرحمٰن بن مہدیؒ (م ۱۹۸ھ) کہتے ہیں کہ

''كنت نقالا للحديث، فرايت سفيان الثورى امير المومنين في العلماء، و سفيان بن عيينة امير العلماء، و شعبة عيار الحديث، و عبد الله بن المبارك صراف الحديث، و يحيى بن سعيد قاضي العلماء، و ابو حنيفة قاضي قضاة العلماء، و من قال لك سوى ذلك فارمه في كناسة بني سليم''۔

میں حدیث کو نقل کرنے والا ہوں۔ اور میری رائے میں امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ)، امیر المومنین فی العلماء ہیں۔ امام سفیان بن عیینہؒ (م ۱۹۸ھ)، امیر العلماء ہیں۔ امام شعبہؒ (م ۱۶۰ھ)، عیار الحدیث ہیں۔ عبد اللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ)، صراف الحدیث ہیں۔ یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ)، قاضی العلماء ہیں اور ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، قاضی قضاۃ العلماء ہیں۔ (**کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: ج ۱: ص ۵۵۵**) [۱]

(۲۲)　ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث، امام عبد القادر القرشیؒ (م ۷۷۵ھ) کہتے ہیں کہ

''الاسناد اسناد صحيح و ابو حنيفة ابو حنيفة''

اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) تو ابوحنیفہ ہیں۔ (**الحاوی للقرشی: ج ۱: ص ۳۲۶**)

(۲۳)　ثقہ، امام، اسرائیل بن یونس بن ابی اسحاقؒ (م ۱۶۰ھ) فرماتے ہیں کہ

''نعم الرجل النعمان ما كان أحفظه لكل حديث فيه فقه [في روايت على قلة روايته للحديث] و أشد فحصه عنه و أعلمه بما فيه من الفقه و كان قد ضبط عن حماد فأحسن الضبط عنه''۔

(نعمان کتنے اچھے شخص ہیں، ایسی حدیث جس میں فقہ ہو، اسے خوب یاد رکھنے والے، اس (حدیث) کی بہت جانچ پڑتال کرنے والے، اور اس میں موجود فقہ کو بہت جاننے والے ہیں، انہوں نے (امام) حمادؒ سے (علم) حاصل کیا، سو بہترین حاصل کیا)۔ (**اخبار ابی حنیفۃ و اصحابہ للصیمری: ص ۲۳، فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص ۱۵۱**) [۲]

(۲۴)　مشہور محدث امام، بدر الدین عینیؒ (م ۸۵۵ھ) نے بھی امام صاحبؒ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (**البنایۃ: ج ۱۲: ص ۲۲۹، نخب**

---

(۱)　اس کی سند حسن ہے۔ (دیکھئے ص: ۳۴)

(۲)　اس کی سند حسن ہے۔ (دیکھئے ص: ۳۶)

الافکار: ج ۴: ص ۱۰۳)

(۲۵)　محمد بن طلحۃ بن مصرف الیامیؒ (م ۱۶۷ھ) فرماتے ہیں کہ

یا أبا تمیلة! إذا وجدت قولاً عن ابی حنیفة رحمة الله علیه عن ثقة فعلیك به، فإنك لا تجد شیئاً عن أبي حنیفة إلا نضجاً۔

اے ابوتمیلۃ! جب تم کو کسی ثقہ کے ذریعہ سے، امام صاحبؒ کا کوئی قول یا کوئی حدیث مل جائے، تو اس کو لے لو، اس لئے کہ تم [ثقات کے ذریعہ] امام صاحبؒ سے عمدہ اقوال یا عمدہ احادیث ہی پاؤ گے۔ (**کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: ج ۱: ص ۱۵۶**)[۱]

(۲۶)　مشہور حافظ الحدیث، امام، محدث علاء الدین الماردینیؒ (م ۷۵۰ھ) فرماتے ہیں کہ

''**وان تکلم فیه بعضهم فقد وثقه کثیرون**''

اگرچہ بعض حضرات نے امام صاحبؒ پر کلام کیا ہے، (　) یہ ہے کہ اکثر حضرات نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (**الجوہر النقی مع ا　) ا　ی للبیہقی: ج ۸: ص ۲۰۳**)

(۲۷)　مشہور ثقہ، مامون، حافظ، حجت، امام عبداللہ بن داود الخریبیؒ (م ۲۱۳ھ) فرماتے ہیں کہ

''**یجب علی أهل الإسلام أن یدعوا الله لأبي حنیفة في صلاتهم قال: وذکر حفظه علیهم السنن والفقه**''

اہل اسلام پر واجب ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے لئے دعا کریں۔ اور یہ اس لئے کہ انہوں نے سنت، حدیث اور فقہ　عمر نوں کے لئے　ظ کی ہے۔ (**تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۴**)[۲]

(۲۸)　صدوق، امام شمس الائمۃ، امام سر بیؒ (م ۴۸۳ھ) فرماتے ہیں کہ

''**کان أعلم أهل عصره بالحدیث ولکن لمراعاة شرط کمال الضبط قلت روایته**''

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، اپنے زمانے میں سب سے زیادہ حدیث کو جاننے والے تھے۔　) ضبط کے اعلی در　) کی شرط کی حفاظت کی و　) سے، ان کی روایت کم ہوگئی۔ (**اصول ا　٦　ء: ص ۳۵۰**)

(۲۹)　ثقہ،　ا، حافظ الحدیث، امام حماد بن ابی سلیمانؒ (م ۱۲۰ھ) فرماتے ہیں کہ

''**کان ابو حنیفة رحمه الله یجالسنا بالسمت والوقار والورع وکنا نغذوه بالعلم حتی دقق السؤال فخفت**

---

(۱)　اس کی سند حسن ہے۔ (**دیکھئے ص: ۳۹**)

(۲)　اس کی سند حسن ہے۔ (**دیکھئے ص: ۴۰**)

شمارہ نمبر ۲۰

وَقُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ ۚ إِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً

جولائی / ۲۰۲۱

دوماہی مجلّہ

الاجماع

* "۳" دن قربانی کے سلسلے میں موجود آثار صحابہؓ پر اعتراضات کے جوابات۔ (کفایت اللہ سنابلی اور بعض اہل حدیث حضرات کو جواب)
* امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔ [قسط ۳]
* امام وکیعؒ (م ۱۹۷ھ) اور امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

امام ابوحنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، حجت، حافظ الحدیث ہیں۔ [قسط ۳]

-مولانا عبد الرحیم صاحب قاسمی

* امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ

"کان و کیع جید الرای فی ابی حنیفة و کان یصفه بالورع و صحة الدین"

(۳۱) امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ)، امام صاحبؒ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے، اور انہیں تقوی وصحتِ دین سے متصف کرتے تھے۔ (مناقب ابی حنیفة للمکی: ص ۱۷۲، طبع بیروت)

- ایک اور روایت میں امام وکیعؒ (م ۱۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ

"لقد وجد الورع عن ابی حنیفة فی الحدیث مالم یوجد عن غیرہ"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے حدیث میں وہ تقوی اور احتیاط پائی گئی، جو ان کے علاوہ دوسروں میں نہیں پائی گئی۔ (مناقب ابی حنیفة للمکی: ص ۱۷۲، طبع بیروت)

- امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (دراسات حدیثیة متعلقة بمن لایروی الا عن ثقة للوصابی: ص ۴۷۳)

اور امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ) نے بھی امام صاحب سے روایت لی ہے۔ (سیر: ج ۶: ص ۳۹۴، تہذیب الکمال: ج ۲۹: ص ۴۱۷)

(۳۲) مشہور امام، حافظ صفی الدین الخزرجیؒ (م بعد ۹۲۳ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے بارے میں کہا کہ

"وثقه ابن معین و قال ابن المبارك ما رأيت في الفقه مثل أبي حنيفة و قال مكي أبو حنيفة أعلم أهل زمانه و قال القطان لا نكذب الله ما سمعنا أحسن من رأي أبي حنيفة قال ابن المبارك ما رأيت أورع منه"۔

ابن معینؒ نے ان کی توثیق کی ہے، ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں نے فقہ میں ابوحنیفہ جیسا نہیں دیکھا، مکیؒ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے، قطانؒ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی سے جھوٹ نہیں بولتے ہم نے ابوحنیفہ سے بہتر رائے کسی کی رائے نہیں سنی، ابن المبارکؒ کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ متقی نہیں دیکھا۔ (خلاصہ تہذیب تہذیب الکمال: ص ۴۰۲)

(۳۳) امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت لی ہے۔ (فضائل ابی حنیفة لابن ابی العوام: ص ۱۹۴، کشف الآثار للحارثی: ج ۱: ص ۵۴۳، عقود الجمان للصالحی: ص ۱۵۷، ۱۱۵، تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۵۱) اور آپؒ

بھی اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔(**اتحاف النبیل: ج۲:ص۱۲۳، دراسات حدیثیۃ متعلقۃ بمن لا یروی الا عن ثقۃ للوصابی: ص۳۷۹)**

- وہ خود کہتے ہیں کہ

"لا نكذب الله ما سمعنا أحسن من رأي أبي حنيفة، وقد أخذنا بأكثر أقواله"

ہم اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے، ہم نے امام ابوحنیفہؒ سے بہتر رائے نہیں سنی اور ہم نے ان کے اکثر اقوال کو لیا ہے۔

* آگے ابن معینؒ (م ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ

"يذهب فِي الفتوى إِلَى قول الكوفيين ويختار قوله من أقوالهم ويتبع رأيه من بين أصحابه"۔

یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) فتاوی کے سلسلے میں اہل کوفہ کے فتاوی کی طرف جاتے اور علماء کے اقوال میں سے اہل کوفہ کا قول اختیار کرتے اور اس قول کی اپنے اصحاب کے درمیان میں اتباع کرتے (تھے)۔(**تاریخ بغداد: ج۱۳: ص۳۴۵، تذہیب تہذیب الکمال للذہبی: ج۹: ص۲۲۱، الکامل لابن عدی: ج۸: ص۲۴۰، تاریخ ابن معین بروایت الدوری: رقم ۴۵۶۱)**

- ایک اور روایت میں فرماتے ہیں کہ

"ليس للناس غنية عن ابی حنيفة فی مسائل تنوبهم ثم قال وكان فی اول امره لم يكن كل ذاک، ثم استعجل امره بعد ذلک وعظم"۔

لوگوں کو ان کے پیش آمدہ مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کے بغیر چارہ نہیں، شروع میں ان کا وہ علمی مقام نہیں تھا، پھر جلد ہی ان کا بڑا مقام ہو گیا۔(**کشف الآثار للحارثی: ج۱: ص۵۴۴، الکامل لابن عدی: ج۴: ص۳۸۱)**

- عبد الملک بن قریب، ابوسعید الاصمعیؒ (م ۲۱۶ھ) کی روایت میں

"قيل ليحيی بن سعيد: كيف تترک رايک وتفتی برای ابی حنيفة؟ فقال والله لو كان الحسن البصری حيا لترک رايه لرائ ابی حنيفة، وانه والله لا علم هذه الامة بما جاء عن الله ورسوله"

یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) سے کہا گیا کہ آپ کیسے اپنی رائے کو ترک کر کے امام ابوحنیفہؒ کی رائے پر فتوی دیتے ہیں؟ تو امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ اگر (آج) حسن بصریؒ زندہ ہوتے، تو وہ بھی امام ابوحنیفہؒ کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو ترک کر دیتے اور اللہ کی قسم امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اس امت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو سب

سے زیادہ جاننے والے ہیں۔(**نوادرالاصمعی** بحوالہ مقدمۃ کتاب التعلیم لمسعود بن شیبۃ السندی: **ص ۱۳۴**)

(۳۴) صاحب **کشف الخفاء**، مشہور محدث اسماعیل العجلونیؒ (م ۱۱۶۲ھ) نے کہا:

''فھو رضی اللہ عنہ حافظ حجۃ فقیہ''۔(**عقد الجوہر الثمین للعجلونی: ص ۲۰**)

(۳۵) ثقہ، ثبت، امام مسعر بن کدامؒ (م ۱۵۵ھ) فرماتے ہیں کہ

''طلبت مع أبي حنيفة الحديث، فغلبنا۔۔۔''

میں نے امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ حدیث طلب کی، تو وہ ہم پر غالب رہے۔(**کتاب تحفۃ السلطان لابن کاس** بحوالہ مناقب ابی حنیفۃ للذہبی: ص ۴۳)

اب جو ثقہ، ثبت، امام مسعرؒ (م ۱۵۵ھ) وغیرہ پر حدیث کے سلسلے میں غالب تھا، کیا وہ قلیل الحدیث اور سوء الحفظ ہوگا؟؟؟

(۳۶) ملک العلماء، امام علاء الدین الکاسانیؒ (م ۵۸۷ھ) نے کہا:

''كان من صيارفة الحديث، و كان من مذهبه تقديم الخبر، و إن كان في حد الآحاد على القياس بعد أن كان راويه عدلا ظاهر العدالة''۔

وہ حدیث کی پرکھ رکھنے والے ماہرین میں سے تھے، اور ان کا مذہب حدیث کو قیاس پر مقدم رکھنا تھا، چاہے وہ حدیث خبر واحد کے قبیل سے ہو، جبکہ اس کا راوی ظاہری طور پر عادل ہو۔(**البدائع الصنائع: ج ۵: ص ۱۸۸**)

(۳۷) ثقہ، ثبت، امام مکی بن ابراہیمؒ (م ۲۱۵ھ) فرماتے ہیں کہ

''كان أبو حنيفة تقيا زاهدا عالما راغباً في الآخرة صدوق اللسان احفظ اهل زمانه''۔

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) متقی تھے، زاہد اور عالم تھے، آخرت کی طرف راغب تھے، صدوق تھے، اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ حافظ والے تھے۔(مناقب للمکی: **ص ۱۹۰، طبع بیروت، تذہیب تہذیب الکمال: ج ۹: ص ۲۲۱**)

(۳۸) امام کمال الدین ابن الہمامؒ (م ۸۶۱ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو ثقہ قرار دیا ہے۔(**فتح القدیر: ج ۱: ص ۳۴۱، ۳۳۸**)

(۳۹) مشہور ثقہ، عابد، حافظ الحدیث، امام ابوبکر بن عیاشؒ (م ۱۹۴ھ) فرماتے ہیں کہ

''كل من قال في ابى حنيفة شيئا يريد نقصه فهو آثم، لانا فلينا امره ظهرا لبطن، فلم نر الا خيرا، لكن الحسد''

جس شخص نے بھی امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جس سے مقصود آپ کی تنقیص ہے تو وہ گنہگار ہے، اس لئے

کہ ہم نے آپ کے معاملہ کو اندر باہر ہر طرح سے ٹٹولا تو سوائے خیر کے کچھ نہیں پایا، لیکن (ان لوگوں کے دل میں) حسد (ہے))۔

(کشف الاثار الشریفۃ للحارثی: ج ۱: ص ۲۱۹)

- ایک اور روایت میں فرمایا ہے کہ

"ولا تنکروا فضل من فضله الله تعالی"

ان لوگوں کی فضیلت کا انکار مت کرو، جن کو اللہ نے فضیلت بخشی ہے۔ **(ایضاً)**

(۴۰) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث، امام عبد القادر القرشیؒ (م ۷۷۵ھ) کہتے ہیں کہ

"الاسناد اسناد صحیح و ابو حنیفة ابو حنیفة"

اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) تو ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ) ہیں۔ **(الحاوی للقرشی: ج ۱: ص ۳۲۶)**

امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

مشہور ثقہ، حافظ الحدیث، ثبت، حجت، امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ) کے نزدیک بھی، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔ چنانچہ صدوق، امام ابوالمؤید، الموفق بن احمد المکیؒ (م ۵۶۸ھ) فرماتے ہیں کہ

واخبرنی الحافظ ابو الخیر عبد الرحیم بن محمد بن احمد فیما کتب الی من اصبهان انا ابو الفرج سعید بن ابی الرجاء الصیر فی باصبهان اذنا انا ابو الحسین محمد بن احمد الاسکاف انا ابو عبدالله محمد بن اسحاق بن مندة انا الامام ابو محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب الحارثی قال اخبرنا محمد بن الحسن الکرمانی سمعت العباس بن محمد سمعت یحیی بن معین یقول کان وکیع جید الرای فی ابی حنیفة وکان یصفه بالورع وصحة الدین۔

امام ابن معینؒ (م ۲۳۳ھ) کہتے ہیں کہ امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ)، امام صاحبؒ کے بارے میں بہت جید رائے رکھتے تھے اور وہ امام صاحب کے تقوی اور ان کے صحة الدین کی تعریف کرتے تھے۔ **(مناقب ابو حنیفة للمکی: ص ۱۷۲، طبع بیروت، کشف الآثار الشریفة للحارثی: ج ۱: ص ۲۸۰)**

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) امام ابوالمؤید، الموفق بن احمد المکیؒ (م ۵۶۸ھ)،

(۲) حافظ ابوالخیر، عبدالرحیم بن محمد بن احمد الاصبہانیؒ (م ۵۶۸ھ)،

(۳) ابوالفرج، سعید بن ابی الرجاء الصیر فیؒ (م ۵۳۲ھ)،

(۴) ابوالحسین، احمد بن محمد الاسکافؒ،

(۵) ابوعبداللہ، محمد بن اسحاق بن مندہؒ (م ۳۹۵ھ)،

(۶) ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)، وغیرہ کی توثیق گزر چکی ہے۔ (دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۴: ص ۶۲، ش ۱۹: ص ۲۲)**

(۷) محمد بن الحسن الکرمانیؒ بھی ثقہ ہیں۔ **(مجلہ الاجماع: ش ۱۴: ص ۶۶-۶۷)**

(۸) حافظ عباس بن محمد الدوریؒ (م ۲۷۱ھ) سنن اربع کے راوی اور ثقہ ہیں۔ **(تقریب: رقم ۳۱۸۹)**

(۹) امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث، امام الجرح والتعدیل اور امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

(تقریب، سیر)

(١٠) امام وکیع بن الجراحؒ (م١٩٧؁ھ) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث، ثبت، حجت، امام ہیں۔(التکمیل لابن کثیر)

لہذا یہ سند حسن ہے اور معلوم ہوا کہ امام وکیعؒ (م١٩٧؁ھ) کے نزدیک امام صاحبؒ ثقہ ہیں، مزید کچھ تائیدات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

تائید نمبر ١:

حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م٤٦٣؁ھ) فرماتے ہیں کہ

أخبرني الخلال، أخبرنا الحريري علي بن عمر و أن علي بن محمد النخعي حدثهم قال: حدثنا نجيح - يعني ابن إبراهيم - حدثنا ابن كرامة قال: كنا عند وكيع يوما فقال رجل: أخطأ أبو حنيفة، فقال وكيع: كيف يقدر أبو حنيفة يخطئ و معه مثل أبي يوسف و زفر في قياسهما، و مثل يحيى بن أبي زائدة، و حفص بن غياث، و حبان، و مندل في حفظهم الحديث، و القاسم بن معن في معرفته باللغة العربية، و داود الطائي، و فضيل بن عياض في زهدهما و ورعهما؟ من كان هؤلاء جلساؤه لم يكد يخطئ لأنه إن أخطأ ردوه۔ (تاریخ بغداد: ج١٤: ص٢٥٠، طبع بیروت)

ابن کرامہؒ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم وکیعؒ کے پاس تھے کہ ایک شخص نے کہا: ابوحنیفہ نے خطا کی، تو وکیعؒ نے کہا: کیسے مانا جائے کہ ابوحنیفہؒ نے خطا کی، جبکہ ان کے ساتھ ابو یوسف اور زفر جیسے قیاس کرنے والے، اور یحییٰ بن ابی زائدہ، حفص بن غیاث، حبان اور مندل جیسے حفاظ حدیث، قاسم بن معن، جیسے عربی داں اور داؤد طائی و فضیل بن عیاض جیسا زاہدین و متقین لوگ ہیں، جس کے ہم نشین ایسے لوگ ہوں، بہت مشکل ہے کہ وہ کوئی غلطی کرے، اس لئے کہ اگر وہ غلطی کرے گا تو یہ لوگ اس کی اصلاح کر دیں گے۔

سند کی تحقیق:

(١) امام خطیب بغدادیؒ (م٤٦٣؁ھ) مشہور ثقہ، امام، حافظ الحدیث بلکہ حافظ المشرق ہیں۔(**کتاب الثقات للقاسم: ج١: ص٤١٨**، سیر)

(٢) الحسن بن محمد، حافظ ابو محمد الخلالؒ (م٤٣٩؁ھ) بھی ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔(سیر: ج١٧: ص٥٩٣)

(٣) علی بن عمرو بن سہل، ابو الحسن الحریریؒ (م٣٨٠؁ھ) بھی ثقہ ہیں۔(**تاریخ بغداد: ج١٢: ص٢٢**)

(٤) علی بن محمد المعروف بابن کاس النخعیؒ (م٣٢٤؁ھ) بھی ثقہ، فاضل، امام ہیں۔(**ارشاد القاصی والدانی: ص٤٤٠**)

(٥) نجیح بن ابراہیم الکوفی الفقیہؒ (م٢٨٧؁ھ) بھی ثقہ ہیں۔

حافظ ابن حبانؒ (م ۳۵۶ھ) نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ امام ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) کے نزدیک بھی نجیح صدوق ہیں۔ (**کتاب الثقات لابن حبان: ج۹: ص ۲۲۰، الکامل: ج ۲: ص ۲۵۴، ج۱: ص ۷۹**)،

امام ابوعوانہؒ (م ۳۱۶ھ) نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (**صحیح ابی عوانہ: ج ۳: ص ۲۸ نسخۃ دار المعرفۃ، بیروت**)،

نیز شیخ اکرم بن محمد الاثری اور شیخ احمد شاکرؒ نے بھی ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (**معجم الشیوخ الطبری: ص ۶۳۸**)

(۶) ابن کرامۃ سے مراد محمد بن عثمان بن کرامۃ الکوفیؒ (م ۲۵۶ھ) صحیح بخاری کے راوی اور ثقہ ہیں۔ (**تقریب: ۶۱۳۴**)

(۷) امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ) کی توثیق گزر چکی۔

لہذا یہ سند صحیح ہے۔

تائید نمبر ۲:

صدوق، امام ابوالمؤید، الموفق بن احمد المکیؒ (م ۵۶۸ھ) فرماتے ہیں کہ

واخبرنی الحافظ ابو الخیر عبد الرحیم بن محمد بن احمد فیما کتب الی من اصبهان انا ابو الفرج سعید بن ابی الرجاء الصیر فی باصبهان اذنا انا ابو الحسین محمد بن احمد الاسکاف انا ابو عبدالله محمد بن اسحاق بن مندة انا الامام ابو محمد عبدالله بن محمد بن یعقوب الحارثی قال اخبرنا القاسم بن عباد سمعت یوسف الصفار یقول سمعت وکیعاً یقول لقد وجد الورع عن ابی حنیفة فی الحدیث مالم یوجد عن غیره۔

امام وکیعؒ (م ۱۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے حدیث میں وہ تقوی اور احتیاط پائی گئی، جو ان کے علاوہ دوسروں میں نہیں تھی۔ (**مناقب ابو حنیفة للمکی: ص ۱۷۲، طبع بیروت، کشف الآثار الشریفة للحارثی: ج۱: ص ۲۸۰**)

سند کی تحقیق:

(۱) امام ابوالمؤید، الموفق بن احمد المکیؒ (م ۵۶۸ھ)،

(۲) حافظ ابوالخیر، عبدالرحیم بن محمد بن احمد الاصبہانیؒ (م ۵۶۸ھ)،

(۳) ابوالفرج، سعید بن ابی الرجاء الصیر فیؒ (م ۵۳۲ھ)،

(۴) ابوالحسین، احمد بن محمد الاسکافؒ،

(۵) ابوعبداللہ، محمد بن اسحاق بن مندہؒ (م ۳۹۵ھ)،

(۶) ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)، وغیرہ کی توثیق گزر چکی ہے۔ (دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۴: ص ۶۲**،

ش۱۹:ص۲۲)

(۷)　القاسم بن عباد سے مراد ابو محمد، قاسم بن محمد بن عباد البصری ؒ اور وہ ثقہ ہیں۔(تقریب:رقم ۵۴۹۲،مسند ابی حنیفہ للحارثی: ج۲:ص ۹۱۳،الانتقاء لابن عبد البر:ص ۱۳۳، ۱۳۸،موسوعة فضائل سور و آيات القرآن - القسم الصحيح للشيخ محمد بن رزق:ج۱:ص ۲۳۴)

(۸)　یوسف بن یعقوب الصفار الکوفیؒ (م ۲۳۱ھ) صحیحین کے راوی اور ثقہ ہیں۔(تقریب:رقم ۷۸۹۷)

(۹)　امام وکیع بن الجراحؒ (م ۱۹۷ھ) کی توثیق گزر چکی۔

لہذا یہ سند حسن ہے اور غور فرمایئے! امام وکیعؒ (م ۱۹۷ھ) نے حدیث میں امام صاحبؒ کی تعریف فرمائی ہے۔

تائید نمبر ۳:

حافظ المغرب، امام ابن عبد البرؒ (م ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ

نا حكم بن منذر بن سعيد قال نا يوسف بن أحمد بمكة قال نا أبو سعيد بن الأعرابي قال نا عباس الدوري قال سمعت يحيى بن معين يقول ما رأيت مثل وكيع وكان يفتي برأي ابي حنيفة۔

حافظ یحیی بن معینؒ کہتے ہیں کہ میں نے وکیعؒ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا، وہ امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے قول پر فتوی دیتے تھے۔(الانتقاء لابن عبد البر:ص ۱۳۶)

سند کی تحقیق:

(۱)　امام ابن عبد البرؒ (م ۴۶۳ھ) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث، بلکہ حافظ المغرب ہیں۔(تاریخ الاسلام:ج۱۰:ص۱۹۹)

(۲)　حکم بن منذر بن سعیدؒ (م ۴۲۰ھ) بھی ثقہ ہیں۔(کتاب الثقات للقاسم:ج۳:ص۴۹۰)

(۳)　ابو یعقوب، یوسف بن احمد الصید لانیؒ (م ۳۸۸ھ) کی توثیق کے لئے دیکھئے مجلہ الاجماع:ش ۳:ص ۲۸۴۔

(۴)　ابو سعید، احمد بن محمد بن زیاد ابن الاعرابیؒ (م ۳۴۰ھ) بھی مشہور ثقہ، حافظ الحدیث اور ثبت، امام ہیں۔(کتاب الثقات للقاسم:ج۲:ص۱۶،تاریخ الاسلام:ج۷:ص ۷۳۳)

(۵)　حافظ عباس بن محمد الدوریؒ (م ۲۷۱ھ) اور

(۶)　امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) کی توثیق گزر چکی۔

لہذا یہ سند حسن ہے، معلوم ہوا کہ امام وکیعؒ (م ۱۹۷ھ) کے نزدیک امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، جید، صحة الدین ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) کے نزدیک ثقہ ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت لی ہے۔ چنانچہ حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ

أخبرنا محمد بن أحمد بن رزق, قال: حدثنا أحمد بن علي بن عمر بن حبيش الرازي, قال: سمعت محمد بن أحمد بن عصام, يقول: سمعت محمد بن سعد العوفي, يقول: سمعت يحيى بن معين, يقول: سمعت يحيى القطان, يقول: جالسنا, والله, أبا حنيفة وسمعنا منه, وكنت, والله, إذا نظرت إليه عرفت في وجهه أنه يتقي الله عز وجل۔(تاريخ بغداد: ج۱۳: ص ۳۵۱, طبع دار الكتب العلمية, بيروت)[1]

امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم امام صاحبؒ کے ساتھ بیٹھے اور ان سے سماع کیا۔۔۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ ثقہ، ثبت، حافظ ابوالقاسم، ابن ابی العوامؒ (م ۳۳۵ھ)، حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)، حافظ الصالحیؒ (م ۹۴۲ھ) وغیرہ نے امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) کو امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے تلامذہ میں شمار کیا ہے۔ (**فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص ۱۹۴، کشف الآثار للحارثی: ج ۱: ص ۵۴۳، عقود الجمان للصالحی: ص ۱۵۷، ۱۱۵**) اور آپؒ بھی اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (**اتحاف النبیل: ج ۲: ص، ۱۲۳، دراسات حديثية متعلقة بمن لا يروى الا عن ثقة للوصابى: ص ۳۷۹**)

لہذا امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) کے نزدیک ثقہ ہیں۔

- عبدالملک بن قریب، ابوسعید الاصمعیؒ (م ۲۱۶ھ) کی روایت میں

"قيل ليحيى بن سعيد: كيف تترك رايك وتفتى براى ابى حنيفة؟ فقال والله لو كان الحسن البصرى حيا

---

(۱) حافظ المشرق کی توثیق کی ضرورت نہیں ہے، ان کے شیخ محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رزق، ابوالحسن البزاز المعروف بابن رزقویہؒ (م ۴۱۲ھ) ثقہ، محدث ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: ج ۸: ص ۱۴۵، تاریخ الاسلام: ج ۹: ص ۲۰۶**)، احمد بن علی بن عمر بن حبیش الرازیؒ بھی ثقہ ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: ج ۱: ص ۴۲۸**)، محمد بن احمد بن عصامؒ میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (**تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۵۱، تہذیب الکمال: ج ۲۹: ص ۲۴۴، ج ۱: ص ۱۵۳**)، محمد بن سعد العوفیؒ (م ۲۷۶ھ) صدوق ہیں۔ (**تاریخ الاسلام: ج ۶: ص ۶۰۸، کتاب الثقات للقاسم: ج ۸: ص ۳۰۴**)، امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) مشہور ثقہ، حافظ، امام الجرح والتعدیل ہیں۔ (**تقریب**)، لہذا یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

لترک رایہ لرائ ابی حنیفۃ، وانہ واللہ لاعلم ھذہ الامۃ بماجاء عن اللہ ورسولہ"۔

یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) سے کہا گیا کہ آپ کیسے اپنی رائے کو ترک کر کے امام ابوحنیفہؒ کی رائے پر فتوی دیتے ہیں؟ تو امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ اگر (آج) حسن بصریؒ زندہ ہوتے، تو وہ بھی امام ابوحنیفہؒ کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو ترک کر دیتے اور **اللہ کی قسم یقیناً، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اس امت میں اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں**۔ (نوادر الاصمعی بحوالہ مقدمۃ کتاب التعلیم لمسعود بن شیبۃ السندی: ص ۱۳۴)

- نیز حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ

"أخبرنا العتيقي، حدثنا عبد الرحمن بن عمر بن نصر بن محمد الدمشقي - بها - حدثني أبي، حدثنا أحمد بن علي بن سعيد القاضي قال: سمعت يحيى بن معين يقول: سمعت يحيى بن سعيد القطان يقول: لا نكذب الله ما سمعنا أحسن من رأي أبي حنيفة، ولقد أخذنا بأكثر أقواله. قال يحيى بن معين: وكان يحيى بن سعيد يذهب في الفتوى إلى قول الكوفيين، ويختار قوله من أقوالهم، ويتبع رأيه من بين أصحابه" [۱]

امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں کہ ہم اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے، ہم نے امام ابوحنیفہؒ سے بہتر رائے نہیں سنا اور ہم ان کے اکثر اقوال کو لیا ہے۔ آگے ابن معینؒ (م ۲۳۳ھ) فرماتے ہیں کہ یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) فتاوی کے سلسلے میں اہل کوفہ کے فتاوی کی طرف جاتے اور اہل کوفہ کے اقوال میں امام صاحبؒ کے قول کو اختیار کرتے اور (اگر ان کا اور ان کے اصحاب کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جاتا)، تو ان کے اصحاب کے اقوال کے مقابلے میں، ان کے قول کی اتباع کرتے (تھے)۔ **(تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۵، نیز دیکھئے تذہیب تہذیب الکمال للذہبی: ج ۹: ص ۲۲۱، الکامل لابن عدی: ج ۸: ص ۲۴۰، تاریخ ابن معین بروایت الدوری: رقم ۴۵۶۱)**

- صدوق، امام، حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا علي بن الحسن بن عبدة، قال: حدثنا حنش بن حرب، قال: سمعت يحيى بن سعيد القطان يقول: ليس للناس غنية عن أبي حنيفة في مسائل تنوبهم ثم قال وكان في أول أمره لم يكن كل ذاك ثم استعجل أمره بعد ذلك وعظم

(لوگوں کو ان کے پیش آمدہ مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کے بغیر چارہ نہیں، شروع میں ان کا وہ علمی مقام نہیں تھا، پھر جلد ہی ان کا

---

(۱)　حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کے نزدیک اس سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔ **(تذہیب تہذیب الکمال للذہبی: ج ۹: ص ۲۲۱، ج ۱: ص ۱۱۰)**

بڑا مقام ہو گیا)۔(**کشف الآثار للحارثی: ج۱: ص ۵۴۴، الکامل لابن عدی: ج ۴: ص ۳۸۱**)[۱]

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام یحیی بن سعید القطانؒ (م۱۹۸ھ) کے نزدیک،

- امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔[۲]
- امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ)، اس امت میں اللہ اور اس کے رسول کی ارشادات کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔
- امام یحیی بن سعید القطانؒ (م۱۹۸ھ) نے امام صاحبؒ کے اکثر اقوال کو لیا ہے۔

---

(۱) <u>سند کی تفصیل:</u>

- حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م۳۴۰ھ) کی توثیق مجلہ الاجماع: ش۱۹: ص۔
- علی بن الحسن بن عبدۃ، ابوالحسن النجاد البخاریؒ (م۲۹۰ھ) صدوق ہیں۔(**الکامل لابن عدی: ج ۳: ص۴۹۹، ج۱: ص۷۹، تاریخ الاسلام: ج۶: ص۷۸۰**)
- ابوالحسن، حنش بن حرب البخاری البیکندیؒ بھی صدوق ہیں۔(**کتاب الثقات للقاسم: ج ۴: ص۶۱، کتاب الثقات لابن حبان: ج۶: ص ۲۶۳، الکامل لابن عدی: ج ۴: ص۳۸۱، فتح الباب فی الکنی والالقاب: ص ۲۳۲**)
- یحیی بن سعید القطانؒ (م۱۹۸ھ) مشہور ثقہ، حافظ، امام، امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔لہذا یہ سند بھی حسن ہے۔واللہ اعلم

(۲) '' **قال علي بن المديني: قيل ليحيى بن سعيد القطان: كيف كان حديث أبي حنيفة؟ قال: "لم يكن بصاحب حديث** '' کے جواب میں عرض ہے کہ یہاں صاحب حدیث نہ ہونے سے مراد امام صاحبؒ کا قلیل الحدیث ہونا ہے۔کیونکہ صاحب حدیث کا اطلاق کثیر الحدیث پر بھی ہوتا ہے۔واللہ اعلم

اس کی وجہ حافظ ذہبیؒ (م۷۴۸ھ) بیان کرتے ہیں کہ '' **قلت: لم يصرف الإمام همته لضبط الألفاظ و الإسناد، و إنما كانت همته القرآن و الفقه، و كذلك حال كل من أقبل على فن، فإنه يقصر عن غيره** '' میں کہتا ہوں کہ امام ابوحنیفہؒ نے حدیث کے الفاظ اور سند کو ضبط کرنے کو اپنا فن نہیں بنایا، بلکہ ان کا فن قرآن اور فقہ تھا اور یہی حال ہوتا ہے ہر اس شخص کا، جو کسی ایک فن کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ دوسرے فن سے باوجود قدرت کے کمی کر دیتا ہے۔(**مناقب ابی حنیفۃ للذہبی: ص ۴۵**)

حافظ ذہبیؒ (م۷۴۸ھ) کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) کی اصل توجہ اور مشغولیت فقہ اور کتاب وسنت پر تھی۔ان کی مجالس احادیث کی تحدیث اور سماع کی نہیں ہوتی تھی، برخلاف دیگر ائمہ محدثین کے۔

لیکن ظاہری بات ہے کہ سماع وتحدیث حدیث کی مجالس نہ ہونے کی وجہ سے، ان کو نہ قلیل الحدیث کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی الفاظ

- امام یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ)، امام صاحبؒ کے عظمت کے قائل تھے۔

حدیث اور اس کی اسناد میں خطا کرنے والا، خاص طور سے جب کہ دیگر اقوال ان کے جید الحفظ اور اسناد کے محفوظ رکھنے پر صریح ہیں، جن کی تفصیل اپنے مقام پر آئی گی۔ یہی وجہ ہے کہ خود حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ)، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو **"حفاظ حدیث"** اور ائمہ محدثین کے طبقہ میں شمار کرتے ہیں۔ لہذا یحیی بن سعید القطانؒ (م ۱۹۸ھ) کے قول سے امام صاحبؒ کی تضعیف ثابت نہیں ہوتی۔

ثبت، امام مسعر بن کدامؒ (م ۱۵۵ھ) کا حدیث میں امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے مقام کا اقرار۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

ثقہ، حافظ، ابن کاس النخعیؒ (م ۳۲۴ھ) فرماتے ہیں کہ [۱]

[حدثنا] أبو يحيى بن أبي ميسرة، ثنا خلاد بن يحيى، قال: قال مسعر بن كدام: طلبت مع أبي حنيفة الحديث، فغلبنا وأخذنا في الزهد، فبرع علينا وطلبنا معه الفقه، فجاء منه ما ترون۔

مسعر بن کدامؒ کہتے ہیں کہ میں نے احادیث ابوحنیفہؒ کے ساتھ حاصل کیا، تو وہ ہم سے آگے بڑھ گئے، پھر ہم نے زہد کی راہ

---

(۱) حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) فرماتے ہیں کہ

- **محمد بن علي بن عفان، ثنا يحيى بن عبد الحميد الحماني، عن أبيه، قال: كنت عند أبي حنيفة، فجاءه رجل، فقال: سمعت سفيان ينال منك، ويتكلم فيك، فقال: غفر الله لنا ولسفيان، لو أن سفيان فقد في زمن إبراهيم النخعي، لدخل على المسلمين فقده۔**
- **محمد بن الصقر بن مالك بن مغول، سمعت إسماعيل بن حماد بن أبي حنيفة، يقول: قال أبو حنيفة: استحل مني ابن أبي ليلى ما لا أستحله أنا من بهيمة۔**
- **أبو يحيى بن أبي مسرة، ثنا خلاد بن يحيى، قال: قال مسعر بن كدام: طلبت مع أبي حنيفة الحديث، فغلبنا وأخذنا في الزهد، فبرع علينا وطلبنا معه الفقه، فجاء منه ما ترون۔**
- **قال ابن كأس: ثنا أبو بكر المروزي، سمعت أبا عبد الله أحمد بن حنبل، يقول: "لم يصح عندنا أن أبا حنيفة رحمه۔۔**

(مناقب الامام: ص ۴۳)

غور فرمائیں! پہلی روایت حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے ابن کاسؒ (م ۳۲۴ھ) کی کتاب سے نقل کی ہے، کیونکہ محمد بن علی بن عفانؒ (م ۲۷۰ھ)، ابن کاسؒ (م ۳۲۴ھ) کے اساتذہ میں سے ہے۔ (**تاریخ الاسلام: ج ۷: ص ۴۹۸**)، دوسری روایت بھی ابن کاسؒ (م ۳۲۴ھ) کی کتاب سے لی گئی ہے۔ (**تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۷۷**)، کیونکہ خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) نے ابن کاس النخعیؒ (م ۳۲۴ھ) کی کتاب سے، ان کی روایات کو اپنے تاریخ میں ذکر کیا ہے، اور ان کی کتاب کا نام ''**تحفۃ السلطان**'' ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۱۳: ص ۱۲۸**۔ اور چوتھی روایت بھی ابن کاسؒ سے مروی ہے، جیسا کہ خود حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے تصریح فرمائی ہے۔

لی تو اس میں بھی وہ ہم سے آگے نکل گئے، پھر ہم ان کے ساتھ حصول فقہ میں مشغول ہو گئے تو جو کام انہوں نے کیا وہ آپ دیکھ ہی رہے ہو۔(**کتاب تحفۃ السلطان لابن کاس النخعی** بحوالہ **مناقب الامام للذہبی: ص ۴۳**)

سند کی تحقیق:

(۱) علی بن محمد بن الحسن، ابن کاس النخعیؒ (م **۳۲۴ھ**) ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔(**ارشاد القاصی الدانی: ص ۴۳۹**)

(۲) ابو یحیی، عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابی مسرۃ المکیؒ (م **۲۷۹ھ**) بھی ثقہ ہیں۔(**کتاب الثقات للقاسم: ج ۵: ص ۴۶۸**)

(۳) خلاد بن یحیی السلمیؒ (م **۲۱۳ھ**) صحیح بخاری وغیرہ کے راوی اور صدوق ہیں۔(**تقریب: رقم ۱۷۶۶**)

(۴) مسعر بن کدام الکوفیؒ (م **۱۵۵ھ**) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، ثبت ہیں۔(**تقریب: رقم ۶۶۰۵**)

لہذا یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

معلوم ہوا کہ امام صاحبؒ (م **۱۵۰ھ**) حصول حدیث اور اس کی کثرت کے سلسلے میں اپنے معاصرین پر غالب تھے، غور کرنے کے بات ہے، اب کیا ایسا راوی قلیل الحدیث، کثیر الخطاء اور برے حافظے والا ہو سکتا ہے؟؟؟

پس اسی منہج کے پیش نظر، ''أبو یحیی بن أبي مسرة'' کی اس روایت کو بھی حافظ ابن کاس النخعیؒ (م **۳۲۴ھ**) کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ کیونکہ پچھلی ''۲'' روایات اور اگلی روایت ان ہی سے مروی ہے اور ابو یحیی، عبداللہ بن احمد بن ابی مسرۃؒ (م **۲۷۹ھ**)، ابن کاسؒ (م **۳۲۴ھ**) کے شیوخ کے طبقہ سے ہیں۔ نیز تحفۃ السلطان کے نام سے ابن کاس النخعیؒ (م **۳۲۴ھ**) نے امام صاحبؒ (م **۱۵۰ھ**) کے مناقب پر کتاب بھی لکھی، جہاں سے حافظ ذہبیؒ (م **۷۴۸ھ**) نے اپنی اس کتاب ''مناقب الإمام أبي حنیفة و صاحبیه'' میں روایات ذکر کی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۱۳: ص ۱۲۸**۔

ان وجوہات کی بنا پر اس روایت کو حافظ ابن کاس النخعیؒ (م **۳۲۴ھ**) اور ان کی کتاب کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

ثقہ، ثبت، امام مکی بن ابراہیمؒ (م ۲۱۵ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) صدوق اور احفظ اھل زمانہ ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

صدوق، امام موفق بن احمد المکیؒ (م ۵۶۸ھ) فرماتے ہیں کہ

''**اخبرنا الامام ابو النجیب سعید بن عبد اللہ المروزی کتابہ الی من ھمذان رحمۃ اللہ عن ابی الطیب طلحۃ بن الحسین الصالحانی عن ابی الفتح احمد بن محمد العطار عن ابی احمد الحافظ العسکری باسناد الی مکی بن ابراھیم قال کان ابو حنیفۃ تقیا زاھدا عالما راغباً فی الآخرۃ صدوق اللسان احفظ اھل زمانہ**''۔

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) متقی تھے، زاہد اور عالم تھے، آخرت کی طرف راغب تھے، صدوق تھے، اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ حافظہ والے تھے۔ (**مناقب للمکی: ص ۱۹۰، طبع جدید، دار الکتاب العربی، بیروت**)

سند کی تحقیق:

(۱) امام موفق بن احمد المکیؒ (م ۵۶۸ھ) کی توثیق گزر چکی۔ (**مجلہ الاجماع: ش: ص**)

(۲) ابو النجیب، سعید بن عبد اللہ المروزیؒ بھی صدوق ہیں۔ کیونکہ خطیب موفق بن احمد المکیؒ نے ان کو 'امام، حافظ' قرار دیا ہے، جو کہ ان کے صدوق ہونے کے لئے کافی ہے۔ (**مناقب للمکی: ص ۲۵۱، طبع قدیم**)

(۳) ابو الطیب، طلحۃ بن الحسین الصالحانیؒ (م ۵۱۵ھ) بھی صدوق ہیں۔

حافظ ابو سعد السمعانیؒ (م ۵۶۲ھ) نے کہا: ''**کان شیخاً صالحاً کثیر السماع**''۔ (**التحبیر فی المعجم الکبیر: ج ۱: ص ۳۵۱**)

(۴) ابو فتح، احمد بن محمد بن علی ابن العطار الاصبہانیؒ (م ۴۴۲ھ) بھی صدوق ہیں۔

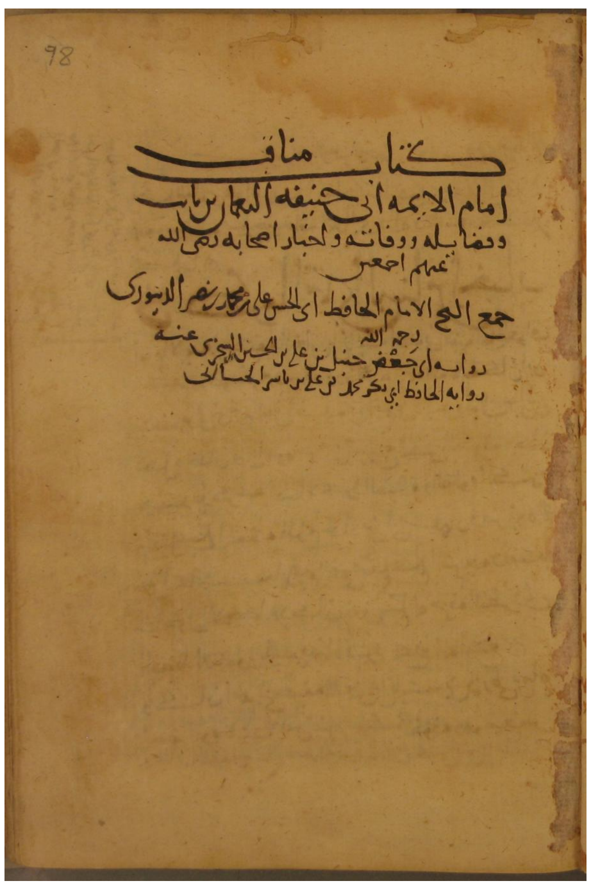
ان سے ایک جماعت مثلاً ان کے بیٹے ابو الحسین، محمد بن ابی الفتح الاصبہانیؒ (م ۵۱۷ھ)، ابو الطیب، طلحۃ بن الحسین الصالحانیؒ (م ۵۱۵ھ)، یحیی بن الحسین الشجری الجرجانیؒ (م ۴۹۹ھ) وغیرہ نے روایت لی ہے۔ (**تاریخ الاسلام: ج ۱۱: ص ۲۸۰، ترتیب الامالی للشجری: ج ۲: ص ۱۴۵**)

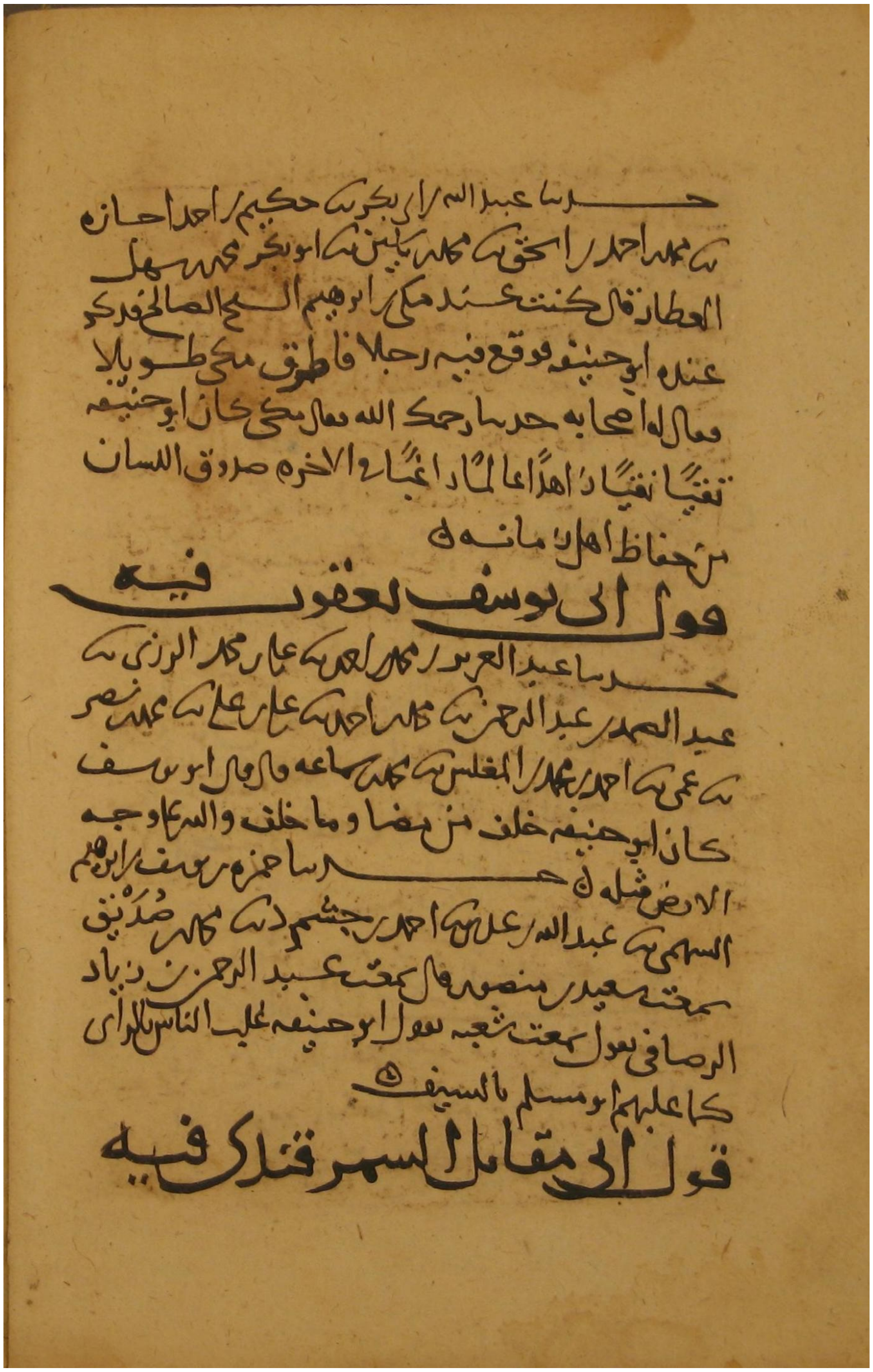
ان پر کوئی جرح بھی نہیں ملی، لہذا وہ صدوق ہیں۔ (**مجلہ الاجماع: ش ۱۶: ص ۳۲**)

(۵)　　حافظ ابواحمد العسکریؒ (م ۳۸۲ھ) متقن ، امام ہیں۔(انباہ الرواۃ للقفطی : ج۱: ص ۳۴۵)

معلوم ہوا کہ یہ سند حافظ ابواحمد العسکریؒ (م ۳۸۲ھ) تک ثابت ہے، البتہ الموفق بن احمد المکیؒ (م ۵۶۸ھ) نے ان کے آگے سند ذکر نہیں کی۔لیکن حافظ علی بن محمد بن نصر، ابوالحسن الدینوریؒ (م ۴۶۹ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا عبیداللہ بن ابی بکر حدثنا حکیم بن احمد اجازۃ ثنا محمد بن احمد بن اسحاق ثنا محمد بن یاسین ثنا ابو بکر محمد بن سهل العطار قال کنت عند مکی بن ابراهیم الشیخ الصالح، فذکر عنده ابو حنیفة فوقع فیه رجلا فاطرق مکی طویلا فقال له اصحابه حدثنا رحمک اللہ فقال مکی : کان ابو حنیفة تقیا نقیا زاهدا عالما راغباً فی الآخرة صدوق اللسان من حفاظ اهل زمانه۔(مخطوطة مناقب امام الائمة ابی حنیفة: ص ۱۵۴ ،مکتبة السلطان مراد الثانی مغنیسا/ترکیا، رقم ۱۳۴۲/۳)





حدثنا عبد الله بن أبي بكر بن حكيم بن أحمد بن حازم
بن محمد بن أحمد بن إسحق بن محمد بن ياسين بن أبو بكر محمد بن سهل
العطار قال كنت عند مكي بن إبراهيم الشيخ الصالح فذكر
عنده أبو حنيفة فوقع فيه رجلا فأطرق مكي طويلا
فقال له أصحابه حدثنا رحمك الله فقال مكي كان أبو حنيفة
تقيا نقيا زاهدا عالما لما دا راغبا في الآخرة صدوق اللسان
من أحفظ أهل زمانه

قول أبي يوسف يعقوب فيه

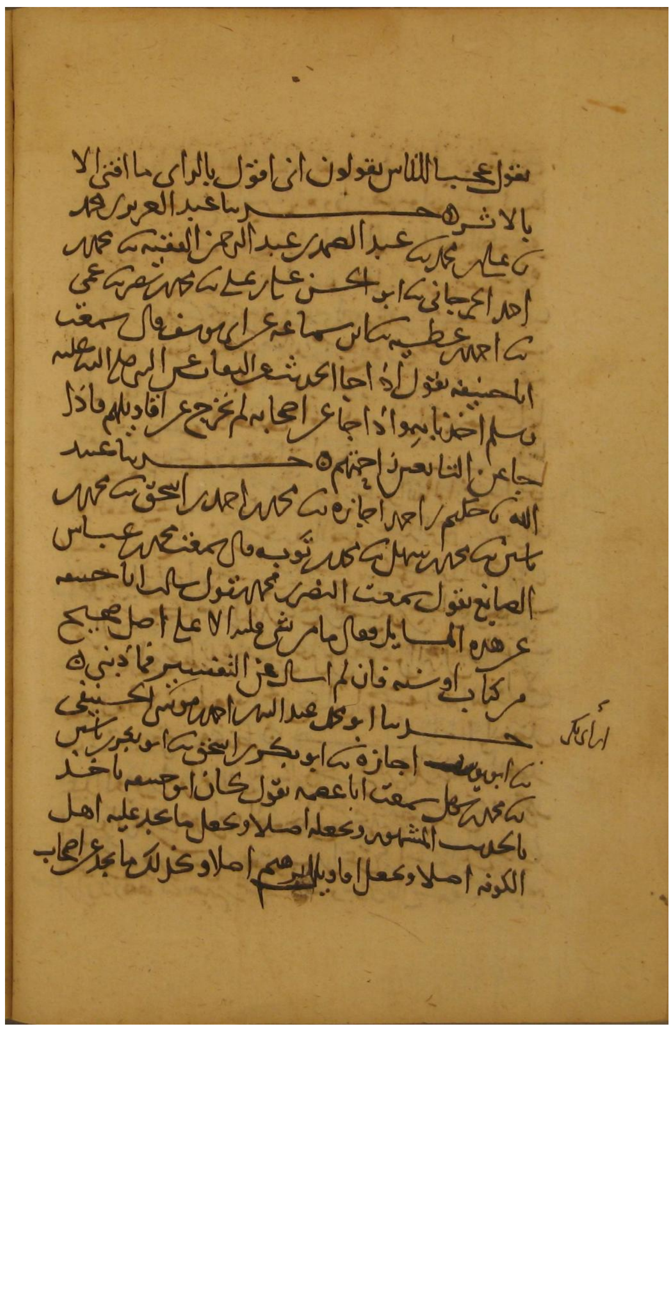
حدثنا عبد العزيز بن محمد بن العمر بن عمار بن محمد الرازي بن
عبد الصمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أحمد بن عمار بن علي بن محمد بن نصر
بن عمر بن أحمد بن محمد بن المغلس بن محمد بن سماعة قال قال أبو يوسف
كان أبو حنيفة خلف من مضى وما خلف والله على وجه
الأرض مثله حدثنا حمزة بن يوسف بن إبراهيم
السهمي بن عبد الله بن علي بن أحمد بن جشم بن محمد ثنا صديق
سمعت سعيد بن منصور قال سمعت عبد الرحمن بن زياد
الرصافي يقول سمعت شعبة يقول أبو حنيفة غلب الناس بالرأي
كما غلبهم أبو مسلم بالسيف

قول أبي مقاتل السمرقندي فيه

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) محدث علی بن محمد بن نصر، ابوالحسن الدینوریؒ (م ۴۶۹ھ) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ **(التقیید لابن نقطة: ج۱: ص ۴۱۵، سیر اعلام النبلاء: ج۱۸: ص ۳۶۹، ذیل تاریخ بغداد لابن نجار طبع مع تاریخ بغداد: ج۱۹: ص ۷۷، نسخة دار الکتب العلمیة)**

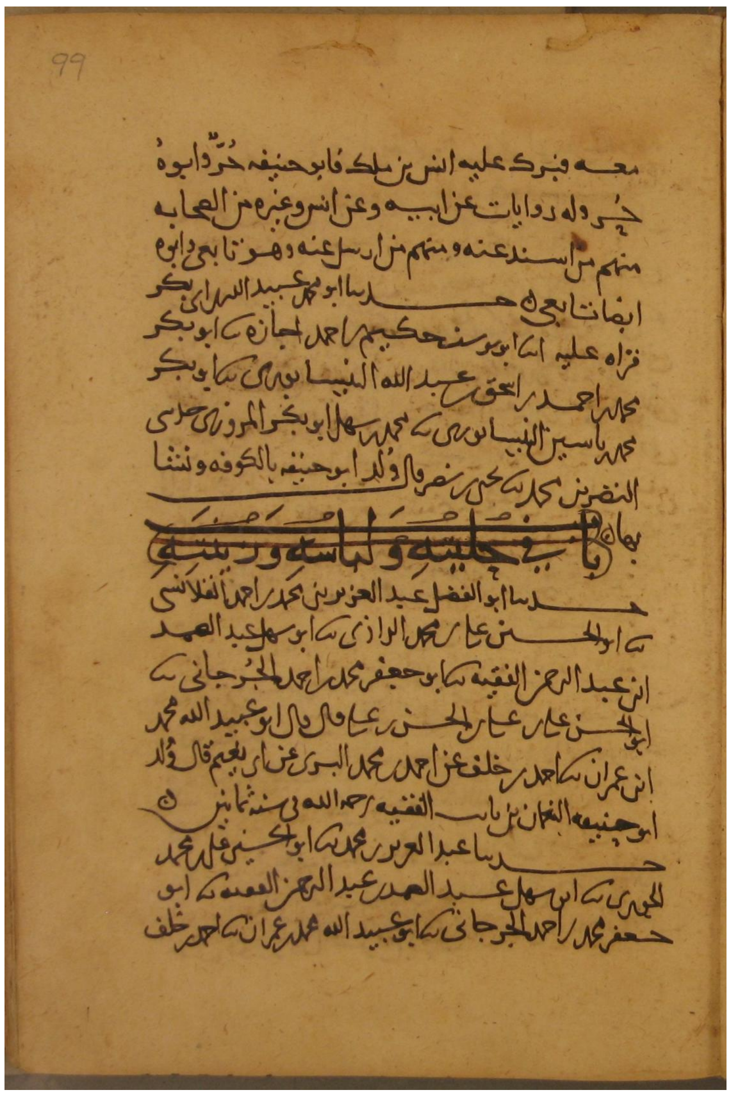
(۲) ابومحمد عبیداللہ بن احمد بن موسی بن ابی بکر الحنفیؒ صدوق ہیں، علماء نے ان کو 'فقیہ، قاضی، امام' قرار دیا ہے۔ **(مناقب الامام ابی حنیفۃ للمکی: ص ۵۳۵، طبع جدید، مخطوطة مناقب للدینوری: ص۱۲۹)**



يقول عجبا للناس يقولون اني اقول بالراي ما افتي الا
بالاثر ٥ حدثنا عبد العزيز بن محمد
بن علي بن محمد بن عبد الصمد بن عبد الرحمن [illegible] بن محمد
احمد الجرجاني ثنا ابو الحسن علي بن محمد بن نصر [illegible]
ثنا احمد بن عطية ثنا ابن سماعة عن ابي يوسف قال سمعت
ابا حنيفة يقول اذا جاء الحديث الصحيح عن النبي صلى الله عليه
وسلم اخذنا به واذا جاء عن اصحابه لم نخرج عن اقاويلهم واذا
جاء عن التابعين زاحمتهم ٥ حدثنا عبد
الله بن حكيم [illegible] احمد اجازة ثنا محمد بن احمد بن اسحق بن محمد
ثنا الحسن بن محمد بن سهل ثنا محمد بن ثوبة قال سمعت محمد بن عباس
الصايغ يقول سمعت النضر بن محمد يقول سالت ابا حنيفة
عن هذه المسائل فقال ما من شيء قلته الا على اصل صحيح
من كتاب او سنة فان لم اسال عن التفسير فما دنى ٥
حدثنا ابو محمد عبد الله بن احمد بن موسى الحنفي (ابن ابي بكر)
ثنا ابن [illegible] اجازة ثنا ابو بكر بن اسحق ثنا ابو بكر بن [illegible]
ثنا محمد بن [illegible] سمعت ابا عصمة يقول كان ابو حنيفة ياخذ
بالحديث المشهور ويجعله اصلا ويجعل ما اجتمع عليه اهل
الكوفة اصلا ويجعل اقاويل ابراهيم اصلا وكذلك ما اجمع عليه اصحاب

(۳) ابو یوسف، حکیم بن محمد کا ترجمہ نہیں مل سکا۔لیکن چونکہ یہ روایت ان سے پہلے حافظ ابو احمد العسکری ؒ (م ۳۸۲ھ) نے بیان کردی تھی۔تو ان کے حالات نہ ملنا، صحت روایت کے خلاف نہیں ہے، نیز متابع سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ صدوق ہیں۔واللہ اعلم

(۴) ابوبکر محمد بن احمد بن اسحاق بن عبداللہ النیسابوری سے مراد – واللہ اعلم – روایت حدیث میں ''صدوق''راوی محمد بن اسحاق، ابوبکر النیسابوری الصبغی ؒ (م ۳۵۴ھ) ہیں، کما قال الحاکم۔(الانساب للسمعانی: ج۸: ص۲۷۷، توضیح المشتبہ لابن ناصر الدین: ج۵: ص۴۰۵، مخطوطۃ مناقب ابی حنیفۃ للدینوری: ص۹۹)،


99

معه فتبرك عليه انس بن ملك فابو حنيفة حرّ وابوه
حر وله روايات عن ابيه وعن انس وغيره من الصحابه
منهم من اسند عنه ومنهم من ارسل عنه وهو تابعي وابوه
ايضا تابعي حدثنا ابو محمد عبيد الله بن ابي بكر
قرأه عليه انا ابو يوسف حكيم بن احمد الجازه نا ابو بكر
محمد بن احمد بن اسحق بن عبد الله النيسابوري نا ابو بكر
محمد بن ياسين النيسابوري نا محمد بن سهل ابو بكر المروزي حدثني
النضر بن محمد نا يحيى بن نضر قال ولد ابو حنيفة بالكوفة ونشا
بها

باب في حليته ولباسه وزينته

حدثنا ابو الفضل عبد العزيز بن محمد بن احمد القلانسي
نا ابو الحسن علي بن محمد الرازي نا ابو سهل عبد الصمد
ابن عبد الرحمن الفقيه نا ابو جعفر محمد بن احمد الجرجاني نا
ابو الحسن علي بن الحسن بن علي قال قال ابو عبيد الله محمد
ابن عمران نا احمد بن خلف عن احمد بن محمد البوري عن ابي نعيم قال ولد
ابو حنيفة النعمان بن ثابت الفقيه رحمه الله في سنة ثمانين
حدثنا عبد العزيز بن محمد نا ابو الحسين علي بن محمد
الحميري نا ابن سهل عبد الصمد بن عبد الرحمن الفقيه نا ابو
جعفر محمد بن احمد الجرجاني نا ابو عبيد الله محمد بن عمران نا احمد بن خلف

(۵)　ابوبکر محمد بن یاسین سے مراد صدوق راوی ابوبکر محمد بن یاسین بن النضر النیسابوریؒ (م ۲۹۳ھ) ہیں، کیونکہ وہ محمد بن اسحاق ،ابوبکر النیسابوری الصبغی (م ۳۵۴ھ) کے اساتذہ میں سے ہیں۔(تجريد الأسماء والكنى المذكورة في كتاب المتفق والمفترق للخطيب لابی القاسم عبيد الله بن علی الحنبلی: ج ۲: ص ۲۳۰، تاریخ الاسلام: ج ۶: ص ۱۰۵۱)

(۶)　ابوبکر، محمد بن سہل البخاریؒ (م ۳۵۳ھ) صحیح مسلم، سنن نسائی وترمذی کے راوی اور ثقہ ہیں۔(تقریب: رقم ۵۹۳۷)

(۷)　مکی بن ابراہیم البلخیؒ (م ۲۱۶ھ) صحیحین کے راوی اور ثقہ، ثبت، امام ہیں۔(تقریب: رقم ۶۸۷۷)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ روایت حسن ہے۔واللہ اعلم،

اور ثابت ہوا کہ مکی بن ابراہیم البلخیؒ (م ۲۱۶ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) صدوق اور اپنے زمانے کے حفاظ الحدیث میں سے تھے ان پر غالب بھی تھے۔

مزید تائیدات درج ذیل ہیں:

تائید نمبر ۱:

- اسی طرح، حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) کہتے ہیں کہ

أخبرنا الخلال، أخبرنا الحريري أن النخعي حدثهم قال حدثنا إسماعيل بن محمد الفارسي قال: سمعت مكي بن إبراهيم ذكر أبا حنيفة فقال: كان أعلم أهل زمانه۔

مکی بن براہیمؒ (م ۲۱۶ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اپنے زمانے کے سب سے زیادہ علم والے تھے۔(**تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۴-۳۴۵**)

اس سند کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں اور حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کے نزدیک اس سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(تذہیب تہذیب الکمال للذہبی: ج ۹: ص ۲۲۱، ج ۱: ص ۱۱۰)

تائید نمبر ۲:

صدوق، حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کہتے ہیں کہ

سمعت اسماعيل بن بشر قال: كنا في مجلس المكي، فقال: حدثنا ابو حنيفة فصاح رجل غريب حدثنا عن ابن جريج ولا تحدثنا عن ابی حنيفة فقال المكي: انا لا نحدث السفهاء، حرمت عليك ان تكتب عني قم من مجلسي ،فلم يحدث حتى اقيم الرجل من مجلسه ثم قال: حدثنا ابو حنيفة ومر به۔

میں نے اسماعیل بن بشر کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ہم مکیؒ کی مجلس میں تھے، تو انہوں نے کہا: ہم سے ابوحنیفہ نے حدیث بیان کی، تو ایک اجنبی شخص چیخا ہم سے ابن جریج کے واسطے سے حدیث بیان کیجئے ابوحنیفہ کے واسطے سے مت بیان کیجئے، تو مکیؒ نے کہا: ہم بے وقوفوں کو حدیث بیان نہیں کرتے، میں تم پر حرام کرتا ہوں کہ تم مجھ سے لکھو، میری مجلس سے اٹھ جاؤ، پھر آپ نے اس وقت تک حدیث بیان نہیں فرمائی جب تک کہ اس شخص کو آپ کی مجلس سے اٹھا نہیں دیا گیا، پھر آپ نے کہا ہم سے ابوحنیفہ نے حدیث بیان کی، اور آگے سند بیان کی۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج ۲: ص ۴۵۵**)

اس سند کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں، اور اسماعیل بن بشر البلخیؒ کی توثیق کے لئے دیکھئے **کتاب الثقات للقاسم: ج ۲: ص ۳۶۵**۔

<u>تائید نمبر ۳:</u>

صدوق، حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) ہی فرماتے ہیں کہ

حدثنا عبد اللہ بن عبید اللہ قال: سمعت ابا اسحاق ابراھیم بن ابی بکر المرابطی البخاری یقول: کنا عند المکی بن ابراھیم، فاراد ان یحدث لبعض من کان عندہ فقال: حدثنا ابو حنیفۃ، قال رجل: لا نرید حدیث ابی حنیفۃ، قال: فغضب المکی غضباً شدیدا حتی رئی ذلک فی وجھہ، فقال للرجل: من این انت؟ فقال: من اھل کرمانیۃ، قال: و این تکون کرمانیۃ؟؟ قال ھی من قری بخاری او بالقرب من بخاری، ذکر شیئا من ھذا المعنی، فقال: انا کتبنا ھذا معدن العلم، ویقول ھذا: لا نرید حدیث ابی حنیفۃ، فابی ان یحدثھم، فقال الرجل: تبت و اخطات، فابی ان یحدثھم، ذکر نحو ھذا۔

میں نے ابواسحاق کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ہم مکی بن ابراہیمؒ کے پاس تھے، تو ان کے پاس جو لوگ تھے ان میں سے کسی کو حدیث بیان کرنا چاہا، پس کہا ہم سے ابوحنیفہ نے حدیث بیان کی، ایک شخص نے کہا: ہم ابوحنیفہ کی حدیث نہیں چاہتے، کہتے ہیں: پس وہ سخت ناراض ہوئے، یہاں تک کہ اس کا اثر ان کے چہرے پر نظر آنے لگا، پھر آپ نے اس شخص سے کہا: تم کہاں کے ہو؟ اس نے کہا: کرمانیہ سے ہوں، انہوں نے کہا: کرمانیہ کہاں ہے؟ اس نے کہا یہ بخاری کا ایک گاؤں ہے، یا بخاری سے قریب ہے، اس طرح کی کوئی بات کہی، تو انہوں نے کہا: ہم نے یہ معدن العلم (میں) لکھا ہے، اور یہ کہتا ہے ہم ابوحنیفہ کی حدیث نہیں چاہتے، پس انہوں نے انہیں حدیث بیان کرنے سے انکار کر دیا، تو اس آدمی نے کہا میں توبہ کرتا ہوں، مجھ سے خطا ہوئی، مگر انہوں نے انہیں حدیث بیان کرنے سے انکار کیا، اس طرح انہوں نے ذکر کیا۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج ۲: ص ۴۵۴**)

اس سند کے بھی تمام رواۃ ثقہ یا صدوق ہیں، البتہ ابو اسحاق، ابراہیم بن ابی بکر المرابطی البخاریؒ کی توثیق نہیں ملی۔ (الانساب للسمعانی: ج ۱۲: ص ۱۶۷)، لیکن چونکہ ثقہ راوی، اسماعیل بن بشر البلخیؒ ان کے متابع میں موجود ہیں، تو اس روایت میں ان پر کلام فضول ہے۔ واللہ اعلم

غور فرمائیں! اگر امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث میں ضعیف، کثیر الخطاء، سئی الحفظ ہوتے، تو ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث امام مکی بن ابراہیمؒ (م ۲۱۶ھ)، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کی روایات کو اتنی اہمیت دیتے؟؟؟ جب کہ ان کے شاگرد امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت بیان کرنے کو پسند بھی نہیں کر رہے تھے۔

خلاصہ یہ کہ یہ روایات، امام مکیؒ (م ۲۱۶ھ) کے نزدیک، حدیث میں امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے عظمت و بلند مرتبہ پر واضح ہے۔ واللہ اعلم

شمارہ نمبر ۲۱

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

نومبر/ ۲۰۲۱

دوماہی مجلّہ

الاجماع

* امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) پر محدثین کے اعتراضات کے جوابات۔ (اثری صاحب کو جواب)
* امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔ [قسط ۴]
* ائمہ کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث میں ثقہ، امام اور معرفتِ حدیث واتقان الرواۃ کے بھی ماہر ہیں۔

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔ [قسط ۴]

-مولانا عبد الرحیم صاحب قاسمی

(۴۱) حافظ حفص بن غیاثؒ (م ۱۹۵ھ) فرماتے ہیں کہ

''سمعت من ابی حنیفة کتبه و آثاره فما رایت اذکی قلباً منه و لا اعلم بما یفسد و یصح فی باب الاحکام منه''

میں نے (امام) ابوحنیفہؒ سے آپ کی کتابیں اور حدیثیں سنیں، پس میں نے آپ سے زیادہ ذکی القلب، اور باب احکام میں صحیح اور غیر صحیح کا آپ سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (کشف الآثار الشریفة: ج۱: ص۲۰۷) [۱]

سیاق وسباق سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ذہانت کا تعلق، ضبط حدیث سے ہے۔ واللہ اعلم

- ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ

''کنت اذا سمعت من شیخ حدیثا عرضته علی ابی حنیفة، فیصرف الحدیث مصارفه و یبین لی معناه''

جب بھی میں کسی شیخ سے کوئی حدیث سنتا تو اسے (امام) ابوحنیفہ کے سامنے پیش کرتا، پس وہ اس کی بہترین وضاحت فرماتے اور اس کا معنیٰ مجھ سے بیان فرماتے۔ (کشف الآثار الشریفة: ج۱: ص۲۰۷) [۲]

غور فرمائیں! اگر حدیث امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کا میدان نہیں ہوتا، تو ثقہ، ثبت، حافظ حفص بن غیاثؒ (م ۱۷۵ھ) ان سے حدیث کے معنی وتشریح کے سلسلے میں رجوع کرتے ؟؟؟

(۴۲) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث، محمد بن خازم، ابومعاویہ الضریرؒ (م ۱۹۵ھ) کہتے ہیں کہ

''ابو حنیفة- کان یصف العدل و یقول به- و بین للناس سبل العلم و طرقه و شرح لهم معانیه و اوضح لهم مشکلاته فمن یبلغ فی العلم مبلغه او من یهتدی فیه مثل ما اهتدی عظمت منة الله علیه و منته علینا فغفر الله له ذنوبه و شکر سعیه''

''قال علی بن اسحاق: فذکرت قول ابی معاویة هذا لحماد بن ابی حنیفة فقال حماد: ابو معاویة منا و الینا''

ابوحنیفہ عدل سے متصف تھے اور منصفانہ بات کرتے، آپ نے لوگوں کے سامنے علم کے راستے اور اس کے طریقے بیان فرمائے، اور اس کے معانی کی شرح کی، اور اس کی مغلق چیزوں کی وضاحت کی، پس علم میں کون آپ کے مقام تک پہنچ سکتا ہے، اور علم

(۱) یہ روایت حسن ہے، دیکھئے ص:۴۹۔ (۲) اس کی سند بھی حسن ہے، دیکھئے ص:۵۰۔

میں کون آپ کی طرح راہ پاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا آپ پر اور آپ کا ہم پر عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے گناہوں کو معاف فرمائے، اور آپ کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

علی بن اسحاق کہتے ہیں میں نے ابو معاویہ کا قول حماد بن ابی حنیفہؒ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ابو معاویہ ہم سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔(کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۲۷۳)[۱]

- ایک اور روایت میں وہ فرماتے ہیں کہ

''یا اهل الکوفة: رفعکم بالاعمش و بابی حنیفة،یا اهل الکوفة! شرفکم الله بالاعمش و بابی حنیفة رحمة الله علیهما''

اے اہل کوفہ! تمہاری رفعت اعمش اور ابو حنیفہ کی وجہ سے ہے، اے اہلِ کوفہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اعمش اور ابو حنیفہ کے ذریعہ مشرف کیا ہے، ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔(کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۲۷۳)[۲]

معلوم ہوا کہ ابو معاویہ الضریرؒ (م ۱۹۵ھ) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) عادل یعنی ثقہ ہیں۔

(۴۳) مفسر، فقیہ، الامام الکبیر ابو المظفر الاسفرائینیؒ (م ۴۷۱ھ) کہتے ہیں کہ

''وکتاب الفقه الأکبر الذي أخبرنا به الثقة بطریق معتمد و إسناد صحیح عن نصیر بن یحیی عن أبي مطیع عن أبي حنیفة''

اور کتاب الفقہ الاکبر جسے ہم سے بیان کیا ہے ثقہ نے طریق معتمد اور سند صحیح سے، وہ روایت کرتے ہیں نصیر بن یحییٰ سے، وہ ابو مطیع سے اور وہ امام ابو حنیفہؒ سے۔(التبصیر في الدین و تمییز الفرقة الناجیة عن الفرق الهالکین: ص ۱۸۴)

یہ کلام صریح ہے کہ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) اور سند کے دیگر رواۃ، ان کے نزدیک ثقہ ہیں۔

(۴۴) ثقہ، امام قبیصۃ بن عقبۃ السوائیؒ (م ۲۱۵ھ) فرماتے ہیں کہ

''کان ابو حنیفة رحمة علیه فی اول امره یجادل اهل الاهواء حتی صار راسا فی ذلک منظورا الیه ثم ترک الجدال و رجع الی الفقه و السنة فصار اماماً فیه''

امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) شروع میں اہل بدعت سے مناظرے کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اس میں آپ مشہور قائد بن گئے، پھر آپ نے بحث مباحثہ ترک فرمادیا اور فقہ اور سنت کی طرف متوجہ ہو گئے تو اس میں امام ہو گئے۔(کشف الآثار

---

(۱) یہ روایت حسن ہے، دیکھئے ص: ۵۲۔　　(۲) اس کی سند حسن ہے، دیکھئے ص: ۵۳۔

الشریفۃ: ج۱: ص ۲۷۳)[۱]

یعنی امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے امام تھے۔

(۴۵)　مشہور تابعی، امام محمد بن سیرینؒ (م ۱۱۰ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۱۰ھ) کے بارے میں کہا کہ

''هذا رجل ينبش أخبار النبي صلى الله عليه وسلم''

یہ شخص نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو کھود کر نکالیگا۔ (تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۳۵، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

- ایک اور روایت میں کہا: کہ

''هذا رجل ينبش علم النبوة''

یہ شخص علم نبوت کو کھود کر نکالے گا۔ (فضائل ابی حنیفۃ: ص ۵۴، نیز دیکھئے ص: ۵۶)[۲]

قابل غور بات یہ ہے کہ اگر حدیث امام صاحبؒ کا میدان نہیں ہے- جیسا کہ بعض الناس کا کہنا ہے-، تو ان کے بارے میں یہ کیسے بشارت دی گئی کہ وہ حضور ﷺ کی احادیث کو عام کرینگے؟؟ سوچنے کی بات ہے؟؟ یہی نہیں بلکہ امام محمد بن سیرینؒ (م ۱۱۰ھ) نے امام صاحبؒ کو حضور ﷺ کے علم کا وارث بھی قرار دیا ہے۔

* زہیر بن حرب، ابو خیثمہ النسائیؒ (م ۲۳۴ھ) کہتے ہیں کہ

''جلست الى الحسين بن الحسن فحدثنا عن ابى حنيفة باحاديث قال: فقلت اخرج شيوخك انظر فى احاديثهم قال: فقال: ليس شيخ اجل من ابى حنيفة ولا افقه منه، فان كتبت احاديثه والا فلا تعد الى''

(۴۶)　میں الحسین بن الحسن بن عطیہ العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو آپ نے ہم سے امام ابوحنیفہؒ کے واسطے سے احادیث بیان کیں، کہتے ہیں، پس میں نے کہا آپ کے (دوسرے) شیوخ (کی مرویات) کو نکالئے، تاکہ میں ان کی احادیث کو دیکھوں، کہتے ہیں تو انہوں (الحسین بن الحسن) نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ جلالت شان فقاہت میں ان سے بڑھا ہوا کوئی شیخ نہیں ہے، اگر آپ کو امام ابوحنیفہ کی احادیث لکھنا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آئندہ میرے پاس مت آنا۔ (کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۵۲۶)[۳]

معلوم ہوا کہ الحسین بن الحسن بن عطیہ العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

---

(۱)　اس کی سند حسن ہے، دیکھئے ص: ۵۵۔

(۲)　ان دونوں روایتوں کی سند حسن ہے، دیکھئے ص: ۵۶۔

(۳)　اس کی سند حسن ہے، دیکھئے ص: ۵۸۔

(۴۷)　مشہور فقیہ، محدث العصر، شیخ عبد العزیز ابن بازؒ (م ۱۴۲۰ھ) تقریب التہذیب میں موجود امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے ترجمہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''نقل فی تھذیب التھذیب عن جمع من الائمۃ توثیقہ و الثناء علیہ، و لم ینقل عن احد منھم تضعیفہ''

تہذیب التہذیب میں ائمہ کی ایک جماعت سے آپ کی توثیق اور آپ کی ثنا نقل کی گئی ہے، جبکہ ان میں سے کسی سے بھی آپ کی تضعیف نہیں نقل کی گئی۔ (**النکت علی تقریب التہذیب: ص ۱۷۸-۱۷۹**)

یعنی محدث العصر، شیخ عبد العزیز ابن بازؒ (م ۱۴۲۰ھ) بھی امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو ثقہ مانتے ہیں۔

(۴۸)　مشہور امام، حافظ الحدیث، زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴ھ) نے امام اعظم، نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت لی ہے۔ (**فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص ۱۴۳، مناقب ابی حنیفۃ للکردری: ص ۵۰۱، طبع معہ مناقب للمکی، بیروت، کشف الآثار**)

اور حافظ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (**دراسات حدیثیۃ متعلقۃ بمن لا یروی الا عن ثقۃ للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص ۲۳۹**)

معلوم ہوا کہ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں، نیز زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴ھ) دیگر حضرات کو بھی امام صاحبؒ سے روایت لینے پر ابھارتے تھے۔ ثقہ، فاضل، امام یحیی بن آدمؒ (م ۲۰۳ھ) فرماتے ہیں کہ

''کان زہیر یجالس ابا حنیفۃ و یمدحہ، و یحض الناس علی الاخذ منہ''

زہیر، امام ابوحنیفہ کی ہم نشینی اور آپ کی مدح کرتے تھے، اور لوگوں کو آپ سے احادیث لینے پر ابھارا کرتے تھے۔

(**کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۲۰۱**)[۱]

معلوم ہوا کہ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) اعلی درجہ کے ثقہ یعنی ثبت تھے۔ واللہ اعلم

(۴۹)　صاحب مشکاۃ المصابیح، امام ولی الدین التبریزیؒ (م ۷۴۱ھ) کہتے ہیں کہ

''فانہ کان عالماً عاملاً و رعاً زاھداً عابداً اماماً فی علوم الشریعۃ''

اس لئے کہ امام صاحبؒ عالم تھے، عامل تھے، متقی تھے، زاہد تھے، عبادت گزار تھے اور علوم الشریعۃ [یعنی قرآن وحدیث] کے امام تھے۔ (**الاکمال فی اسماء الرجال للتبریزی: ص ۱۲۱**)

معلوم ہوا کہ امام ولی الدین التبریزیؒ (م ۷۴۱ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے امام تھے۔

---

(۱)　اس کی سند بھی حسن ہے، دیکھئے ص: ۵۴۔

(۵۰)　مشہور فقیہ، حافظ الحدیث، امیر المومنین فی الحدیث، امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ

''إن كان أبو حنيفة يركب في العلم أحد من سنان الرمح كان و الله شديد الأخذ للعلم ذابا عن المحارم متبعا لأهل بلده لا يستحل أن يأخذ إلا بما يصح عنده من الآثار عن النبي صلى الله عليه و سلم شديد المعرفة بناسخ الحديث و منسوخه و كان يطلب أحاديث الثقات و الآخر من فعل النبي صلى الله عليه و سلم و ما أدرك عليه عامة العلماء من أهل الكوفة في اتباع الحق أخذ به و جعله دينه قد شنع عليه قوم فسكتنا عنهم بما نستغفر الله تعالى منه بل قد كانت منا اللفظة بعد اللفظة قال قلت أرجو ان يغفر الله تعالى لك ذلك''

بے شک ابوحنیفہ علم کے معاملہ میں نیزے کی نوک سے بھی تیز دھار پر سوار ہوتے، واللہ وہ علم کے شدید حاصل کرنے والے، قابل احترام چیزوں کا دفاع کرنے والے، اپنے اہل شہر (علماء) کی اتباع کرنے والے، حضرت نبی اکرم ﷺ کی انہیں احادیث کو لیتے جو آپ کے نزدیک صحیح ہوتیں، ناسخ ومنسوخ احادیث کو خوب جانتے تھے، آپ ثقات کی احادیث، حضرت نبی اکرم ﷺ کے افعال کو تلاش کرتے، اور حق کی اتباع میں علماء اہل کوفہ کی اکثریت جس پر ہوتی اسی کو آپ لیتے اور اس کو اپنا دین بنا لیتے، کچھ لوگوں نے آپ پر طعن وتشنیع کی تو اس پر ہم خاموش رہے، اس پر ہم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں، بلکہ ایک آدھ لفظ ہم بھی کہہ دیا کرتے تھے، کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی اس چیز کو (بھی) معاف فرما دیں گے۔ **(اخبار ابی حنیفۃ و اصحابہ: ص ۷۵)**[۱]

یہ روایت صریح ہے کہ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ)، حدیث اور رروات کے ماہر تھے۔

---

(۱)　یہ روایت حسن ہے، دیکھئے ص: ۲۰۔

حفص بن غیاثؒ (م ۱۹۵ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے ماہر ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

- مشہور صدوق، حافظ الحدیث، امام ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا ابو الليث الحارث بن اسد بن الحارث الاسدآباذی، قال: حدثنا المعروف بن الحسن بن فائد الكنانی شامی قال حدثنا موسی بن سليمان ابو سليمان الجوزجانی قال سمعت حفص بن غياث يقول سمعت من ابی حنيفة كتبه و آثاره فما رايت اذكی قلباً منه و لا اعلم بما يفسد و يصح فی باب الاحكام منه۔

حفص بن غیاثؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے ان کی کتابیں اور احادیث سنیں، پس میں نے آپ سے زیادہ ذکی القلب اور باب احکام میں صحیح اور غلط کا آپ سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہیں پایا۔ **(کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۲۰۷)**

سیاق وسباق سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ذہانت کا تعلق، ضبط حدیث سے ہے۔ واللہ اعلم

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) صدوق، حافظ الحدیث ہیں۔ **(مجلہ الاجماع: ش ۱۹: ص ۲۲)**

(۲) ابو اللیث، حارث بن اسد بن حارث اسدابادیؒ بھی صدوق ہیں۔

حافظ مغلطائیؒ (م ۷۶۲ھ) نے ان کو "شیخ" قرار دیا ہے اور ان پر کسی قسم کی کوئی جرح نہیں ملی۔ **(اکمال تہذیب الکمال للمغلطائی: ج ۳: ص ۲۷۸، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ج ۲: ص ۷۳، نیز دیکھئے ۲۵)**

(۳) ابوبشر، معروف بن الحسن الکنانیؒ بھی صدوق ہیں۔

حافظ ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) نے ان کو "الثقات" میں شمار کیا ہے اور ان سے ایک جماعت نے روایت لی ہے۔ **(کتاب الثقات لابن حبان: ج ۹: ص ۲۰۷، تاریخ اصبہان لابی نعیم: ج ۱: ص ۲۲، کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۲۰۷، المجالسۃ وجواہر العلم لابی بکر الدینوری: ج ۷: ص ۶۰، نیز دیکھئے الاجماع: ش ۱۶: ص ۳۱)**

(۴) امام موسی بن سلیمان، ابوسلیمان الجوزجانیؒ (م ۲۱۱ھ) بھی صدوق ہیں۔ **(تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۸، سیر: ج ۱۰: ص ۱۹۴)**

(۵) حفص بن غیاثؒ (م ۱۹۵ھ) صحیحین کے راوی اور ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔

معلوم ہوا کہ اس سند کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں اور سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

دوسری روایت:

حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) ہی فرماتے ہیں کہ

حدثنا احمد بن الليث البلخي من خيران قال حدثنا عبد الصمد بن الفضل قال: حدثنا ابو بكر بن ابي خيثمة قال: حدثنا سليمان بن منصور قال: سمعت حفص بن غياث يقول: كنت اذا سمعت من شيخ حديثا عرضته على ابي حنيفة، فيصرف الحديث مصارفه ويبين لي معناه۔

میں جب کسی شیخ سے کوئی حدیث سنتا تو اس کو امام ابوحنیفہؒ کے سامنے پیش کرتا، پس آپ اس کی بہترین تشریح فرماتے اور اس کے معنیٰ مجھ سے بیان فرماتے۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص۲۰۷**)

غور فرمائیں! اگر حدیث امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کا میدان نہیں ہوتا، تو ثقہ، ثبت، حافظ حفص بن غیاثؒ (م ۱۹۵ھ) ان سے حدیث کے معنی وتشریح کے سلسلے میں رجوع کرتے؟؟؟

نیز امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) نے ''العلل'' میں امام بخاریؒ (م ۲۵۶ھ) سے اور امام ابوعبید، قاسم بن سلامؒ (م ۲۲۴ھ) نے ''غریب الحدیث'' میں ثقہ، حافظ، فقیہ امام محمدؒ (م ۱۸۹ھ) سے احادیث کے سلسلے میں جو سوالات کئے ہیں، ان کو حدیث کا ماہر جان کر ہی کئے تھے نا۔۔۔یا۔۔۔؟؟؟

لہذا یہ روایت ان حضرات پر رد ہے جو کہتے ہیں کہ حدیث امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کا میدان نہیں تھا۔

سند کی تحقیق:

(۱) حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) احمد بن اللیث بن خلیل البلخیؒ صدوق ہیں۔

ان سے ایک جماعت نے روایت لی ہے، ان پر کوئی جرح ثابت نہیں اور صاحب المستدرک، امام ابوعبداللہ الحاکم الصغیرؒ (م ۴۰۵ھ) نے ان سے ''المستدرک'' میں روایت لی ہے، لہذا ان کی شرط کے مطابق وہ کم از کم صدوق ہیں۔ واللہ اعلم

(المستدرک للحاکم: ج۴: ص۹۸، ج۱: ص۴۲، فتح الباب فی الکنی والالقاب: ص۱۴۸-۱۴۹، کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص۲۰۷، نیز دیکھئے مجلہ الاجماع: ش۱۶: ص۳۱)

(۳) عبد الصمد بن فضل البلخیؒ (م ۲۸۴ھ) ثقہ ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: ج۶: ص۳۶۰**)

(۴) ابوبکر ابن ابی خیثمہؒ (م ۲۷۹ھ) مشہور ثقہ، متقن، الحافظ الکبیر ہیں۔ (**تاریخ الاسلام: ج۶: ص۴۸۱، لسان المیزان: ج۱:**

ص ۴۶۳)

(۵)　سلیمان بن منصور البلخیؒ سنن نسائی کے راوی اور ثقہ ہیں۔ (تحریر تقریب التھذیب: رقم ۲۶۱۴)

(۶)　حفص بن غیاثؒ (م ۱۹۵ھ) کی توثیق گزر چکی۔

معلوم ہوا کہ اس سند کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں اور سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

الغرض حفص بن غیاثؒ (م ۱۷۵ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے ماہر ہیں۔

ابومعاویہ الضریرؒ (م ۱۹۵ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) عادل ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

* مشہور صدوق، حافظ الحدیث، امام ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا سیف بن حفص البخاری قال: حدثنا علی بن اسحاق الحنظلی قال: سمعت ابا معاویة یقول: ابو حنیفة- کان یصف العدل و یقول به- و بین للناس سبل العلم و طرقه و شرح لهم معانیه و اوضح لهم مشکلاته فمن یبلغ فی العلم مبلغه او من یهتدی فیه مثل ما اهتدی عظمت منة الله علیه و منته علینا فغفر الله له ذنوبه و شکر سعیه۔

قال علی بن اسحاق: فذکرت قول ابی معاویة هذا لحماد بن ابی حنیفة فقال حماد: ابو معاویة منا و الینا۔

امام ابوحنیفہ عدل سے متصف تھے اور منصفانہ بات کرتے، آپ نے لوگوں کے سامنے علم کے راستے اور اس کے طریقے بیان فرمائے، اور اس کے معانی کی شرح کی، اور اس کی مغلق چیزوں کی وضاحت کی، پس علم میں کون آپ کے مقام تک پہنچ سکتا ہے، اور علم میں کون آپ کی طرح راہ پا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا آپ پر اور آپ کا ہم پر عظیم احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے گناہوں کو معاف فرمائے، اور آپ کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

علی بن اسحاق کہتے ہیں میں نے ابومعاویہ کا قول حماد بن ابی حنیفہؒ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ابومعاویہ ہم سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ (**کشف الآثار الشریفة: ج۱: ص ۲۷۳**)

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) ابوبکر سیف بن حفص بن اعین السمرقندی البخاریؒ سے "۲" لوگوں یعنی حافظ حارثیؒ (م ۳۴۰ھ) اور محمد بن نصر بن خلفؒ نے روایت لی ہے اور ان پر کوئی جرح ثابت نہیں ہے۔ (**القند فی ذکر علماء سمرقند: ص ۲۲۹، الانساب للسمعانی: ج۷: ص ۲۹۱**)

اور حافظ ابوبکر السیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) نے ان کو متابعت کی صورت میں صدوق مانا ہے۔ (**اللآلیء المصنوعة في الأحادیث الموضوعة: ج۲: ص ۲۲۷**)

اور یہاں اگلی روایت ان کی متابع و شاہد ہے، لہذا یہاں پر سیفؒ صدوق ہیں۔

(۳) علی بن اسحاق الحنظلیؒ (م ۲۳۷ھ) بھی صدوق ہیں۔ (**تقریب: رقم ۴۶۸۸**)

(۴) محمد بن خازم، ابومعاویہ الضریر الکوفیؒ (م ۱۹۵ھ) مشہور ثقہ، حافظ، حجت، امام ہیں۔ (**سیر: ج۹: ص ۷۳، تقریب،**

الکاشف)

ایک اور روایت:

* حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) ہی فرماتے ہیں کہ

حدثنا علی بن الحسن بن سعد قال: احمد بن بدیل قال: سمعت ابا معاویة یقول یا اھل الکوفة: رفعکم بالاعمش و بابی حنیفة، یا اھل الکوفة! شرفکم اللہ بالاعمش و بابی حنیفة رحمة اللہ علیھما۔

اے اہل کوفہ! تمہاری رِفعت اعمش اور ابوحنیفہ کی وجہ سے ہے، اے اہلِ کوفہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اعمش اور ابوحنیفہ کے ذریعہ مشرف کیا ہے، ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۲۷۳**)

سند کی تحقیق:

(۱) حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) علی بن الحسن بن سعد، ابوالحسن الہمذانیؒ (م ۳۱۷ھ) ثقہ، امام ہیں۔ (**تاریخ الاسلام: ج ۷: ص ۳۲۷، سیر: ج ۱۵: ص ۳۶**)

(۳) احمد بن بدیلؒ (م ۲۵۸ھ) سنن ترمذی و ابن ماجہ کے راوی اور صدوق ہیں۔ (**تقریب: رقم ۱۲**)[۱]

(۴) محمد بن خازم، ابومعاویۃ الضریر الکوفیؒ (م ۱۹۵ھ) کی توثیق گزر چکی۔

لہذا اس روایت کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں اور سند حسن ہے، واللہ اعلم

معلوم ہوا کہ سیف بن حفصؒ کی روایت بھی حسن ہے اور ابومعاویہ الضریرؒ (م ۱۹۵ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) عادل یعنی ثقہ ہیں۔

---

(۱) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) کہتے ہیں کہ ''صدوق له أوهام''، اور ''له أوهام'' کے متعلق شیخ **خالد بن ضيف الله الشلاحي** کہتے ہیں کہ ''**لكن له أوهام خصوصًا في حديث حفص بن غياث ولهذا قال ابن عدي: حدّث عن حفص بن غياث وغيره أحاديث أُنكرت عليه، وهو ممن يكتب حديثه على ضعفه۔۔۔۔**''۔ (**التبيان في تخريج وتبويب أحاديث بلوغ المرام: ج ۴: ص ۱۱۴-۱۱۵**)، اور یہاں پر وہ حفص سے روایت نہیں کر رہے ہے، لہذا یہاں پر وہ صدوق ہیں۔ واللہ اعلم

زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) ثقہ ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

مشہور امام، حافظ الحدیث، زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) نے امام اعظم نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰؁ھ) سے روایت لی ہے۔ (**فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص ۱۴۳، مناقب ابی حنیفۃ للکردری: ص ۵۰۱، طبع معہ مناقب للمکی، بیروت، کشف الآثار**)

اور حافظ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (**دراسات حدیثیة متعلقة بمن لایروی الا عن ثقة للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص ۲۳۹**)

معلوم ہوا کہ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) ثقہ ہیں، نیز زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) دیگر حضرات کو بھی امام صاحبؒ سے روایت لینے پر ابھارتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰؁ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا علی بن الحسن بن سعد الهمدانی قال: حدثنا احمد بن بدیل قال: سمعت یحیی بن آدم یقول: کان زبیر یجالس ابا حنیفة و یمدحه، و یحض الناس علی الاخذ منه۔

زہیر، امام ابوحنیفہ کی ہم نشینی اور آپ کی مدح کرتے تھے، اور لوگوں کو آپ سے احادیث لینے پر ابھارا کرتے تھے۔

(**کشف الآثار الشریفة: ج ۱: ص ۲۰۱**)

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰؁ھ)،

(۲) علی بن الحسن بن سعد، ابوالحسن الہمذانیؒ (م ۳۱۷؁ھ) اور

(۳) احمد بن بدیلؒ (م ۲۵۸؁ھ) کی توثیق گزر چکی۔ (دیکھئے ص:)

(۴) یحیی بن آدمؒ (م ۲۰۳؁ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، حافظ، فاضل ہیں۔ (**تقریب: رقم ۷۴۹۶**)

(۵) زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) بھی کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، ثبت، حجت، حافظ ہیں۔ (**تقریب: رقم ۲۰۵۱، الکاشف**)

لہذا یہ سند حسن ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زہیر بن معاویہؒ (م ۱۷۴؁ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰؁ھ) اعلی درجہ کے ثقہ، بلکہ ثبت تھے۔ واللہ اعلم

قبیصۃ بن عقبۃ السوائیؒ (م ۲۱۵ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے امام ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

* مشہور صدوق، حافظ الحدیث، امام ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا علی بن موسی قال سمعت یعقوب بن شیبۃ یقول: سمعت قبیصۃ بن عقبۃ یقول: کان ابو حنیفۃ رحمۃ علیہ فی اول امرہ یجادل اھل الاھواء حتی صار راسا فی ذلک منظورا الیہ ثم ترک الجدال و رجع الی الفقہ و السنۃ فصار اماماً فیہ۔

امام ابوحنیفہؒ شروع میں اہل بدعت سے مناظرے کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اس میں آپ مشہور قائد بن گئے، پھر آپ نے بحث مباحثہ ترک فرمادیا اور فقہ اور سنت کی طرف متوجہ ہو گئے تو اس میں امام ہو گئے۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۲۷۳**)

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) امام ابوالحسن، علی بن موسی القمیؒ (م ۳۰۵ھ) صدوق، امام ہیں۔ (**تاریخ الاسلام: ج ۷: ص ۹۱، سیر: ج ۱۴: ص ۲۳۶، تاج التراجم: ص ۲۰۶**)

(۳) امام ابویوسف، یعقوب بن شیبہؒ (م ۲۶۲ھ) مشہور ثقہ، الحافظ الکبیر ہیں۔ (**سیر: ج ۱۲: ص ۴۷۶**)

(۴) قبیصۃ بن عقبۃ السوائیؒ (م ۲۱۵ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ ہیں۔ (**تحریر تقریب التھذیب: رقم ۵۵۱۳**)

معلوم ہوا کہ اس روایت کے تمام روات ثقہ یا صدوق اور سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

اور ثابت ہوا کہ قبیصۃ بن عقبۃ السوائیؒ (م ۲۱۵ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے امام ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ جو حدیث کے امام ہوں، حدیث ان کا میدان کیسے نہیں ہو سکتا؟؟؟

مشہور تابعی، امام محمد بن سیرینؒ (م ۱۱۰ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کی حدیث میں تعریف فرمائی ہے۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

* حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) کہتے ہیں کہ

أخبرنا القاضي أبو بكر محمد بن عمر الداودي، أخبرنا عبيد الله بن أحمد بن يعقوب المقرئ، حدثنا محمد بن محمد بن سليمان الباغندي، حدثني شعيب بن أيوب، حدثنا أبو يحيى الحماني قال: سمعت أبا حنيفة يقول: رأيت رؤيا أفزعتني حتى رأيت كأني أنبش قبر النبي صلى الله عليه وسلم فأتيت البصرة فأمرت رجلا يسأل محمد بن سيرين. فسأله فقال: هذا رجل ينبش أخبار النبي صلى الله عليه وسلم۔

ابو یحییٰ الحمانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا جس سے میں گھبرا گیا، میں نے دیکھا کہ میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہا ہوں، تو میں بصرہ آیا اور ایک شخص کو کہا کہ امام محمد بن سیرینؒ سے اس کی تعبیر معلوم کرو، تو انہوں نے ان سے پوچھا، تو انہوں نے یہ تعبیر دی کہ یہ شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو کھود کر نکالے گا۔ **(تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۳۵، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

اس روایت کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اگر حدیث امام صاحبؒ کا میدان نہیں ہے- جیسا کہ بعض الناس کا کہنا ہے-، تو ان کے بارے میں یہ کیسے بشارت دی گئی کہ وہ حضور ﷺ کی احادیث کو عام کریںگے؟؟ سوچنے کی بات ہے؟؟ یہی نہیں بلکہ امام محمد بن سیرینؒ **(م ۱۱۰ھ)** نے امام صاحبؒ کو حضور ﷺ کے علم کا وارث بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث، امام ابو القاسم ابن ابی العوامؒ **(م ۳۳۵ھ)** فرماتے ہیں کہ

حدثني محمد بن أحمد بن حماد قال: حدثني أبو بكر شعيب بن أيوب القاضي قال: ثنا أبو يحيى الحماني قال: سمعت أبا حنيفة يقول: رأيت فيما يرى النائم، كأني نبشت قبر النبي صلى الله عليه وسلم، فقلت لمن سأل ابن سيرين، فقال: هذا رجل ينبش علم النبوة۔

امام صاحبؒ **(م ۱۵۰ھ)** کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ جیسے میں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو کھود رہا ہوں، تو میں کسی سے امام ابن سیرینؒ سے اس کی تعبیر معلوم کرنے کیلئے کہا، انہوں نے فرمایا یہ شخص علم نبوت کو کھود کر نکالے گا۔ **(فضائل ابی**

حنیفۃ واخبارہ ومناقبہ لابن ابی العوام: ص ۵۴، نیز دیکھئے کشف الآثار: ج ۲: ص ۱۲۹-۱۳۰، ۲۷۱)

سند کی تحقیق:

(۱)　امام ابو القاسم ابن ابی العوامؒ (م ۳۳۵ھ) مشہور ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔ (**مجلہ الاجماع: ش ۲: ص ۳**)

(۲)　مشہور امام محمد بن احمد بن حماد، ابو بشر الدولابیؒ (م ۳۱۰ھ) بھی ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ (**ارشاد القاصی والدانی: ص ۴۸۸**)

(۳)　قاضی ابو بکر شعیب بن ایوبؒ (م ۲۶۱ھ) سنن ابی داود کے راوی اور صدوق ہیں۔ (**تقریب: رقم ۲۷۹۴**)

(۴)　ابو یحیی، عبد الحمید بن عبد الرحمٰن الحمانیؒ (م ۲۰۲ھ) کتب خمسہ ماخلا نسائی کے راوی اور صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ (**تقریب: رقم ۳۷۷۱**)

(۵)　امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔ (**مجلہ الاجماع: ش ۱۷: ص ۱۶، ش ۱۹: ص ۳۱، ش ۲۰: ص ۲۷**)

لہذا یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

خلاصہ یہ کہ امام ابن سیرینؒ (م ۱۱۰ھ) کا کلام بھی امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے حدیث میں ماہر ہونے پر واضح ہے۔

حسین بن الحسن العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

* مشہور صدوق، امام ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا محمد بن خزيمة القلاص البلخي قال: حدثنا محمد بن سلمة قال: حدثنا زهير بن حرب قال: جلست الى الحسين بن الحسن فحدثنا عن ابى حنيفة باحاديث قال: فقلت اخرج شيوخك انظر فى احاديثهم قال: فقال: ليس شيخ اجل من ابى حنيفة و لا افقه منه، فان كتبت احاديثه و الا فلا تعد الى۔

میں الحسین بن الحسن بن عطیہ العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا، تو آپ نے ہم سے امام ابو حنیفہؒ کے واسطے سے احادیث بیان کیں، کہتے ہیں، پس میں نے کہا آپ کے (دوسرے) شیوخ (کی مرویات) کو نکالئے، تاکہ میں ان کی احادیث کو دیکھوں، کہتے ہیں تو انہوں (الحسین بن الحسن) نے کہ امام ابو حنیفہؒ سے زیادہ جلالت شان فقاہت میں ان سے بڑھا ہوا کوئی شیخ نہیں ہے، اگر آپ کو امام ابو حنیفہ کی احادیث لکھنا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آئندہ میرے پاس مت آنا۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۵۲۶**)

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) امام ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) امام بلخی، محمد بن خزیمہ، ابو عبد اللہ البلخی القلاسؒ (م ۳۱۴ھ) صدوق ہیں۔

حافظ عبد القادر القرشیؒ (م ۷۷۵ھ) نے ان کو 'امام کبیر، الإمام البلخي، أحد مشائخ بلخ' قرار دیا ہے۔ (**الجواہر المضیۃ: ج ۲: ص ۵۳، ۳۹۴، ۴۳۵**)،

(۳) محمد بن سلمۃ، ابو عبد اللہؒ (م ۲۷۸ھ) **الفقيه البلخي** ہیں۔ (**الفوائد البہیۃ: ص ۱۶۸**)

حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کہتے ہیں کہ 'من شيوخ الحنفية'۔ (**تاریخ الاسلام: ج ۶: ص ۶۰۸**)، لہذا وہ بھی صدوق ہیں۔ واللہ اعلم

(۴) زہیر بن حرب، ابو خیثمہ النسائیؒ (م ۲۳۴ھ) کتب خمسہ ماخلا نسائی کے راوی اور ثقہ، ثبت، حافظ ہیں۔ (**تقریب: رقم ۲۰۴۲**)

(۵) الحسین بن الحسن بن عطیہ العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) متکلم فیہ راوی ہے اور حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے ان کو 'قاضي الشرقية ببغداد، ثم قاضي عسكر المهدي، العلامة، أبو عبد الله الحسين بن الحسن ابن المحدث عطية العوفي، الكوفي،

الفقیہ'' قرار دیا ہے۔(سیر: ج۹: ص۳۹۵)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت الحسین بن الحسن بن عطیہ العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) سے ثابت ہے اور معلوم ہوا کہ حسین بن الحسن العوفیؒ (م ۲۰۲ھ) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

امام سفیان الثوریؒ (م ۱۶۱ھ) نے امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کی معرفت حدیث اور اتقان الرواۃ کی تعریف فرمائی ہے۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

* صدوق، امام، ابو عبداللہ الصیمری (م ۴۳۶ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا عمر بن إبراهيم قال ثنا مكرم قال ثنا احمد بن محمد قال ثنا محمد بن مقاتل قال سمعت ابن المبارك قال قلت لأبي عبد الله سفيان الثوري ما تقول في الدعوة قبل الحرب قال إن القوم اليوم قد علموا ما يقاتلون عليه فقلت إن أبا حنيفة يقول فيها ما قد بلغك فنكس رأسه ثم رفعه فأبصر يمينا و شمالا فلم ير أحدا قال إن كان أبو حنيفة يركب في العلم أحد من سنان الرمح كان و الله شديد الأخذ للعلم ذابا عن المحارم متبعا لأهل بلده لا يستحل أن يأخذ إلا بما يصح عنده من الآثار عن النبي صلى الله عليه و سلم شديد المعرفة بناسخ الحديث و منسوخه و كان يطلب أحاديث الثقات و الآخر من فعل النبي صلى الله عليه و سلم و ما أدرك عليه عامة العلماء من أهل الكوفة في اتباع الحق أخذ به و جعله دينه قد شنع عليه قوم فسكتنا عنهم بما نستغفر الله تعالى منه بل قد كانت منا اللفظة بعد اللفظة قال قلت أرجو ان يغفر الله تعالى لك ذلك۔

ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوریؒ سے کہا آپ جنگ سے پہلے دعوت دینے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ اب لوگوں کو پتہ چل گیا ہے کہ ان سے جنگ کیوں کی جارہی ہے، تو میں نے کہا: اس بارے میں امام ابو حنیفہؒ کیا کہتے ہیں وہ آپ کو پتہ ہے، تو انہوں نے سر جھکا لیا، پھر سر اٹھایا اور دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہیں آیا، پھر فرمایا: بے شک ابو حنیفہ علم کے معاملہ میں نیزے کی نوک سے بھی تیز دھار پر سوار ہوتے، واللہ وہ علم کے شدید حاصل کرنے والے، قابل احترام چیزوں کا دفاع کرنے والے، اپنے اہل شہر (علماء) کی اتباع کرنے والے، حضرت نبی اکرم ﷺ کی انہیں احادیث کو لیتے جو آپ کے نزدیک صحیح ہوتیں، ناسخ ومنسوخ احادیث کو خوب جانتے تھے، آپ ثقات کی احادیث، حضرت نبی اکرم ﷺ کے افعال کو تلاش کرتے، اور حق کی اتباع میں علماء اہل کوفہ کی اکثریت جس پر ہوتی اسی کو آپ لیتے اور اس کو اپنا دین بنا لیتے، کچھ لوگوں نے آپ پر طعن وتشنیع کی تو اس پر ہم خاموش رہے، اس پر ہم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں، بلکہ ایک آدھ لفظ ہم بھی کہہ دیا کرتے تھے، کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی اس چیز کو (بھی) معاف فرمادیں گے۔ **(اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ: ص ۷۵)**

<u>**سند کی تحقیق:**</u>

(۱)　ابوعبداللہ الصیمریؒ (م ۴۳۶ھ) مشہور صدوق، امام ہیں۔ (الفوائد البهية في تراجم الحنفية: ص ٦٧)

(۲)　محدث عمر بن ابراہیم بن احمد، ابوحفص الکتانی المقریؒ (م ۳۹۰ھ) ثقہ ہیں۔ (تاریخ الاسلام: ج ۸: ص ٦٦٦، سیر: ج ١٦: ص ۴۸۲)،

(۳)　مکرم بن احمد بن مکرم، ابوبکر القاضیؒ (م ۳۴۵ھ) بھی ثقہ، قاضی ہیں۔ (الروض الباسم: ج ۲: ص ۱۳۰۱)

(۴)　احمد بن محمد بن الصلت بن المغلس الحمانی (م ۳۰۸ھ) متکلم فیہ راوی ہیں، لیکن ان کے متابع میں صدوق راوی، ابوعبداللہ، محمد بن حماد بن المبارک المصیصیؒ موجود ہیں۔ (دیکھئے الانتقاء لابن عبدالبر: ص ۱۴۲، نیز دیکھئے الاجماع: ش ۱۹: ص ۳۷)، [۱]

لہذا اس روایت میں ابن المغلس (م ۳۰۸ھ) پر کلام فضول ہے۔

(۵)　محمد بن مقاتل المروزیؒ (م ۲۲۶ھ) صحیح بخاری کے راوی اور ثقہ ہیں۔ (تحریر تقریب التهذيب: رقم ٦٣١٨)

(٦)　عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، ثبت، فقیہ، اور مجاہد ہیں۔ (تقریب: رقم ۳۵۷۰)

(۷)　امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) بھی کتب ستہ کے راوی اور ثقہ، حافظ، حجت، فقیہ، اور عابد ہیں۔ (تقریب: رقم ۲۴۴۵)

لہذا یہ روایت حسن ہے۔ واللہ اعلم

اور اس روایت میں دلیل ہے کہ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث اور روات کے ماہر تھے۔ واللہ اعلم

<u>نوٹ:</u>

امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) اخیر میں امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے تحسین کے قائل ہو گئے تھے، جس کی تفصیل ان شاء اللہ اگلے شمارے میں آئے گی۔

---

(۱)　حافظ المغرب، امام ابن عبدالبرؒ (م ۴۶۳ھ) کہتے ہیں کہ

وذكر الدولابي نا محمد بن حماد بن المبارك الهاشمي قال نا علي بن الحسن بن علي بن شقيق أبو الحسن المروزى قال سمعت أبا بكر يذكر عن ابن المبارك قال سمعت سفيان الثوري يقول كان أبو حنيفة شديد الأخذ للعلم ذابا عن حرم الله أن تستحل يأخذ بما صح عنده من الأحاديث التي كان يحملها الثقات وبالآخر من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وبما أدرك عليه علماء الكوفة ثم شنع عليه قوم يغفر الله لنا ولهم۔ (الانتقاء لابن عبدالبر: ص، ت ابوغدہ)

اس روایت کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

شمارہ نمبر ۲۲

فروری / ۲۰۲۲

دوماہی مجلّہ

الاجماع

* امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) پر محدثین کے اعتراضات کے جوابات ۔(اثری صاحب کو جواب)[قسط ۲]
* امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔[قسط ۵]
* کیا عبد اللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو آخری عمر میں ترک کر دیا تھا؟؟؟
* امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) بھی امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کی فضیلت کے قائل ہو گئے تھے۔

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

امام ابوحنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، حجت، حافظ الحدیث ہیں۔ [قسط ۵]

-مولانا نذیر الدین قاسمی

(۵۱)　ثقہ، حافظ، امام قاسم بن قطلو بغاؒ (م ۸۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ

''الإمام أبو حنیفة إمام الأیمة، إمام قدره کبیر و فضله غزیر، المعروف بالورع والتقویٰ، والموصوف بترک التعصب والهویٰ، السالک لمسالک الفضل، المتمسک بصحة النقل، أول إمام ألف کتب الفقه فی الإسلام، وجمع فیها أحکام الحلال والحرام، وبوّبه أبواباً فهو کالمصباح، هادٍ إلی الرشد والفلاح والصلاح فمناقبه جمة، وفضائله شایعة فی الأمّة، أصبح صیته فی العالمین مشهوراً، وجنابه بالعلم والعمل معموراً، خص بأشرف المناقب، وأعلا المراتب وکأن مجلسه الحجة والبرهان محفوف و (بالهیبة) والوقار مکفوفاً، کان عَلِيَ المراتب، غزیر المناقب مصباح زاهر فی الظلمة، وبدر عَلِيّ بین الأمة، إن ذکر فی التفسیر فهو فیه متقدم، أو ذکر الفقه فهو فیه متحکم أو ذکرت الأصول فهو فیها متکلم أو ذکر الأدب وما یتعاطیٰ من کلام العرب فهو فی علمه مصمم فلسانه کأنه خلق للفصاحة وجبهته للصباحة، کان فی القرآءة کأُبي، وفی القضاء کعلي، و فی الحدیث کابن عمر، وفی الهدي بدر زهر، وفی الفرائض زید بن ثابت، إمام الأیمة رباني الأُمة، استنار ذکره فی الأمصار، استنارة الشمس والنهار، فهو صَیرفِيُّ الحدیث، ینقد الطیب من الخبیث، قِیِسَ فی الزهد والعلم بالحسن البصري، أو بالبحر إذا یجری، قام بإحیاء الدین ونصره، دون أهل عصره، و(ذب) عن حریم الدین والملة، بسیفی الکتاب والسنة، حین برز الشیطان بجنوده، وافتخر بکثرة أهله وعدیده، حتی أظهر السنة من بعد ما اختلفت، وأقام قواعد الدین من بعد ما (عفَتْ) فهو إمام أیمة الإسلام، فی الکوفة والبصرة ودار السلام، علیه الرحمة من الملک السلام''۔ (مخطوطة مناقب الامام ابو حنیفة للقاسم بن قطلو بغا)

یہ عبارت صریح ہے کہ حافظ قاسم بن قطلو بغاؒ (م ۸۷۹ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، امام اور کثیر الحدیث ہیں۔

(۵۲)　حافظ ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں کہ

''لم ینازع في ذلك أحد من أئمة المسلمین الذین لهم في الأمة لسان صدق من الصحابة والتابعین لهم بإحسان، والفقهاء المشهورین کمالك وأبي حنیفة والثوري والأوزاعي واللیث بن سعد والشافعي وأحمد بن حنبل

و إسحاق بن راهويه۔۔۔ ''۔(منہاج السنۃ: ج ۳: ص ۱۱۵)

* ایک اور مقام پر حافظ ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں کہ

''أئمة أهل الحديث و التفسير و التصوف و الفقه، مثل الأئمة الأربعة وأتباعهم ''۔(ج ۲: ص ۱۰۵)

* ایک جگہ کہتے ہیں کہ

''و أما الصحابة و التابعون وأئمة الإسلام المعروفون بالإمامة في الدين، كمالك و الثوري و الأوزاعي و الليث بن سعد و الشافعي و أحمد و إسحاق و أبي حنيفة وأبي يوسف ''۔(ج ۲: ص ۳۱۶)

* ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

''فقد جاء بعد أولئك في قرون الأمة من يعرف كل أحد ذكاءهم وزكاءهم مثل: سعيد بن المسيب۔۔۔ و من بعد هؤلاء مثل مالك بن أنس و حماد بن زيد و حماد بن سلمة و الليث [بن سعد] و الأوزاعي و أبي حنيفة و ابن أبي ليلى و شريك و ابن أبي ذئب و ابن الماجشون و من بعدهم مثل يحيى بن سعيد [القطان] و عبد الرحمن بن مهدي و وكيع بن الجراح و عبد الرحمن بن القاسم و أشهب بن عبد العزيز و أبي يوسف و محمد [بن الحسن]۔۔۔ ''۔(ج ۲: ص ۸۴)

معلوم ہوا کہ حافظ ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)،

* تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کے امام ہیں۔
* بلکہ اسلام کے ائمہ میں سے ہیں، جن کی دین میں امامت مشہور و معروف ہیں۔
* صدوق، ذہین اور متقی امام ہیں۔

(۵۳) ثقہ، حافظ، مجاہد، امیر المومنین فی الحدیث، امام عبد اللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت لی ہے اور وہ اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت لیتے تھے۔(دراسات حديثية متعلقة بمن لا يروى الا عن ثقة للشيخ ابى عمرو الوصابى: ص ۲۸۴)

- ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ

"غلب ابو حنيفة رحمه الله الناس بالحفظ و الفقه و الصيانة و شدة الورع"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حافظہ، فقہ، پرہیزگاری اور اتقان میں لوگوں پر غالب تھے۔(مناقب للمکی: ص ۱۸۴، طبع بیروت)

- ایک اور روایت میں امام عبد اللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ

"فاذا کان الحدیث لا یوخذ الا عن ثقة فالأحری ان لا یوخذ الا عن ثقة فاذا حدثک الثقة عن ابی حنیفة فذاک"

جب حدیث صرف ثقہ سے لی جائے گی، تو رائے بدرجہ اولی ثقہ سے ہی لی جائے گی۔ لہذا جب کوئی ثقہ راوی تم سے امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کرے، تو وہ کافی ہے۔ **(مناقب للمکی: ص ۳۰۹، طبع بیروت)**

- نیز ایک اور روایت میں عبد اللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے اصحاب الاوزاعی کو روایت بیان کرنے سے، اس لئے رک گئے کہ ان حضرات نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو حدیث میں کمزور سمجھا تھا۔ فیما اعلم۔ پھر کتاب بند کردی اور فرمایا: کہ

"ما رأیت مثل أبي حنیفة"

میں نے امام صاحبؒ جیسا نہیں دیکھا۔ **(کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۲۳۸)**

غور فرمائیں! اگر ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث میں یتیم یا کمزور ہوتے، تو اصحاب الاوزاعی کے کہنے پر رک جاتے، لیکن انہوں نے جو کیا اور جو کہا، وہ تو روایت میں آپ کے سامنے ہے۔ لہذا ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث میں ثقہ اور بے مثال ہیں۔ واللہ اعلم

- غالباً یہی وجہ ہے کہ جو لوگ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت نہیں لیتے، وہ ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے یہاں تفریط کا شکار ہیں۔ **(کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۲۳۸)**

ان تمام اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ امام عبد اللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) امام المسلمین حدیث میں ثقہ، جید الحفظ اور بے مثال ہیں اور ان سے روایت نہ کرنا تفریط کے شکار ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم

نوٹ:

آخیر عمر میں امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو امام ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے ترک نہیں کیا تھا۔ **(دیکھئے ص: ۳۳)**

(۵۴) حافظ ابن القیمؒ (م ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں کہ

"وأما طریقة الصحابة والتابعین وأئمة الحدیث کالشافعي والإمام أحمد ومالك وأبي حنیفة وأبي یوسف والبخاري وإسحاق۔۔۔۔"۔ (اعلام الموقعین: ج ۲: ص ۲۰۹)

معلوم ہوا کہ حافظ ابن القیمؒ (م ۷۵۱ھ) کے نزدیک بھی امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے امام ہیں۔

(۵۵) یونس بن ابی اسحاق السبیعیؒ (م ۱۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ

كان النعمان بن ثابت شديد الإتباع لصحيح حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإن عسر عليه ما يستدل به من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بما صحت الرواية به عن أصحابه من علم أهل الكوفة، فإن خولف في ذلك إلى غير علم أهل بلده، لم يجاوز ما أدرك عليه أهل الكوفة عن أهل الكوفة۔

نعمان بن ثابتؒ، رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث کی سخت اتباع کرنے والے تھے، اگر استدلال کیلئے انہیں کوئی حدیث رسول نہیں ملتی تو اہل کوفہ میں سے آپ کے اصحاب کی صحیح روایت کو لیتے، اگر اس میں علماء کا آپ کے اہل شہر علماء سے اختلاف ہوتا تو آپ کے ہم عصر اہل کوفہ نے اہل کوفہ سے جو نقل کیا ہوتا آپ اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ (**فضائل ابی حنیفۃ اخبارہ ومناقبہ لابن ابی العوام: ص ۱۵۰**)

اس روایت میں اس شخص کا رد ہے جس کا کہنا ہے کہ حدیث اور روات امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کا میدان نہیں ہے۔

(۵۶) حافظ ابن کثیر الدمشقیؒ (م ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ

''فهذا أبو حنيفة رحمه الله وهو من الأئمة المعتبرين۔۔۔''۔ (البدایۃ والنہایۃ: ج ۸: ص ۵۸۵)

* ایک اور مقام حضرتؒ پر فرماتے ہیں کہ

''الإمام أبو حنيفة، واسمه النعمان بن ثابت التيمي، مولاهم الكوفي فقيه العراق، وأحد أئمة الإسلام، والسادة الأعلام، وأحد أركان العلماء، وأحد الأئمة الأربعة أصحاب المذاهب المتبعة، وهو أقدمهم وفاة؛ لأنه أدرك عصر الصحابة، ورأى أنس بن مالك، قيل: وغيره''۔ (البدایۃ والنہایۃ: ج ۱۳: ص ۴۱۶)

یعنی حافظ ابن کثیرؒ (م ۷۷۴ھ) کے نزدیک بھی امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، تابعی، امام، فقیہ اور **أئمة الإسلام، والسادة الأعلام** میں سے ہیں۔

(۵۷) صدوق راوی توبہ بن سعد القاضی المروزیؒ (م ۱۷۸ھ) نے بھی امام صاحبؒ (م ۱۸۱ھ) کو قرآن وحدیث کا ماہر قرار دیا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ

حسبي أبو حنيفة حجة فيما بيني وبين ربي، لانه جمع الخصال التي تلزم الإقتداء به فقها، به يضرب المثل، وبصراً في أصول الدين وفروعه وورعا وتقوى رحمة الله عليهم۔

ابوحنیفہؒ میرے اور میرے رب کے درمیان بطور حجت کافی ہیں، اسلئے کہ آپ ان تمام خوبیوں کے جامع ہیں جن کی وجہ سے

آپ کی اقتداء لازم ہے۔(**کشف الآ ثار الشریفۃ للحارثی: ج۱:ص۲۱۶**)

(۵۸)　امام عبدالوہاب الشعرانیؒ (**م۹۷۳ھ**) فرماتے ہیں کہ

''**سند: أبو حنيفة، عن عطاء، عن ابن عباس، كما ذكر سند: مالك، عن نافع، عن ابن عمر، حين ما تعرض لبيان أسانيد المجتهدين في الكتاب و السنة**''۔(**المیزان الکبری للشعرانی: ج۱:ص۱۹۵**)

* 　اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ

''**فرايته لا يروى حديثا الا عن خيار التابعين العدول الثقات الذين هم من خير القرون بشهادة رسول الله ﷺ۔۔۔فكل الرواة الذين هم بينه و بين رسول ﷺ عدول ثقات اعلام اخيار ليس فيهم كذاب و لا متهم بكذب**''

پس میں دیکھتا ہوں کہ آپ عادل، ثقہ اور بہترین تابعین، جو رسول اللہ ﷺ کی گواہی کے بموجب خیر القرون ہیں، سے ہی حدیث روایت کرتے ہیں، لہذا رسول اللہ ﷺ اور آپؒ کے درمیان جتنے بھی روات ہیں تمام عادل، ثقہ، نامور اور بہترین ہیں، ان میں سے کوئی بھی کذاب یا متہم بالکذب نہیں ہے۔(**المیزان الکبری: ج۱:ص۲۳۱**)

لہذا امام عبدالوہاب الشعرانیؒ (**م۹۷۳ھ**) کے نزدیک، امام صاحبؒ (**م۱۵۰ھ**) اور ان کے شیوخ، دونوں ہی ثقہ ہیں۔

(۵۹)　امام صاحبؒ (**م۱۵۰ھ**) کے علم حدیث کا تذکرہ جب عبدالعزیز بن ابی رزمہؒ (**م۲۰۶ھ**) کے سامنے ہوا تو آپؒ نے فرمایا

قدم الكوفة محدث فقال أبو حنيفة لأصحابه: انظروا اهل عنده شيء من الحديث ليس عندنا، قال: و قدم عليهم محدث آخر، فقال لأصحابه مثل ذلك۔

کوفہ میں ایک محدث آئے تو ابوحنیفہؒ نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو ان کے پاس کوئی ایسی حدیث ہے جو ہمارے پاس نہیں، کہتے ہیں: اور ایک اور محدث وہاں آئے جب بھی آپؒ نے اپنے ساتھیوں سے یہی فرمایا۔(**کشف الآ ثار الشریفۃ للحارثی: ج۱:ص۲۹۴**)

معلوم ہوا کہ امام صاحبؒ (**م۱۵۰ھ**) حدیث کی کثرت کے حریص تھے۔

(۶۰)　حافظ مجد الدین ابن الآ ثیر الجزریؒ (**م۶۰۶ھ**) فرماتے ہیں کہ

''**كان عالماً عاملاً، زاهداً، عابداً، ورعاً، تقياً، إماماً في علوم الشريعة مرضياً**''

آپؒ عالم باعمل، زاہد، عابد، انتہائی پرہیزگار، متقی، علوم شرعیہ میں امام اور پسندیدہ شخص تھے۔(**جامع الاصول لابن الآ ثیر: ج۱۲:ص۹۵۲**)

یعنی امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)، ان کے نزدیک حدیث کے بھی امام تھے، والحمد للہ علی ذالک۔

بڑے بڑے محدثین، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے پاس احادیث اور مسائل کے سلسلے میں جاتے تھے۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

صدوق، حافظ الحدیث، امام ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا إسماعيل بن بشر، قال: حدثنا شداد-هو ابن حكيم-، عن زفر رحمة الله عليه، قال: كان كبراء المحدثين مثل زكريا بن أبي زائدة، وعبد الملك بن أبي سليمان، والليث بن أبي سليم، ومطرف بن طريف، وحصين-هو ابن عبد الرحمن رحمة الله عليهم وغيرهم-يختلفون إلى أبي حنيفة رحمة الله عليه، ويسألونه عما ينوبهم من المسائل، وما يشتبه عليهم من الحديث۔

امام زفرؒ فرماتے ہیں: بڑے بڑے محدثین جیسے زکریا بن أبي زائدۃ، عبد الملک بن ابی سلیمان، لیث بن ابی سلیم، مطرف بن طریف، حصین بن عبد الرحمن ابوحنیفہؒ کے پاس آتے جاتے تھے، اور آپ سے ان کے پیش آمدہ مسائل اور حدیث شریف میں جو انہیں اشتباہ ہوتا اس کے بارے میں سوال کرتے۔ (**کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: ج۱: ص ۱۲۳**)

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) صدوق، حافظ الحدیث ہیں۔ (**مجلہ الاجماع: ش۱۹: ص ۲۲**)

(۲) اسماعیل بن بشر البلخیؒ بھی ثقہ ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: ج۲: ص ۳۶۵**)

(۳) شداد بن حکیم البلخیؒ (م ۲۱۳ھ) صدوق ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: ج۵: ص ۲۲۳**)

(۴) زفر بن ہذیلؒ (م ۱۵۸ھ) ثقہ، مامون، متقن، حافظ الحدیث ہیں۔ (**لسان المیزان: ج۳: ص ۵۰۱، کتاب الثقات للقاسم: ج۴: ص ۳۱۳**)

لہذا یہ سند حسن ہے، معلوم ہوا کہ ائمہ محدثین کی ایک جماعت کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے ماہر تھے۔

محدث یونس بن ابی اسحاقؒ (م ۱۵۲ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) احادیث صحیح وضعیف واصحاب رسول ﷺ کے آثار کی معرفت رکھتے تھے۔

- مولانا نذیر الدین قاسمی

ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث، امام ابوالقاسم ابن ابی العوامؒ (م ۳۳۵ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثني محمد بن حماد قال: ثنا [محمد بن] الحسين بن إبراهيم قال: ثنا عيسى بن يونس قال: سمعت أبي يقول: كان النعمان بن ثابت شديد الإتباع لصحيح حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإن عسر عليه ما يستدل به من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بما صحت الرواية به عن أصحابه من علم أهل الكوفة، فإن خولف في ذلك إلى غير علم أهل بلده، لم يجاوز ما أدرك عليه أهل الكوفة عن أهل الكوفة۔

نعمان بن ثابتؒ، رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث کی سخت اتباع کرنے والے تھے، اگر استدلال کیلئے انہیں کوئی حدیث رسول نہیں ملتی تو اہل کوفہ میں سے آپ کے اصحاب کی صحیح روایت کو لیتے، اگر اس میں علماء کا آپ کے اہل شہر علماء سے اختلاف ہوتا تو آپ کے ہم عصر اہل کوفہ نے اہل کوفہ سے جو نقل کیا ہوتا آپ اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ (**فضائل ابی حنیفۃ اخبارہ ومناقبہ لابن ابی العوام: ص ۱۵۰**)

اس روایت میں اس شخص کا رد ہے جس کا کہنا ہے کہ حدیث اور روات امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کا میدان نہیں ہے۔

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) امام ابوالقاسم ابن ابی العوامؒ (م ۳۳۵ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔

(۲) ابوعبداللہ، محمد بن حماد بن المبارک المصیصیؒ صدوق ہیں۔ (دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۱۹: ص ۳۷**)

(۳) محمد بن الحسین بن ابراہیم البغدادیؒ (م ۲۶۱ھ) صحیح بخاری کے راوی اور صدوق ہیں۔ (**تقریب: رقم ۵۸۲۱**)[۱]

(۴) عیسی بن یونس بن ابی اسحاق السبیعیؒ (م ۱۹۱ھ) صحیحین کے راوی اور ثقہ، مامون ہیں۔ (**تقریب: رقم ۵۳۴۱**)

---

(۱) **فضائل ابی حنیفۃ اخبارہ ومناقبہ لابن ابی العوام** کے مطبوعہ نسخہ میں حسین بن ابراہیم سے پہلے [محمد بن] ساقط ہوگیا ہے، کیونکہ اسی حسین بن ابراہیم کے استاد، اسی کتاب **فضائل ابی حنیفۃ: ص ۵۱، ۶۳، ۱۵۷** پر محمد بن فضیل الضبیؒ (م ۱۹۵ھ) ہیں، اور محمد بن فضیل الضبیؒ (م ۱۹۵ھ) دراصل یہ محمد بن حسین بن ابراہیم البغدادیؒ (م ۲۶۱ھ) کے شاگرد ہیں۔ دیکھئے (**تہذیب الکمال: ج ۲۶: ص ۲۹۶**)، اور محمد بن

(۵) یونس بن ابی اسحاق السبیعیؒ (م ۱۵۲ھ) صحیح مسلم و سنن اربع کے راوی اور صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ (تقریب: رقم ۷۸۹۹)

لہذا یہ سند حسن ہے۔

حسین بن ابراہیم البغدادیؒ (م ۲۶۱ھ) محمد بن حماد بن المبارکؒ کے اساتذہ کے طبقہ میں بھی آتے ہیں، بلکہ حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) نے محمد بن حماد بن المبارکؒ کے اساتذہ میں ایک نام احمد بن حسین بن ابراہیم البغدادیؒ کا ذکر کیا ہے، جن کے استاد عیسی بن یونسؒ (م ۱۵۲ھ) ہیں۔ (دیکھئے تاریخ بغداد: ج ۴: ص ۳۱۵) اور احتمال ہے کہ محمد کے بجائے احمد نیچے کے رواۃ میں سے کسی کی غلطی کی وجہ سے آ گیا ہے۔ واللہ اعلم

اس تفصیل سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں اس روایت میں محمد بن حسین بن ابراہیم ہونا چاہئے۔ واللہ اعلم

ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک،
امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، امام المسلمین اور احفظ الناس تھے۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

ثقہ، ثبت، بلکہ اثبت الناس، مشہور امام، حافظ الحدیث، فقیہ، مجاہد، عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے بھی امام صاحبؒ (م ۱۸۱ھ) کی زبردست توثیق فرمائی ہے۔ چنانچہ

- امام عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت لی ہے۔ **(تاریخ بغدادی: ج ۱۳: ص ۳۲۵)** اور امام عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ **(دراسات حدیثیة متعلقة بمن لا یروی الا عن ثقة للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص ۲۸۴، نیز دیکھئے اگلی روایت)**

معلوم ہوا کہ عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ ہیں۔

- حافظ حارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا داود بن أبي العوام، قال: أخبرنا وهب، قال: أخبرنا عبد الله، قال: أخبرنا زائدة، عن هشام، عن الحسن قال: انظروا ممن تأخذون هذا الحديث فإنه دينكم، قال عبد الله: فإذا كان الحديث لا يؤخذ إلا عن ثقة فالرأي أولى ألا يؤخذ إلا عن ثقة، فإذا حدثك الثقة عن أبي حنيفة فذاك۔

حسنؒ کہتے ہیں: جس سے حدیث لے رہے ہو اس کو اچھے سے دیکھ لو، کیونکہ یہ تمہارا دین ہے، عبداللہؒ کہتے ہیں: جب حدیث شریف ثقہ ہی سے لی جائے گی تو رائے تو بدرجہ اولیٰ ثقہ ہی سے لی جائے گی، پس جب کوئی ثقہ ابوحنیفہؒ سے روایت کرتے ہوئے تمہیں حدیث بیان کرے تو وہ ٹھیک ہے۔ **(کشف الآثار: ج ۲: ص ۹۴۹)**

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) حافظ حارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) ابوحاتم، داود بن ابی العوامؒ سے رواۃ کی ایک جماعت مثلاً حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)، ابوحامد، احمد بن سلیمانؒ (م ۳۳۰ھ)، ابوسعید، حاتم بن عقیل المراری اللؤلؤيؒ (م ۳۳۳ھ)، ابوعبداللہ، محمد بن یوسف بن ردام الرزماناخي البخاريؒ (م ۳۴۰ھ) وغیرہ نے روایت لی ہے۔ **(الاکمال: ج ۲: ص ۲۸۹، ج ۷: ص ۲۳۹، الانساب للسمعانی: ج ۶: ص ۱۱۴)** اور ان پر

کوئی جرح نہیں ملی۔

لہذا وہ یہاں پر صدوق ہیں۔

(۳)　وہب بن زمعہ، ابوعبداللہ المروزیؒ سنن ترمذی ونسائی کے راوی اور ثقہ ہیں۔(تقریب: رقم ۷۴۷۷)

(۴)　عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) مشہور ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث اور فقیہ، مجاہد ہیں۔(تقریب)

معلوم ہوا کہ یہ سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

ثابت ہوا کہ امام عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ تھے۔ اسی طرح ایک اور جگہ امام عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ

"غلب ابو حنيفة رحمه الله الناس بالحفظ و الفقه و الصيانة و شدة الورع"

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰) حافظہ، فقہ، پرہیزگاری اور اتقان میں لوگوں پر غالب تھے۔ **(مناقب للمکی: ص ۱۸۴، طبع بیروت)**

اس کی سند حسن ہے، دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۱۵: ص ۴۵۔**

غور فرمائیں! عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے نہ صرف امام صاحبؒ کے حافظہ کی تعریف کی، بلکہ فرمایا کہ وہ اپنے زمانے میں لوگوں پر حافظہ کے اعتبار سے غالب تھے، یعنی وہ **"احفظ الناس فی زمانہ"** تھے۔

- اسی طرح، صدوق، امام ابوعبداللہ الصیمریؒ (م ۴۳۶ھ) فرماتے ہیں کہ

أنشدنا ابو الحسن العباس بن احمد بن الفضل الهاشمي قال أنشدنا احمد بن محمد المنصوري قال أنشدنا علي بن محمد النخعي قال أنشدنا إسحاق بن إبراهيم بن مقراض قال أنشدنا سويد بن سعيد المروزي قال سمعت ابن المبارك يقول

(لقد زان البلاد و من عليها ... إمام المسلمين ابو حنيفة)

(بآثار و فقه في حديث ... كآثار الزبور على الصحيفة)۔(اخبار ابی حنیفۃ للصیمری: ص ۹۰)

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱)　امام ابوعبداللہ الصیمریؒ (م ۴۳۶ھ) مشہور صدوق، امام ہیں۔ **(سیر: ج ۱۷: ص ۶۱۶، الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ)**

(۲)　ابوالحسن، عباس بن احمد بن الفضل الہاشمیؒ (م ۴۰۵ھ) بھی صدوق ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج ۹: ص ۸۳)**

(۳)　احمد بن محمد بن صالح، ابوالعباس المنصوریؒ بھی صدوق، ظاہری فقیہ ہیں۔ **(الروض الباسم: ج ۱: ص ۲۹۹)**

(۴)　علی بن محمد، ابن کاس النخعیؒ (م ۳۲۴ھ) ثقہ، امام ہیں۔ (ارشاد القاصی والدانی: ص ۴۳۹)

(۵)　ابو یعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن یونس المنجنیقی البغدادیؒ (م ۳۰۴ھ) سنن نسائی کے راوی اور ثقہ، حافظ ہیں۔ (تقریب: رقم ۳۳۵)

(۶)　سوید بن سعید الانباریؒ (م ۲۴۰ھ) صحیح مسلم کے راوی اور صدوق ہیں، مگر آخری عمر میں بینائی چلی گئی تھی اور جن حضرات نے بینائی کی درستی کے وقت سنا تھا، ان کی وہ احادیث حسن ہیں۔ (تقریب: رقم ۲۶۹۰، تاریخ بغداد: ج ۹: ص ۲۲۸، تہذیب الکمال: ج ۱۲: ص ۲۵۲، الرواۃ الذین اختلفت فیھم اقوال الامام احمد جرحا و تعدیلا للشیخ کداف احمد الکد: ص ۳۹۵، رسالۃ مقدمۃ لنیل درجۃ الماجستیر)

<u>نوٹ:</u>

سوید بن سعیدؒ (م ۲۴۰ھ) انبار کے تھے اور انبار عراق کا ایک شہر ہے۔ (الانساب للسمعانی: ج ۴: ص ۸۸) پھر وہ بغداد آ کر بھی روایت بیان کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد: ج ۹: ص ۲۲۷) اور اس روایت میں موجود، ان کے شاگرد حافظ ابو یعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن یونس المنجنیقیؒ (م ۳۰۴ھ) بھی بغداد کے تھے اور راوی عام طور سے اپنے شہر کے علماء سے پہلے مستفید ہوتا ہے، پھر ان کے شیوخ کے طبقہ پر نظر ڈالی جائے، تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اہل عراق سے علی الاقل (۲۳۶ھ) سے پہلے پہلے سماع کیا تھا، کیونکہ انکے بغدادی اساتذہ میں اسماعیل بن ابراہیم، ابو ابراہیم البغدادی الترجمانیؒ کا نام ملتا ہے، جن کی وفات (۲۳۶ھ) ہوئی تھی۔ (تہذیب الکمال: ج ۳: ص ۱۳)

اور سوید بن سعیدؒ (م ۲۴۰ھ) کی بینائی "آخیر عمر" میں چلی گئی تھی، جیسا کہ حوالے گزر چکے۔ اس لحاظ سے حافظ ابو یعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن یونس المنجنیقیؒ (م ۳۰۴ھ) کا سماع سوید بن سعید الانباریؒ (م ۲۴۰ھ) سے "قبل کف بصرہ" ثابت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

لہذا یہاں پر وہ سویدؒ (م ۲۴۰ھ) صدوق ہیں۔ واللہ اعلم

(۷)　عبد اللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) مشہور ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں، جیسا کہ گزر چکا۔

لہذا یہ سند بھی حسن ہے۔ واللہ اعلم

معلوم ہوا کہ ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث اور فقہ میں امام المسلمین ہیں۔

غالباً یہی وجہ ہے کہ عبد اللہ بن المبارکؒ اپنے تلامذہ کو اہتمام کے ساتھ، امام صاحبؒ کی روایات بیان کرتے تھے، چنانچہ

- ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کہتے ہیں کہ

حدثنا عبد الصمد بن الفضل، قال: حدثنا علي بن مهران، قال: كان ابن المبارك جالسا يحدث الناس فقال: حدثني النعمان بن ثابت فاحتبس بعض الناس عن الكتابة وقال: من يعني أبو عبد الرحمن؟ قال: أعني أبا حنيفة مخي العلم قال: فأمسك بعضهم عن الكتابة، فقال ابن المبارك: أيها الناس! ما أسوء آدابكم وما أجهلكم بالأئمة وما أقل معرفتكم بالعلم وأهله، ليس أحد أحق أن يقتدى به من أبي حنيفة لانه كان اماماً تقياً نقياً ورعاً عالما، قد كشف العلم كشفا لم يكشفه احد منهم بفهم وبصر و تقى، فمن ابتغى العلم في غير طريق أبي حنيفة ضل، ثم حلف بأن لا يحدثهم شهرا۔

علی بن مہران کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن المبارکؒ بیٹھے لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے، آپ نے کہا: مجھ سے نعمان بن ثابت نے حدیث بیان کی، تو کچھ لوگ لکھنے سے رک گئے، اور کہا ابو عبد الرحمن (یعنی عبد اللہ بن المبارکؒ) کی مراد کون ہیں؟ تو ابن المبارکؒ نے کہا: میری مراد ابو حنیفہؒ ہیں۔۔۔، کہتے ہیں تو بعض لوگ لکھنے سے رک گئے، تو ابن مبارکؒ نے کہا: لوگو! تم کتنے بے ادب ہو، ائمہ سے کتنے ناواقف ہو، علم و اہل علم کے بارے میں کتنی کم جانکاری رکھتے ہو، ابو حنیفہؒ سے زیادہ کوئی اس کا حق دار نہیں کہ اس کی اقتداء کی جائے وہ امام، متقی، پاک وصاف، پرہیزگار اور عالم تھے، انہوں نے اپنے فہم، بصیرت، اور تقوے سے علم کو ایسا کھولا جیسا کسی نے نہیں کھولا، پس جو ابو حنیفہ کے راستے کے علاوہ میں علم کو تلاش کرے گا وہ گمراہ ہوگا، پھر انہوں نے قسم کھائی کہ ایک مہینے تک انہیں حدیث بیان نہیں کریں گے۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۲۳۸**)

<u>**سند کی تحقیق:**</u>

(۱) حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی توثیق گزر چکی۔

(۲) عبد الصمد بن الفضل البلخیؒ (م ۲۸۴ھ) ثقہ ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: ج۶: ص ۳۶۰**)

(۳) علی بن مہران المروزیؒ بھی ثقہ، حافظ ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم: ج۷: ص ۲۴۳**)

(۴) عبد اللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) مشہور ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں، جیسا کہ گزر چکا۔

لہذا یہ سند بھی حسن ہے۔ واللہ اعلم

اس سے معلوم ہوا کہ ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت نہ لینا، ائمہ دین کی بے ادبی اور کتاب وسنت کی عدم معرفت کی دلیل ہے۔ کیونکہ ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کو امام صاحبؒ سے، وہ روایات بھی ملی، جو دوسروں

کے پاس نہیں تھی، چنانچہ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) ہی فرماتے ہیں کہ

حدثنا عمران بن فرينام، قال: حدثنا أبو الفضل، قال: حدثنا وهب، قال: أخبرنا فضالة النسائي، قال: سمعت عبد الله بن المبارك يقول: لو لا أبو حنيفة ما كنا ندري هذا الحديث، وذكر حديثا في كتاب البيوع، قال أبو زيد: وهو حديث عمر حيث قال للانصاري: ألا وضعتم فيهم السلاح، يقول عبد الله: كنت لا أعرف تفسيره ومعناه حتى عرفنيه أبو حنيفة رحمة الله عليه۔

ابن المبارکؒ کہتے ہیں: اگر ابوحنیفہؒ نہ ہوتے تو ہمیں اس حدیث کا پتہ نہ چلتا، اور کتاب البیوع سے ایک حدیث ذکر فرمائی، ابوزیدؒ کہتے ہیں وہ حضرت عمرؓ کی حدیث ہے کہ آپؓ نے انصاریؓ سے فرمایا: کیا تم نے ان پر ہتھیار استعمال نہیں کرلیا؟ ابن المبارکؒ کہتے ہیں: مجھے اس کی تفسیر اور معنیٰ پتہ نہیں تھا یہاں تک کہ ابوحنیفہؒ نے مجھے بتایا۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص۲۳۸**)

سند کی تحقیق:

(۱) حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)،

(۲) ابوزید، عمران بن فرینامؒ،

(۳) ابوالفضل الفزاریؒ (م ۳۰۶ھ)،

(۴) وہب بن زمعۃؒ وغیرہ کی توثیق گزر چکی۔ (**کشف الآثار: ج۱: ص۲۵۵، مجلہ الاجماع: ش۱۷: ص۲۸**)

(۵) فضالۃ بن ابراہیم النسائی سنن ترمذی کے راوی اور ثقہ، ضابط ہیں۔ (**تقریب: رقم ۵۳۹۴**)

(۶) عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کی توثیق گزر چکی۔

اس کی سند بھی حسن ہے۔

نیز ایک اور روایت میں عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے اصحاب الاوزاعی کو روایت بیان کرنے سے، اس لئے رک گئے کہ ان حضرات نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو حدیث میں کمزور سمجھا تھا۔ فیما اعلم۔ چنانچہ

- حافظ عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا محمد بن علي بن سهل، قال: حدثنا محمد بن حرب، قال: أخبرنا النضر الاصم، عن القاسم بن الريان، قال: حدث ابن المبارك بالشام عن أبي حنيفة فقال أصحاب الأوزاعي: تحدث عن أبي حنيفة؟ قال: فرمى بالكتاب من يده وقام غضبان وقال: ما رأيت مثل أبي حنيفة۔

قاسم بن الریانؒ کہتے ہیں کہ ابن المبارکؒ نے ملک شام میں ابوحنیفہؒ سے حدیث بیان کی، تو امام اوزاعیؒ کے شاگردوں نے کہا: کیا آپ ابوحنیفہؒ سے حدیث بیان کرتے ہو؟ تو ابن المبارکؒ نے کتاب اپنے ہاتھ سے پھینک دی اور غصے سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں نے ابوحنیفہ جیسا نہیں دیکھا۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج۱: ص ۲۳۸**)

سند کی تحقیق:

(۱)　حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م **۳۴۰ھ**) کی توثیق گزر چکی۔

(۲)　محمد بن علی بن سہل، ابوبکر المروزیؒ (م **۲۹۶ھ**) صدوق ہیں۔ (**الکامل لابن عدی: ج۷: ص۵۵۹، تاریخ جرجان: ص۳۹۶، مصباح الأریب في تقریب الرواۃ الذین لیسوا في تقریب التهذیب: ج۴: ص۱۸۴**)

(۳)　محمد بن حرب بن خربان النشائی (م **۲۵۵ھ**) صحیحین کے راوی اور صدوق ہیں۔ (**تقریب: رقم ۵۸۰۴**)

(۴)　ابو عبداللہ، النضر بن عبداللہ الاصم مقبول ہیں۔ (**تقریب: رقم ۷۱۳۸**)

ان سے ایک جماعت مثلاً محمد بن علی بن الحسن بن شقیقؒ (م **۲۵۰ھ**)، احمد بن سیار المروزیؒ (م **۲۶۸ھ**)، محمد بن حرب بن خربان النشائی (م **۲۵۵ھ**) وغیرہ نے روایت لی ہے اور حافظ ابن حبانؒ (م **۳۵۴ھ**) نے ''الثقات'' میں شمار کیا ہے۔ (**الکفایۃ للخطیب: ص ۱۲۲، کتاب الثقات لابن حبان: ج۹: ص ۲۱۳**)

لہذا وہ صدوق ہیں۔ (**مجلہ الاجماع: ش۱۶: ص۳۱**)

(۵)　صاحب عبداللہ بن المبارک، القاسم بن محمد بن الریان المروزیؒ سے امام العلل، امام ابوزرعہؒ (م **۲۶۴ھ**) نے روایت لی ہے۔ (**الضعفاء لابی زرعۃ: ج۲: ص۴۷۹**) اور امام العلل امام ابوزرعہؒ (م **۲۶۴ھ**) اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت لیتے تھے۔ (**دراسات حدیثیۃ متعلقۃ بمن لا یروی الا عن ثقۃ للشیخ ابی عمرو الوصابی: ص۲۹۰**)

لہذا وہ بھی کم از کم صدوق ہیں۔ (**نیز دیکھئے مساوئ الأخلاق للخرائطی: ص ۲۰۴**)

(۶)　عبداللہ بن المبارکؒ (م **۱۸۱ھ**) کی توثیق گزر چکی۔

لہذا یہ سند بھی حسن ہے۔

غور فرمائیں! اگر ابن المبارکؒ (م **۱۸۱ھ**) کے نزدیک امام صاحبؒ (م **۱۵۰ھ**) حدیث میں یتیم یا کمزور ہوتے، تو اصحاب الاوزاعی کے کہنے پر رک جاتے، لیکن انہوں نے جو کیا اور جو کہا، وہ تو روایت میں آپ کے سامنے ہے۔ لہذا ابن المبارکؒ (م **۱۸۱ھ**) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م **۱۵۰ھ**) حدیث میں ثقہ اور بے مثال ہیں۔ واللہ اعلم

غالباً یہی وجہ ہے کہ جو لوگ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت نہیں لیتے، وہ ابن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے یہاں تفریط کا شکار ہیں، چنانچہ صدوق، حافظ الحدیث، محدث ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کہتے ہیں کہ

حدثنا أبو زيد عمران بن فرينام، قال: أخبرنا أبو الفضل قال: أخبرنا وهب، عن ابن مزاحم، عن عبد الله أنه قال: أفرط هؤلاء وأفرط هؤلاء، أهل الشام لا يقبلون من أهله شيئا، وأصحابنا لا يروون من قوله شيئا؛ يعني أبا حنيفة رحمة الله عليه۔

یہ لوگ افراط کا شکار ہو گئے اور یہ لوگ [بھی] افراط کا شکار ہو گئے، یعنی اہل شام، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کی اہلیت کو بالکل بھی نہیں مانتے اور ہمارے اصحاب ان کے اقوال میں سے کوئی قول بھی روایت نہیں کرتے۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج ۱: ص ۲۳۸**)

اس سند کے تمام روات ثقہ یا صدوق ہیں (**مجلہ الاجماع: ش ۱۷: ص ۲۸**) اور سند حسن ہے۔ واللہ اعلم

ان تمام اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ امام عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) امام المسلمین حدیث میں ثقہ اور بے مثال ہیں اور ان سے روایت نہ کرنا تفریط کے شکار ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم

صدوق راوی توبۃ بن سعد القاضی کے نزدیک، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے ماہر تھے۔

صدوق راوی توبہ بن سعد القاضی المروزیؒ (م ۱۷۸ھ) نے بھی امام صاحبؒ (م ۱۸۱ھ) کو حدیث کا ماہر قرار دیا ہے، چنانچہ امام ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا داود بن أبي العوام، قال: حدثنا وهب، قال: حدثنا عبدالعزيز [بن أبي رزقه]، قال: كان توبة بن سعد جالس اباحنيفة، وأخذ منه صفو علمه، وكان لا يجاوز في فتياه وقضاياه أقاويله، وكان يقول: حسبي أبو حنيفة حجة فيما بيني وبين ربي، لانه جمع الخصال التي تلزم الاقتداء به، فقها به يضرب المثل، وبصراً في أصول الدين وفروعه وورعا وتقوى رحمة الله عليهم۔

عبدالعزیز بن ابی رزقہؒ کہتے ہیں: توبہ بن سعدؒ نے امام ابوحنیفہؒ کی مجالست اختیار کی، اور آپ سے صاف ستھرا علم اخذ کیا، وہ اپنے فتوے اور فیصلوں میں امام ابوحنیفہؒ کے قول سے تجاوز نہیں کرتے تھے، اور کہتے تھے: ابوحنیفہؒ، میرے اور میرے رب کے درمیان بطور حجت، میرے لئے کافی ہیں، اس لئے کہ آپ ان تمام اوصاف کے جامع ہیں جس کی وجہ سے آپ کی اقتداء لازم ہے، فقہ میں آپ ضرب المثل ہیں، دین کے اصول وفروع اور پرہیزگاری وتقوے کے بھی جامع ہیں۔ (**کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: ج ۱: ص ۲۱۶**)

سند کی تحقیق:

(۱) حافظ حارثیؒ (م ۳۴۰ھ)،

(۲) ابوحاتم، داود بن ابی العوامؒ اور

(۳) وہب بن زمعہ، ابوعبداللہ المروزیؒ کی توثیق گزر چکی۔

(۴) عبدالعزیز بن ابی رزمۃ، ابومحمد المروزیؒ (م ۲۰۶ھ) سنن ابی داود وترمذی کے راوی ثقہ ہیں۔ (**تقریب: رقم ۴۰۹۶**)

(۵) قاضی توبۃ بن سعد بن عثمان بن یسار المروزیؒ (م ۱۷۸ھ) صدوق ہیں۔ (**کتاب الثقات لابن حبان: ج ۶: ص ۱۲۰، کتاب الثقات للقاسم: ج ۳: ص ۱۱۴، الاکمال لابن ماکولا: ج ۴: ص ۴۳۰**)

لہذا ثابت ہوا کہ صدوق راوی توبہ بن سعد القاضی المروزیؒ (م ۱۷۸ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) اصول الدین یعنی قرآن وحدیث کے ماہر تھے۔

ثقہ، امام عبد العزیز بن ابی رزمۃؒ (م ۲۰۶ھ) کے نزدیک، امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کی کثرت کے حریص ہیں۔

ثقہ، امام، محدث ابو محمد، عبد العزیز بن ابی رزمہؒ (م ۲۰۶ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کی طلب حدیث کی طرف توجہ اور اس کے حصول کے لئے ان کی حرص کو ذکر فرمایا، چنانچہ امام ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

حدثنا داود بن أبي العوام، قال: سمعت وهبا، يقول: سمعت عبد العزيز بن أبي رزمة وذكر علم أبي حنيفة بالحديث قال: قدم الكوفة محدث فقال أبو حنيفة لأصحابه: انظروا اهل عنده شيء من الحديث ليس عندنا، قال: وقدم عليهم محدث آخر، فقال لأصحابه مثل ذلك۔

عبد العزیز بن اَبی رزمہؒ نے امام ابو حنیفہؒ کے علم حدیث کا ذکر کرتے ہوئے کہا: کوفہ میں ایک محدث آئے تو امام ابو حنیفہؒ نے اپنے اصحاب سے کہا: دیکھو ان کے پاس کوئی ایسی حدیث ہے جو ہمارے پاس نہیں، کہتے ہیں: ایک اور محدث بھی کوفہ آئے تب بھی آپ نے اپنے اصحاب سے یہی کہا۔ **(کشف الآثار الشریفۃ للحارثی: ج ۱: ص ۲۹۴)**

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱) حافظ حارثیؒ (م ۳۴۰ھ)،

(۲) ابو حاتم، داود بن ابی العوامؒ،

(۳) وہب بن زمعہ، ابو عبد اللہ المروزی اور

(۴) عبد العزیز بن ابی رزمۃ، ابو محمد المروزیؒ (م ۲۰۶ھ) کی توثیق گزر چکی۔

لہذا یہ سند حسن ہے۔

اور معلوم ہوا کہ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) حدیث کے حصول اور اس کی کثرت کی طرف توجہ کرتے تھے۔

کیا عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کو آخری عمر میں ترک کر دیا تھا؟؟؟

-مولانا نذیر الدین قاسمی

توضیح الکلام: ص ۹۳۳ پر محترم ارشاد الحق اثری صاحب لکھتے ہیں: کہ

امام ابن حبانؒ نے بسند متصل نقل کیا ہے کہ ابراہیمؒ بن شماس فرماتے ہیں میں نے امام ابن مبارکؒ کو "ثغر" کے مقام میں دیکھا وہ کتاب لوگوں پر پڑھ رہے تھے، جب امام ابوحنیفہؒ کا ذکر آتا، تو فرماتے: اضربوا علیہ اس پر نشان لگالو اور یہ آخری کتاب تھی، جو انھوں نے لوگوں کو سنائی تھی۔ **(الثقات ترجمہ ابراہیم بن شماس)**، السنۃ لابن احمد میں ہے کہ یہ واقعہ امام بن مبارکؒ کی وفات سے بضعۃ عشر ۱۳ - ۱۴ دن پہلے کا ہے۔ ابراہیم بن شماس ثقہ ہیں (تقریب: ص ۲۲) اور ابن حبانؒ نے ان سے یہ روایت بواسطہ عمر بن محمد البجیری یقول سمعت محمد بن سہل بن عسکر بیان کی ہے اور محمد بن سہل ثقہ، امام ہیں۔ **(تقریب: ص ۴۴۸)**

اور عمر بن محمد البجیری حافظ حدیث اور ثقہ، امام ہیں۔ **(تذکرہ: ج ۲: ص ۷۱۹)**

اور یہ قول ابراہیمؒ سے مختلف اسانید کے ساتھ تاریخ بغداد (ص ۴۱۴ ج ۱۳) اور المجروحین لابن حبان (ص ۷۱ ج ۳) السنۃ لعبداللہ بن احمد (ص ۲۱۱، ۲۱۴، ج ۱) العلل ومعرفۃ الرجال (ص ۲۴۲ ج ۲) میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک مزید فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ سے چار سو حدیثیں نقل کی ہیں، جب میں عراق واپس جاؤں گا، تو انھیں مسخ کر دوں گا۔ **(بغدادی: ص ۴۱۳ ج ۱۳)**

امام ابن عبدالبرؒ بسند متصل معلّی بن اسد نقل کرتے ہیں:

قلت لابن المبارک کان الناس یقولون انک تذهب الی قول ابی حنیفة قال لیس کل مایقول الناس یصیبون فیه قد کنا ناتیه زماناً و نحن لا نعرفه فلما عرفناه ترکناه۔ (الانتقاء: ص ۱۵۱)

یعنی میں نے ابن مبارکؒ سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ تم ابوحنیفہؒ کے قول کی اقتدا کرتے ہو، تو انھوں نے جواب دیا لوگوں کی ہر بات صحیح نہیں ہوتی، ہم ایک زمانہ تک ان کے پاس جاتے تھے مگر انھیں پہچانتے نہ تھے لیکن ہمیں معلوم ہو گیا تو انھیں چھوڑ دیا۔ [۱]

امام ابن ابی حاتمؒ غالباً انہی اقوال کی روشنی میں فرماتے ہیں:

---

(۱) اس کی سند ضعیف ہے، محمد بن روح المدائنی کا تعین اور توثیق مطلوب ہے، نیز دیکھئے ص:۔

ترکہ ابن المبارک بآخرہ

کہ ابن مبارک نے بالآخرہ انھیں چھوڑ دیا تھا۔

علمائے احناف امام ابوحنیفہؒ کی تعریف میں امام ابن مبارکؒ کا نام بڑے اچھوتے انداز میں لیتے ہیں اوران کے غیر مستند قصائد اور اقوال کو شہ سرخیوں سے ذکر کرتے ہیں حالانکہ مندرجہ بالا اقوال ان سے یکسر منافی ہیں۔ اگر ان اقوال کو صحیح سلیم کرلیا جائے تو ان میں تطبیق کی صورت بالکل ظاہر ہے کہ آخری عمر میں امام ابن مبارکؒ کی امام ابوحنیفہؒ سے عقیدت کافور ہو چکی تھی، جیسا کہ امام ابن ابی حاتمؒ نے کہا، بلکہ امام ابن مبارکؒ کے شاگرد رشید ابراہیم بن شماسؒ کے الفاظ بھی یہی ہیں کہ "ترک ابن المبارک ابا حنیفة ؒ فی آخر امرہ"۔(**المجروحین لابن حبان: ج ۳ ص ۷۱**)

الجواب:

ابراہیم بن شماسؒ (م ۲۲۱ھ) کی جس روایت کی بنیاد پر امام ابن ابی حاتمؒ (م ۳۲۷ھ) وغیرہ ائمہ نے کہا کہ "ترکہ ابن المبارک بآخرہ"، اس خاص روایت کو ائمہ محدثین بلکہ دیگر کبار اصحاب عبداللہ بن مبارکؒ نے جھوٹی، مرجوح، بلکہ خود ابراہیم بن شماسؒ (م ۲۲۱ھ) نے اس روایت سے انکار کردیا ہے، چنانچہ ثقہ، امام ابوعبداللہ ابن ابی حفص البخاریؒ (م ۲۶۴ھ) فرماتے ہیں کہ

قال ابو اسحاق الخلال صاحب عبد اللہ بن المبارک: بلغنی ان ابراھیم بن شماس یقول: ان عبد اللہ بن المبارک ترک ابا حنیفة فغمنی ذلک و انکرت، فجئت الی ابراھیم بن شماس و انا شبہ المغضب فقلت بلغنی عنک انک قلت: عبد اللہ ترک ابا حنیفة، فقال معاذ اللہ ما قلت من ھذا شیئاً۔

ابواسحاق الخلال، عبداللہ بن المبارک کے شاگرد کہتے ہیں: مجھے پتہ چلا کہ ابراہیم بن شماس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن المبارکؒ نے ابوحنیفہؒ کو ترک کردیا، تو مجھے اس سے غم ہوا اور میں نے انکار کیا، پھر میں ابراہیم بن شماسؒ کے پاس گیا اور میں کچھ غصہ میں تھا، میں نے کہا: مجھے آپ کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ آپ کہتے ہیں: عبداللہ نے ابوحنیفہ کو چھوڑ دیا، تو انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔(**مناقب الامام ابی حنیفة للزرنجری: ص ۱۴۲ - ۱۴۳، نیز دیکھئے کشف الآثار الشریفة: ج ۲: ص ۲۵۲**)[۱]

---

(۱)　مناقب الامام ابی حنیفة للزرنجری میں اگرچہ اس روایت کے شروع میں ثقہ، امام ابوعبداللہ ابن ابی حفص البخاریؒ (م ۲۶۴ھ) کا نام لکھا نہیں ہے، لیکن اسی کتاب کے شروع میں صدوق، امام شمس الائمہ ابوالفضل، بکر بن محمد الزرنجریؒ (م ۵۱۲ھ) نے ابوعبداللہ بن ابی حفصؒ (م ۲۶۴ھ) اور ان کی کتاب مناقب ابی حنیفة کا نہ صرف ذکر کیا، بلکہ اس کتاب کی مکمل سند بھی بیان کردی ہے (ص ۱۰۷-

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ روایت ابراہیم بن شماسؒ (م ۲۲۱ھ) کا وہم تھا، تب ہی تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا۔ اسی طرح صدوق، حافظ الحدیث، امام ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) فرماتے ہیں کہ

قال أبو زيد عمران بن فرينام: سمعت بعض أصحابنا يذكر قال: قيل لاحمد بن مردويه إن إبراهيم بن شماس يذكر أن عبد الله ترك أبا حنيفة فغضب وقال: قل لابراهيم: أن ثالثة وثلاثين كتاباً من كتب عبد الله تكذبك، فكان تأول على عبد الله: ثم أنكر جميع ذلك لما أنكر عليه وصرفه إلى غيره۔

ابوزید عمران بن فرینامؒ کہتے ہیں کہ میں نے ہمارے بعض ساتھیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ احمد بن مردویہ سے کہا گیا: ابراہیم بن شماس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابوحنیفہ کو ترک کر دیا تو وہ ناراض ہو گئے اور کہا: ابراہیم سے کہو: عبداللہ کی کتابوں میں سے تینتیسویں کتاب تمہاری تکذیب کرتی ہے، پھر وہ عبداللہ پر تاویل کرتے تھے، پھر جب ان پر نکیر کی گئی تو ان تمام چیزوں کا انکار کر دیا اور اسے دوسرے کی طرف پھیر دیا۔ (**کشف الآثار الشریفۃ: ج ۲: ص ۲۵۲**)

سند کی تحقیق:

(۱) ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) صدوق، حافظ الحدیث ہیں، اور

(۲) ابوزید، عمران بن فرینامؒ ثقہ ہیں، جیسا کہ تفصیل گزر چکی۔ (**دیکھئے ص: ۳۳**)

(۳) ''**بعض اصحابنا**'' کی جہالت مضر نہیں، کیونکہ دیگر اصحاب عبداللہؒ نے اس روایت کی تائید فرمائی ہے، جیسا کہ گزر چکا۔

(۴) احمد بن محمد بن موسی، ابوالعباس المروزی المعروف بمردویہؒ (م ۲۳۵ھ) ثقہ، حافظ الحدیث اور مکثر عن ابن المبارک ہیں۔ (**تاریخ الاسلام: ج ۵: ص ۶۴۷، تقریب**)

---

۱۰۸) اور اس کتاب میں اکثر جگہ ان ہی کی کتاب سے استفادہ بھی کیا ہے، نیز اس باب [**روایة بعض الائمة عن ابی حنیفة وقولهم فیه**] کے شروع میں بھی اکثر جگہ انہوں نے امام ابوعبداللہ ابن ابی حفص البخاریؒ (م ۲۶۴ھ) سے یا اس سند میں موجود ان کے شیخ کے حوالے سے ہی ائمہ کے اقوال ذکر کئے ہیں، (**مناقب الامام ابی حنیفۃ للزرنجری: ص ۱۳۰**، نیز دیکھئے ۱۳۴، ۱۳۵) جس کی واضح مثال یہی ابواسحاق الخلالؒ (م ۴۱۲ھ) کی روایت ہے، جس میں صاحب کتاب، امام ابوالفضل، الزرنجریؒ (م ۵۱۲ھ) نے یہ روایت مناقب ابی حنیفۃ لابن ابی حفص سے ہی ذکر کی ہے، مگر ان کا نام نہیں لیا، بلکہ ان کے شیخ ابواسحاق الخلالؒ (م ۴۱۲ھ) کے حوالے سے روایت نقل کر دی ہے۔ لیکن امام ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کی روایت میں امام ابوعبداللہ ابن ابی حفص البخاریؒ (م ۲۶۴ھ) کا ذکر ہے، دیکھئے **کشف الآثار الشریفۃ: ج ۲: ص ۲۵۲**۔

لہذا یہ روایت حسن ہے۔ واللہ اعلم

* غالباً یہی وجہ ہے کہ صدوق، حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کہتے ہیں کہ

إن إبراهيم بن شماس كان ظاهر العداوة لأبي حنيفة، يروي في أمر أبي حنيفة أشياء لا تثبت ولا تصح ولا يقبل قوله وقول أمثاله في أبي حنيفة ولا في عبد الله۔۔۔۔۔ وقد كان أوقع إبراهيم بن شماس في الناس في تأويل تأوله على عبد الله: أن عبد الله ترك أبا حنيفة حتى انتصب له أصحاب عبد الله ففسقوه وردوا عليه وكذبوه حتى أنكر ذلك۔

یقیناً ابراہیم بن شماسؒ ابوحنیفہؒ سے کھلی عداوت رکھتے تھے، اور ابوحنیفہؒ کے بارے میں بہت سی ایسی چیزیں روایت کرتے تھے جو نہ صحیح ہیں نہ ثابت، اور ان کا اور ان جیسوں کا قول نہ ابوحنیفہؒ کے بارے میں مقبول ہے نہ ابن مبارکؒ کے بارے میں، اور ابراہیم بن شماس نے لوگوں کو ایسی تاویل میں مبتلا کر دیا تھا جو انہوں نے عبداللہؒ پر کی تھی کہ عبداللہ نے ابوحنیفہ کو ترک کر دیا، یہاں عبداللہؒ کے شاگردان کے خلاف کھڑے ہوئے، ان کی تفسیق کی، ان پر رد کیا، ان کی تکذیب کی یہاں تک کہ انہوں نے ان کا انکار کیا۔ (**کشف الآثار: ج ۱: ص ۲۵۱-۲۵۲**)

* ثقہ، امام ابوعبداللہ ابن ابی حفص البخاریؒ (م ۲۶۴ھ) فرماتے ہیں کہ

''وبعض الطاعنين والحاسدين يقول: إن عبد الله بن المبارك ترك أقاويل أبي حنيفة وترك مسائله وترك الرواية عنه، فقال أبو عبد الله: سمعت بمكة يذكر هذا الكلام، فأخبرت الحسن بن الربيع - وكان من أصحاب عبد الله بن المبارك فقُلت هذا الكلام فقال: هؤلاء كذبوا على عبد الله، فإني سمعته قبل موته بثلاثة أيام يروي عن أبي حنيفة ويذكر مسائل أبي حنيفة، فمن أخبرك غير هذا فلا تصدقه فإنه كذاب''

بعض طعن کرنے والے اور حاسدین کہتے ہیں کہ عبداللہ بن المبارکؒ نے ابوحنیفہؒ کے اقوال، ان کے مسائل اور ان سے روایت کرنا ترک کر دیا تھا، ابوعبداللہ کہتے ہیں: میں نے مکہ میں اس کلام کا تذکرہ سنا، تو میں نے عبداللہ بن المبارکؒ کے شاگرد الحسن بن الربیع اس کلام کا ذکر کر کے اس کے بارے میں جاننا چاہا تو انہوں نے کہا: یہ لوگ عبداللہؒ پر جھوٹ باندھتے ہیں، میں نے ان کی وفات سے تین روز پہلے انہیں سنا وہ ابوحنیفہؒ سے روایت بیان کر رہے تھے اور ان کے مسائل ذکر کر رہے تھے، پس جو تمہیں اس کے علاوہ کوئی بات بتائے اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ وہ کذاب ہے۔ (**مناقب الامام ابی حنیفۃ لابن ابی حفص** بحوالہ مناقب الامام ابی حنیفۃ للزرنجری: ص ۱۵۸)

لہذا جب عبداللہ بن المبارکؒ (م ۱۸۱ھ) نے اپنی وفات سے ''۳'' دن پہلے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) سے روایت بیان

کی ہے، ان کے اقوال ذکر کئے ہیں، تو اس سے ابراہیم بن شماسؒ (م ۲۲۰؁ھ) وغیرہ کی روایت کی حیثیت ظاہر ہوجاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ

- ابراہیم بن شماسؒ (م ۲۲۱؁ھ) کی روایت وہم وخطاء ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ خود ابن شماسؒ (م ۲۲۱؁ھ) نے بھی اپنی روایت سے انکار کر دیا تھا۔

- معلیٰ بن اسدؒ (م ۲۱۸؁ھ) کی روایت بھی سنداً ضعیف ہے، جیسا کہ تفصیل گزر چکی، نیز اگر سند درست بھی ہوجائے، تو تب بھی کبار اصحاب عبداللہ مثلاً حافظ ابواسحاق الخلالؒ (م ۲۴۱؁ھ)، حافظ ابوالعباس مردویہؒ (م ۲۳۵؁ھ) اور حافظ ابوعلی، الحسن بن الربیع البجلیؒ (م ۲۲۰؁ھ) وغیرہ نے اس طرح کی روایات کا رد کر دیا ہے۔

- بلکہ وفات سے ''۳'' دن سے پہلے بھی امام عبداللہ بن مبارکؒ (م ۱۸۱؁ھ) نے امام صاحبؒ (م ۱۵۰؁ھ) سے روایت بیان کی ہے، لہذا صحیح وراجح یہی ہے کہ امام ابن المبارکؒ (م ۱۸۱؁ھ)، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) کو ثقہ، احفظ الناس اور امام المسلمین سمجھتے تھے، یہاں تک آپؒ کی وفات ہوگئی۔ واللہ اعلم

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اپنے وقت پر کامل ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائیں۔۔ آمین۔

سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) بھی امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کی فضیلت کے قائل ہو گئے تھے۔

- مولانا نذیر الدین قاسمی

ثقہ، امام ابوعبداللہ بن ابی حفصؒ (م ۲۶۴ھ) فرماتے ہیں کہ

سمعت حامد بن آدم قال: ذكرت ذلك ليعلى بن عبيد الطنافسي فضحك و قال: هذا عندنا مشهور ظاهر،

[قال ابن ابی حفص علیہ الرحمۃ] فكان هذا أول حال سفيان ثم بعد ذلك أقر بفضل ابی حنيفة حتى قال أبو سعد الصغاني - و اسمه محمد بن ميسر - كنت أختلف إلى أبي حنيفة فيقول: من أين جئت؟ قلت: كنت عند سفيان. فقال أبو حنيفة: إنک جئت من عند رُجل لو ان الاَسود و عُلَقَمة كانا حيين لا حتاجا إلى مثله۔

قال: فآتي سفيان فيقول: من أين جئت؟ فأقول: من عند أبي حنيفة. قال: إنک جئت من عند رجل تجد عنده علماً كثيراً۔

ثم روى سفيان عن أبي حنيفة عن عثمان بن راشد عن عائشة بنت عجرد عن ابن عباس ؓ في الجنُب يترك المضمضة و الاستنشاق و يصلي قال: يعيد الصلاة۔

و روى سفيان ثوری قال: حدثنا أبو حنيفة عن عاصم بن أبي النجود عن أبي رزين عن ابن عباس ؓ في المرأة ترتد عن الإسلام قال: تحبس و لا تقتلُ۔

[قال شمس الائمۃ الزرنجری علیہ الرحمۃ] فصح ما قلنا: إن سفيان الثوری قد اقر بفضل ابی حنيفة علیہ الرحمۃ۔

حامد بن آدمؒ کہتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ یعلیٰ بن عبید الطنافسی سے کیا تو وہ ہنسے اور کہا یہ ہمارے ہاں بہت مشہور ہے، ابن ابی حفصؒ کہتے ہیں کہ سفیان کا یہ حال پہلے تھا، بعد میں وہ ابوحنیفہؒ کے فضل کو ماننے لگے تھے، یہاں تک کہ ابوسعد محمد بن میسر الصغانیؒ کہتے ہیں: میں ابوحنیفہؒ کے پاس آتا تو وہ پوچھتے کہاں سے آرہے ہو؟ میں کہتا میں سفیان کے یہاں تھا، تو ابوحنیفہؒ کہتے: تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو کہ اگر اسود اور علقمہ زندہ ہوتے تو وہ بھی ایسے شخص کے محتاج ہوتے، کہتے ہیں پھر میں سفیان کے پاس آتا، وہ پوچھتے کہاں سے آرہے ہو؟ میں کہتا ابوحنیفہ کے یہاں سے، تو وہ کہتے: تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو جن کے پاس تمہیں علم کثیر ملے گا۔ پھر سفیانؒ نے ابوحنیفہؒ کی سند سے ابن عباسؓ کا یہ فتویٰ روایت کیا کہ اگر جنبی مضمضہ اور استنشاق چھوڑ دے اور نماز پڑھ لے تو اسے نماز

لوٹانا ہوگی، اور سفیانؒ نے امام ابوحنیفہؒ کی سند سے ابن عباسؓ کا یہ فتویٰ بھی روایت کیا ہے کہ اسلام سے مرتد ہو جانے والی عورت کو قید کیا جائے گا، اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ شمس الائمہ زرنجریؒ کہتے ہیں: پس صحیح وہی ہے جو ہم نے کہا کہ سفیان ثوریؒ امام ابوحنیفہؒ کے فضل کے قائل ہو گئے تھے۔ (**مناقب الامام ابی حنیفۃ لابن ابی حفص** بحوالہ مناقب الامام ابی حنیفۃ للزرنجری: ص ۱۲۶-۱۲۷، نیز دیکھئے **کشف الآثار: ج۱: ص ۹۳-۹۴**)

سند کی تحقیق:

(۱) امام ابوعبداللہ، محمد بن احمد بن حفص البخاریؒ (م ۲۶۴ھ) ثقہ، امام ہیں۔ (**سیر: ج۱۲: ص ۶۱۷**)

(۲) حامد بن آدمؒ میں کوئی حرج نہیں ہے، جب وہ ثقہ سے روایت کرتے ہے۔ (**الکامل لابن عدی: ج۳: ص ۴۰۹**) اور یہاں بھی وہ ثقہ سے ہی روایت کر رہے ہے۔، لہذا وہ صدوق ہیں۔

(۳) یعلی بن عبید الطنافسیؒ (م ۲۰۹ھ) کتب ستہ کے راوی اور ثقہ ہیں۔ (**تحریر تقریب التہذیب: رقم ۷۸۴۴**)

لہذا یہ سند حسن ہے اور معلوم ہوا کہ سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کی فضیلت اور توثیق کے قائل ہو گئے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک روایت میں امام سفیان ثوریؒ (م ۱۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ

''إن كان أبو حنيفة يركب في العلم أحد من سنان الرمح كان و الله شديد الأخذ للعلم ذابا عن المحارم متبعا لأهل بلده لا يستحل أن يأخذ إلا بما يصح عنده من الآثار عن النبي صلى الله عليه و سلم شديد المعرفة بناسخ الحديث و منسوخه و كان يطلب أحاديث الثقات و الآخر من فعل النبي صلى الله عليه و سلم و ما أدرك عليه عامة العلماء من أهل الكوفة في اتباع الحق أخذ به و جعله دينه قد شنع عليه قوم فسكتنا عنهم بما نستغفر الله تعالى منه بل قد كانت منا اللفظة بعد اللفظة قال قلت أرجو ان يغفر الله تعالى لك ذلك''

بے شک ابوحنیفہ علم کے معاملہ میں نیزے کی نوک سے بھی تیز دھار پر سوار ہوتے، واللہ وہ علم کے شدید حاصل کرنے والے، قابل احترام چیزوں کا دفاع کرنے والے، اپنے اہل شہر (علماء) کی اتباع کرنے والے، حضرت نبی اکرم ﷺ کی انہیں احادیث کو لیتے جو آپ کے نزدیک صحیح ہوتیں، ناسخ و منسوخ احادیث کو خوب جانتے تھے، آپ ثقات کی احادیث، حضرت نبی اکرم ﷺ کے افعال کو تلاش کرتے، اور حق کی اتباع میں علماء اہل کوفہ کی اکثریت جس پر ہوتی اسی کو آپ لیتے اور اس کو اپنا دین بنا لیتے، کچھ لوگوں نے آپ پر طعن و تشنیع کی تو اس پر ہم خاموش رہے، اس پر ہم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں، بلکہ ایک آدھ لفظ ہم بھی کہہ

دیا کرتے تھے، کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی اس چیز کو (بھی) معاف فرما دیں گے۔ (**اخبار ابی حنیفۃ و اصحابہ: ص ۷۵**)

یہ روایت حسن ہے۔ (دیکھئے **مجلہ الاجماع: ش ۲۱: ص ۶۰**)

- اسی طرح، صدوق، امام ابو عبد اللہ الصیمری (م ۴۳۶ھ) فرماتے ہیں کہ

أخبرنا أبو القاسم عبد الله بن محمد المعدل قال ثنا مكرم بن أحمد قال ثنا عبد الصمد بن عبد الله الدلال عن عبد الله بن إبراهيم بن قتيبة قال أنبأ ابن نمير قال حدثني إبراهيم بن البصير عن إسماعيل بن حماد عن أبي بكر بن عياش قال مات عمر بن سعيد أخو سفيان فأتيناه نعزيه فإذا المجلس غاص بأهله وفيهم عبد الله ابن إدريس إذ أقبل أبو حنيفة في جماعة معه فلما رآه سفيان تحرك عن مجلسه ثم قام فاعتنقه وأجلسه في موضعه وقعد بين يديه قال أبو بكر فاغتظت عليه وقال ابن ادريس ويحك ألا ترى فجلسنا حتى تفرق الناس وقلت لعبد الله بن إدريس لا تقم حتى نعلم ما عنده في هذا قلت يا أبا عبد الله رأيتك اليوم فعلت شيئا أنكرته وأنكره أصحابنا عليك قال وما هو قلت جاءك أبو حنيفة فقمت إليه وأجلسته في مجلسك وصنعت به صنيعا بليغا وهذا عند أصحابنا منكر قال فما أنكرتم من ذلك هذا الرجل من العلم بمكان فإن لم أقم لعلمه قمت لسنه وإن لم أقم لسنه قمت لفقهه وإن لم أقم لفقهه قمت لورعه فاحجمني فلم يكن له عندي جواب۔

ابوبکر بن عیاشؒ کہتے ہیں سفیانؒ کے بھائی عمر بن سعیدؒ کا انتقال ہوگیا، ہم ان کی تعزیت کے لئے گئے، مجلس لوگوں کیسے بھری ہوئی تھی، ان میں عبد اللہ بن ادریسؒ بھی تھے، اتنے میں ابوحنیفہؒ اپنے ساتھ ایک جماعت کو لے کر آئے، جب سفیان نے انہیں دیکھا تو اپنی جگہ سے ہٹے اور کھڑے ہو کر ان سے معانقہ کیا اور انہیں اپنی جگہ بٹھایا، اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے، ابوبکرؒ کہتے ہیں مجھے ان پر غصہ آیا، ابن ادریسؒ نے (ابوبکرؒ سے) کہا آپ دیکھ نہیں رہے (یعنی مجلس بھری ہوئی ہے) پس ہم بیٹھ گئے یہاں تک کہ لوگ چلے گئے، تو میں نے ابن ادریسؒ سے کہا تم نہ جاؤ یہاں تک کہ ہم معلوم کر لیں کہ ان کے دل میں ان کے بارے میں کیا ہے، میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ آج میں نے آپ کو ایک ایسا کام کرتے دیکھا جو مجھے بھی ناپسند ہوا اور ہمارے ساتھیوں نے اس کو پسند نہیں کیا، انہوں نے کہا وہ کیا؟ میں نے کہا: ابوحنیفہ تمہارے پاس آئے، تو آپ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور انہیں اپنی جگہ بٹھایا اور ان کا بہت اکرام کیا، یہ ہمارے ساتھیوں کو ناگوار ہوا، انہوں نے کہا: تمہیں اس پر کیوں اعتراض ہے!! اس شخص (ابوحنیفہؒ) کا ایک علمی مقام ہے، تو اگر میں ان کے علم کی وجہ سے نہ کھڑا ہوتا تو ان کی عمر کی جگہ کھڑا ہوتا، اگر عمر کی وجہ سے نہیں تو ان کے فقہ کی وجہ سے، اور اگر ان کے فقہ کی وجہ

سے نہیں تو ان کے تقویٰ طہارت کی وجہ سے، تو انہوں (سفیانؒ) نے میرا منہ بند کر دیا، میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ **(اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ للصیمری: ص ۸۰-۸۱، نیز دیکھئے تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۱، مسند الامام الاعظم لابن خسرو: ج ۱: ص ۱۶۰، کشف الآثار للحارثی: ج ۱: ص ۸۷)**

<u>سند کی تحقیق:</u>

(۱)　امام عبداللہ الصیمریؒ (م ۳۶۴ھ) صدوق، جید النظر اور اہل علم میں سے ہیں۔ **(تاریخ بغداد: ج ۸: ص ۷۷)**

(۲)　اگرچہ ابو القاسم، محمد بن عبداللہ ابن الثلاجؒ (م ۳۸۷ھ) پر کلام ہے۔ لیکن ان کے متابع میں موجود، امام حسین بن ہارون، ابو عبداللہ الضبیؒ (م ۳۹۸ھ) ثقہ، حجت ہیں۔ **(تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۱، تاریخ الاسلام: ج ۸: ص ۷۸۶)**، لہذا اس روایت میں ابن الثلاج پر کلام فضول ہے۔

(۳)　محدث مکرم بن احمد القاضیؒ (م ۳۴۵ھ) ثقہ، امام ہیں۔ **(تاریخ الاسلام: ج ۷: ص ۸۲۸)**

(۴)　عبد الصمد بن عبداللہ القاضیؒ (م ۳۰۶ھ) صدوق، امام ہیں۔ **(سیر: ج ۱۴: ص ۲۳۰، تاریخ ابن عساکر: ج ۳۶: ص ۲۳۲)**

(۵)　عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہؒ، ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) کم از کم صدوق ہیں۔ **(الکامل: ج ۲: ص ۲۳۸، ج ۱: ص ۷۹)**

(۶)　ابراہیم بن اسماعیل بن البصیرؒ بھی صدوق ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم: ج ۲: ص ۱۵۶)**

<u>نوٹ:</u>

اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ وغیرہ کے مطبوعہ نسخے میں ابراہیم ابن البصیر کے بجائے، ابراہیم بن النضر یا نصر آ گیا ہے، جو کہ کاتب کی غلطی کا نتیجہ ہے، صحیح ابراہیم ابن البصیر ہے، جیسا کہ **تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۴۱، مسند الامام الاعظم لابن خسرو: ج ۱: ص ۱۶۰** پر موجود ہے۔ واللہ اعلم

(۷)　اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفۃؒ (م ۲۱۲ھ) ثقہ ہیں۔ **(دیکھئے مجلہ الاجماع: ش: ص)**

(۸)　ابو بکر بن عیاشؒ (م ۱۹۴ھ) صحیحین کے راوی اور ثقہ، عابد ہیں۔ **(تقریب: رقم ۷۹۸۵)**

<u>نوٹ:</u>

اگرچہ ابو بکر بن عیاشؒ (م ۱۹۴ھ) کا آخری عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا، **(تقریب)** لیکن اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۲۱۲ھ) نے بہت پہلے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا، چنانچہ ان کے اساتذہ میں عمر بن ذرؒ (م ۱۵۳ھ)، مالک بن مغولؒ

(م۱۵۹ھ)، محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئبؒ (م۱۵۹ھ)، امام مالکؒ (م۱۷۹ھ) وغیرہ حضرات موجود ہیں۔

لہذا وہ قدیم السماع ہیں۔ واللہ اعلم

خلاصہ یہ کہ یہ سند حسن ہے۔

معلوم ہوا کہ امام سفیان ثوریؒ (م۱۶۱ھ)، امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) کی فضیلت کے قائل ہو گئے تھے، جیسا کہ صدوق، امام شمس الائمہ، ابوالفضل الزرنجریؒ (م۵۱۲ھ) نے ثابت کیا ہے۔

اور **توضیح الکلام: ص۱۹۴** پر جرح کے اقوال ارشاد الحق اثری صاحب نے ذکر کئے ہیں ان سے امام سفیان ثوریؒ (م۱۶۱ھ) رجوع کر چکے ہیں اور پھر امام صاحبؒ (م۱۵۰ھ) سے روایت بھی لی ہے۔ (**فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص۱۰۶**) اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م۸۵۲ھ) کی رائے ہے کہ یہ حضرات اپنے نزدیک صرف ثقہ سے روایت کرتے تھے۔ (**النکت الوفیۃ للبقاعی: ج۱: ص۴۵۳**)، اس لحاظ سے بھی سفیان ثوریؒ (م۱۶۱ھ) کے نزدیک، امام صاحب ثقہ ثابت ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم